

SCANNED BY HONEYSHAHI

عمران سیریز

گولڈن انجیٹا ان ایکشن

منظر کلیم

ایم۔ اے

HTTP://HIBUDDIEZ.COM/FORUMS/

<http://imranseries.tumblr.com/> for complete list

عراق سیریز

گولڈن انجینٹ ان ایکشن حصہ دوم

منظہر کلیم ایم اے

پاک گیٹ
مُلقات
یوسف برادرز

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

چند باتیں

اس ناول کے تمام نام بہ مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ پیرائے قلمی فرضی ہیں کسی قسم کی مجبوری یا کئی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کیلئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز، قلمی زمرہ دار نہیں ہونگے

محترم قارئین - سلام مسنون - "گوڈن ایجنٹ" اور "گوڈن ایجنٹ ان ایکشن" کا آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس حصے میں عمران اور بلیک تھنڈر کی گوڈن ایجنٹ کے درمیان ہونے والی منفرد کشمکش اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کو ہر لحاظ سے پسند آنے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی حسب سابق ملاحظہ کر لیجئے۔

کامونگی سے محترمہ فری گل صاحبہ لکھتی ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر بلیک زبرد اور صفدر کے کردار تو میرے آئیڈیل ہیں۔ خط لکھنے کا مقصد آپ کو ایک تجویز پیش کرنا ہے کہ جس طرح دوسرے ملکوں کی سیکرٹ سروسز کے ارکان اپنے طور پر مختلف بزنس کرتے ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ایسا کیوں نہیں کرتے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہر کردار کسی نہ کسی بزنس سے وابستہ ہو جائے تو پھر نہ صرف یہ کہ ان کی بیکاری ختم ہو جائے گی بلکہ وہ اپنے عمل اور کردار سے بزنس کے میدان میں بھی دوسروں کے لئے مثالی بن جائیں گے اور اس سے نہ صرف ملک و قوم کو بے پناہ فائدہ پہنچے گا بلکہ تجارت میں جو بے اصولیاں اور کمزوریاں

ناشران ----- اشرف قریشی

----- یوسف قریشی

پرنٹر ----- محمد یونس

طابع ----- ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ----- 40/- روپے



پیدا ہو گئی ہیں ان کا بھی سد باب ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس تجویز پر ضرور عمل کریں گے۔

محترمہ فری گل صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر یہ۔ واقعی جہاں تک آپ کی اس تجویز کا تعلق ہے کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو بزنس سے وابستہ ہونا چاہئے۔ آپ کی یہ تجویز قابل قدر ہے لیکن اگر آپ ساتھ ہی ہر ممبر کے لئے کوئی خاص بزنس بھی تجویز کر دیتیں تو زیادہ بہتر رہتا۔ خاص طور پر جو لیا، تنویر اور عمران کے لئے۔ مزید کیا لکھوں۔ اسید ہے کہ آپ میرا مقصد سمجھ گئی ہوں گی۔

فیصل آباد سے عبد المتین صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر آپ کے ناول "بلیک ورلڈ" اور "بلیک پاورز" نے تو مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ آپ نے ان ناولوں میں جس طرح نوجوان نسل کو نیکی کی قوت سے آشنا کیا ہے وہ قابل ستائش ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ سے ایک درخواست کرنی ہے کہ آپ نے عمران کے کئی ساتھیوں پر تو ناول لکھے ہیں لیکن آپ نے عمران کے سب سے قریبی ساتھی سلیمان پر کوئی خصوصی ناول نہیں لکھا حالانکہ سلیمان اب باتوں میں بھی عمران سے جیت جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر ایکسٹوکارا کر دیا بھی انتہائی خوبی سے ادا کرتا ہے۔ اس طرح اس میں اور بھی ایسی بے شمار خوبیاں ہیں کہ اس پر ایک نہیں کئی خصوصی ناول لکھے جاسکتے ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس درخواست کو قبول کرتے ہوئے سلیمان پر ضرور کوئی خصوصی ناول لکھیں گے۔

محترم عبد المتین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر یہ۔ جہاں تک آپ کی درخواست کا تعلق ہے تو سلیمان میں واقعی ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ اس پر ناول لکھا جاسکتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ عمران شاید سلیمان کی ان صلاحیتوں کو سامنے نہیں لانا چاہتا اور اسے بس مونگ کی دال پکانے تک ہی محدود رکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اسے بھی معلوم ہے کہ اگر سلیمان کی صلاحیتوں کو عمل کی راہ مل گئی تو پھر اس کی جگہ سلیمان نے سنبھال لینی ہے اور پھر عمران کو شاید اس کے لئے مونگ کی دال پکانا پڑ جائے اور عمران جب تک نہ چاہے اس وقت تک اب مزید کیا لکھوں۔ آپ سمجھدار ہیں۔ بہر حال میں کوشش کروں گا کہ عمران کو سمجھا سکوں کہ وہ سلیمان کی صلاحیتوں کو صرف مونگ کی دال پکانے تک محدود نہ رکھے۔

کچی والی ضلع مظفر گڑھ سے عمران ملک صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول واقعی جاسوسی ادب کا شاہکار ہیں۔ میں آپ کے تقریباً سب ناول پڑھ چکا ہوں اور میں نے محسوس کیا ہے کہ اب آپ کے ناولوں میں مزاح آہستہ آہستہ کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سیکرٹ سروس میں پہلے بھی سوائے عمران کے اور کوئی ممبر مزاحیہ بات نہ کرتا تھا اب عمران بھی سنجیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ سیکرٹ سروس کے کسی بھی ممبر کو مار کر اس کی جگہ کوئی ایسا ممبر لے آئیں جو مزاح میں عمران کو بھی پیچھے چھوڑ دے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری تجویز پر ضرور ہمدردانہ غور کریں گے۔"

محترم عمران ملک صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر یہ۔ جہاں تک مزاح کا تعلق ہے تو پہلے بھی میں کئی بار لکھ چکا ہوں کہ مزاح کی زیادتی یا کمی کا انحصار کہانی اور اس کے واقعات پر ہوتا ہے اگر کہانی تیز رفتار اور گھمبیر واقعات پر مبنی ہوگی تو ظاہر ہے مزاح کی گنجائش کم ہوگی۔ جہاں کہانی ہلکی پھلکی ہوگی وہاں مزاح کا عنصر خود بخود بڑھ جاتا ہے۔ باقی رہی آپ کی یہ تجویز کہ کسی ممبر کو مار دیا جائے اور اس کی جگہ کوئی مزاحیہ کردار سلسلے لایا جائے تو محترم کسی کو مارنا یا زندہ رکھنا میرے بس میں تو نہیں ہے۔ موت زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ویسے آپ نے جس سرد مہری بلکہ سفاکی سے کسی ممبر کی موت کی بات کی ہے اس کے بعد آپ کا یہ لکھنا کہ آپ کی درخواست پر ہمدردانہ غور بھی کیا جائے۔ آپ نے جس پیرائے میں لفظ "ہمدردانہ" استعمال کیا ہے وہ واقعی قابل ہمدردی ہے۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

بولی ناؤر پر مشین کے سلسلے کریں بڑے مطمئن انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ناؤر پر کوئی روشنی نہ کی گئی تھی۔ صرف مشین کی سکیرین روشن تھی جس پر کھنڈرات اور اس سے متصل پہاڑی چٹانیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی کرسی پر لو تھر بیٹھا ہوا تھا۔
"مس اگر ہم چند مسلح افراد کو قریب چھپا دیتے تو زیادہ بہتر تھا۔ ورنہ یہاں سے وہاں تک جانے میں تو ڈیڑھ دو گھنٹے لگ جائیں گے"..... لو تھرنے کہا۔

"نہیں اس طرح عمران جو کتنا ہو سکتا ہے۔ باقی میں نے امیر جنسی کی صورت میں راستہ اوپن کر رکھا ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے میں وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ نیچے جیپ اور مسلح افراد موجود ہیں"..... بولی نے جواب دیا اور لو تھرنے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"ویسے اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہنچ جانا چاہئے تھا۔

چٹانوں کے قریب اس جگہ رک گیا جہاں ایک بڑے سے غار کا دہانہ تھا جب کہ اس کے باقی ساتھی ادھر ادھر کھنڈرات میں چھپ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

”جلدی باہر نکلو ڈاکٹر سائنم تاکہ میں انہیں کور کر سکوں“۔ بولی نے بے چین سے لہجے میں کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہی اس نے اس غار میں سے ڈاکٹر سائنم کو باہر آتے ہوئے دیکھا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے ایک بن کی طرف ہاتھ بڑھایا جس کے اوپر ایک سرخ رنگ کا بلب مسلسل جل رہا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ اس بلب پر پہنچتا اچانک ایک جھماکے سے بلب بجھ گیا اور بولی اور لو تھر دونوں بے اختیار کر سبوں پر اچھل پڑے۔

”یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ کیسے سہلار کیوں آف ہو گیا“۔ بولی نے چہچہتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے تیزی سے بن کو بار بار پریس کرنا شروع کر دیا لیکن بن دبنے کے باوجود جب مشین کا مخصوص سیکشن آن نہ ہوا اور نہ ہی گیس کے ہوا میں پھیلنے کو چیک کرنے والے میٹر کی سوئی نے حرکت کی تو بولی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

”ادھ ادھ ہمارے ساتھ گیم ہو گئی۔ انہوں نے سہلار کو چیک کر لیا تھا۔ اسے آف کر دیا گیا ہے۔ اب ہمیں فوری طور پر وہاں پہنچنا ہو گا۔ جلدی کرو“۔ بولی نے تیزی سے ناور کی لفٹ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین بے چینی اور پریشانی کے طے طے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ لو تھر بھی اس کے پیچھے بھاگا اور پھر وہ لفٹ

کافی وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بولی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن لو تھر نے اس کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا ناور پر موجود دو اور مسلح آدمی ان کے پیچھے بالکل بے حس و حرکت اور خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جب اچانک سکرین پر ایک جیب کھنڈرات کی طرف بڑھتی دکھائی دی تو بولی اور لو تھر دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔ بولی کی آنکھوں میں تیز چمک ابر آئی تھی۔

”وہ آگئے ہیں۔۔۔۔۔۔ بولی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور لو تھر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ جیب کھنڈرات کے قریب آکر رک گئی اور پھر ایک ایک کر کے جیب سے ایک عورت اور پانچ مرد باہر آ گئے۔

”عمران ڈرائیونگ سیٹ سے اتر اے“۔ بولی نے کہا اور لو تھر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی اس میک اپ اور لباسوں میں تھے جن میں وہ یہاں سے گئے تھے۔ اس لئے ان دونوں نے آسانی سے انہیں پہچان لیا تھا۔ جیب سے اترنے کے بعد وہ سب پہلے تو بڑے چوکنے انداز میں کھنڈرات میں اس طرح گھومتے رہے جیسے انہیں کسی آدمی کی تلاش ہو۔

”دیکھا میری پلاننگ کام آگئی۔ ورنہ سارا سیٹ اپ غراب ہو جاتا“۔ بولی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہں مس“۔ اس بار لو تھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سارے کھنڈرات میں گھومتے کے بعد ان میں سے صرف عمران پہاڑی

سے دونوں جیپوں میں سوار ہوئے اور جیپیں سٹارٹ ہو کر آگے بڑھ گئیں۔ جب کہ بوبی اسی طرح تیزی سے واپس لفٹ کے ذریعے اوپر چینگ ناؤر میں پہنچی اور مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

”فلسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر لے آؤ جلدی کرو“..... بوبی نے کرسی پر بیٹھتے ہی وہاں موجود ایک آدمی سے کہا اور دوسرے لمحے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر مشین کے ساتھ سائیڈ پر پہنچا دیا گیا۔ بوبی کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران کے ساتھی اب اس غار کے باہر کھڑے ہوئے تھے۔ لیکن ان میں عمران کے علاوہ دو اور آدمی بھی غائب تھے۔ ڈاکٹر سامن بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

”میری عدم موجودگی میں کیا ہوا ہے“..... بوبی نے پوچھا۔
 ”مس ڈاکٹر سامن باہر آئے تو ان میں سے ایک آدمی نے انہیں بازو سے پکڑا اور تیزی سے غار کے اندر دھکیلتا ہوا لے گیا۔ اس کے پیچھے دو آدمی اور اندر چلے گئے۔ باقی ایک عورت اور تین مرد باہر کھڑے ہیں“..... ایک آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”میں ان کا وہ حشر کروں گی کہ ان کی روصیں بھی صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی“..... بوبی نے غراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے مشین کا ایک بٹن دبایا تو سکرین دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک حصے پر اب کھنڈرات اور عمران کے ساتھی نظر آ رہے تھے جب کہ دوسرا حصہ خالی تھا۔ بوبی نے ایک ناب کو گھمانا شروع کیا تو اس خالی حصے پر مختلف مناظر ابھرنے لگے۔ پھر اچانک دو جیپیں تیزی سے چلتی

کے ذریعے چند لمحوں میں نیچے پہنچ گئے۔ یہاں دو جیپیں موجود تھیں جن میں سے ایک چھوٹی اور دوسری بڑی تھی۔ دونوں جیپوں کے ساتھ آٹھ مسلح افراد خاموش کھڑے تھے۔ وہ بوبی اور لو تھر کو اس طرح لفٹ سے باہر آتے دیکھ کر ہچکنا ہو گئے۔

”سنو ہمارے ساتھ گیم ہو گئی ہے۔ ہمارا پلان انہوں نے آف کر دیا ہے۔ اب تم نے جا کر ان کا خاتمہ کرنا ہے لیکن وہ لوگ بھی چوکنا ہوں گے۔ اس لئے تم نے براہ راست جا کر ان پر حملہ نہیں کرنا۔ بلکہ تم چکر کاٹ کر ان کھنڈرات کے عقب میں پہنچو گے اور پھر وہاں جیپیں روک کر انتہائی احتیاط سے کھنڈرات کے چاروں طرف پھیل جانا۔ لو تھر جہاز انچارج ہو گا۔ اس کے پاس فلسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ میں یہاں ناؤر پر بیٹھ کر ان کو چیک کروں گی اور لو تھر کو فلسڈ فریکوئنسی پر ساتھ ساتھ ہدایات دیتی جاؤں گی۔ یہ تمہیں ہدایات دے گا تم سب کے پاس زیر و تراسمیٹر موجود ہیں اس لئے لو تھر کی آواز تم تک بغیر کسی شور کے پہنچ جائے گی۔ تم سب نے میری ہدایات کے مطابق ہی عمل کرنا ہے۔ یہ بات خاص طور پر سن لو کہ تم میں سے کسی نے بھی میری ہدایات کے بغیر نہ کوئی فائر کرنا ہے اور نہ کوئی پیش قدمی۔ حالات تمہیں خواہ کیسے ہی دکھائی دیں تم نے صرف ہدایات پر ہی عمل کرنا ہے۔“ بوبی نے دونوں جیپوں کے ساتھ کھڑے ہونے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس مس“..... ان سب نے کہا اور پھر لو تھر سمیت وہ سب تیزی

میں سے ایک ایک آدمی کو باہر نکلتے اور انتہائی محتاط انداز میں کھنڈرات کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ یہ سب لوگ چونکہ تربیت یافتہ افراد تھے اس لئے بوبی کو معلوم تھا کہ وہ اس کی ہدایات پر پورا پورا عمل کریں گے۔ ویسے بھی عمران کے ساتھی اس غار کے دہانے کے قریب موجود تھے اور وہ اس طرح مطمئن نظر آ رہے تھے جیسے انہیں کسی قسم کی کوئی فکر ہی نہ ہو۔ اس کے آدمی آہستہ آہستہ آگے بڑھتے رہے اور پھر واقعی انہوں نے کھنڈرات کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ دو آدمی تو بالکل عمران کے ساتھیوں کے قریب پہنچ گئے تھے۔ لیکن بوبی نے عمران کے ساتھیوں میں سے کسی کو چونکتے نہ دیکھا تھا۔ اس لئے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن ایک بار پھر آن کر دیا۔

”ہیلو بوبی کالنگ ادور“..... بوبی نے کہا۔

”یس مس میں لو تھر بول رہا ہوں ادور“..... دوسری طرف سے لو تھر کی آواز سنائی دی۔

”لپتے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ اب جہاں تک پہنچ گئے ہیں اس سے آگے بھی نہ جائیں اور کسی قسم کی غیر ضروری حرکت بھی نہ کریں ادور“۔ بوبی نے کہا۔

”یس مس ادور“..... لو تھر نے کہا۔

”اور انہیں کہہ دو کہ وہ کیپول پشیل تیار رکھیں اور اینڈ آل“۔ بوبی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

ہوئی دکھائی دیں تو بوبی نے ناب سے ہاتھ ہٹا کر اس کے نیچے موجود ایک اور بٹن دبایا اور نیچے ہٹ کر کرسی کی پشت سے لگ کر بیٹھ گئی اب سکرین کے دوسرے حصے پر جیسیں تیزی سے آگے بڑھتی مسلسل نظر آرہی تھیں۔ جیسے جیسے وہ آگے بڑھتی جا رہی تھیں ویسے ویسے منظر بھی تبدیل ہوتا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے کے بعد اس نے پہلے والا بٹن دبایا تو سکرین دوبارہ مکمل ہو گئی۔ لیکن اب اس کی ریچ و سیج ہو گئی تھی اور پھر اسے دونوں جیسیں کھنڈرات سے کافی پیچھے ایک کھیت میں کھڑی نظر آنے لگ گئیں۔ اس نے جلدی سے فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے گود میں رکھ کر اس نے اس کا بٹن دبایا۔

”ہیلو ہیلو بوبی کالنگ ادور“..... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

”لو تھر انڈنگ ادور“..... فوراً ہی ٹرانسمیٹر سے لو تھر کی آواز سنائی دی۔

”لو تھر لپتے آدمیوں کو کہو کہ وہ کھنڈرات کے گرد احتیاط سے پھیل کر قریب ہوتے چلے جائیں۔ جیسوں میں ٹاکسم گیس کے کیپول فائرنگ پشیل موجود ہیں۔ باقی اسلحے کے ساتھ ساتھ انہیں یہ پشیل بھی دیے دیتا۔ ہو سکتا ہے حالات کے تحت مجھے بے ہوش کر دینے والی یہ گیس استعمال کرانی پڑے ادور“..... بوبی نے تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”یس مس ادور“..... لو تھر نے کہا اور بوبی نے بٹن آف کر دیا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے جیسوں

واپس لے آئیں درمست کریں۔ ایسا نہ ہو کہ لیبارٹری کے اندر سے لوگ آکر انہیں اٹھا کر لے جائیں اور اینڈ آل..... بوبی نے چپختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اس کے آدمی واقعی انتہائی مہارت سے آگے بڑھ کر ایک ایک آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر لادتے ہوئے واپس دوڑتے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جیسوں میں لا دو بیٹے گئے۔ اس کے آدمی بھی جیسوں میں سوار ہوئے اور اس کے ساتھ ہی جیسوں کی سی تیزی سے واپس روانہ ہو گئیں۔ بوبی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

”ویل ڈن لو تھر۔ اب تم انہیں لے کر وہیں ٹاور کے نیچے آ جاؤ اور..... بوبی نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس مس اور.....“ لو تھر نے جواب دیا اور بوبی نے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اسے ایک طرف رکھ کر اس نے مشین کے مختلف بٹن پریس کر کے اس کی ایک ناب گھمانی شروع کر دی۔ وہ اب سکریں پر ان واپس آتی ہوئی جیسوں کو مسلسل اپنی نظروں میں رکھنا چاہتی تھی۔

”تم میرے ہاتھوں نہ بچ سکو گے عمران اور میں تمہیں اچانک بھی نہیں مارنا چاہتی۔ میں تمہیں یہ جتا کر ماروں گی کہ تم بوبی کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے.....“ بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ چونک پڑی۔ جب اس نے عمران اور ڈاکٹر سائنس کو واپس غار سے باہر آتے ہوئے دیکھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

”لو تھر اپنے آدمیوں کو کہو کہ بے ہوشی کے کیپول فائر کر دیں فوراً۔ اور اینڈ آل.....“ بوبی نے چپختے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے بات سننے بغیر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ عمران اور ڈاکٹر سائنس کے پیچھے اس کے دو ساتھی بھی تھے اور ان کے درمیان ایک نوجوان ایشیائی بھی باہر آ گیا تھا جس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ابھی سب باہر ہی نکلے تھے کہ اچانک بوبی نے سکریں پر کھنڈرات کے چاروں طرف سے کیپول اڑا کر ان کے قریب گرتے اور پھٹتے ہوئے دیکھے اور وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

”ہرا۔ بوبی جیت گئی.....“ نکلت بوبی نے مسرت سے بھرپور لہجے میں چپختے ہوئے کہا کیونکہ اس نے عمران سمیت اس کے سارے ساتھیوں ڈاکٹر سائنس اور اندر سے آنے والے نوجوان سب کو ٹیڑھے میڑھے انداز میں وہاں ڈھیر ہوتے دیکھ لیا تھا۔

”ہیلو لو تھر مشن کامیاب رہا۔ اپنے آدمیوں سے کہو کہ سانس روک کر آگے بڑھیں اور ان سب کو اٹھا کر جیسوں میں لا دیں اور

طریقہ کار بدل دیں گے ہم انہیں اندر کچھ بھی نہ کہیں گے اور خاموشی سے ڈاکٹر عالم رضا کو ان کے ساتھ بھیج دیں گے پھر جیسے ہی یہ غار سے باہر نکلیں گے ہم ان پر زید دی ریز کا فائر کھول دیں گے اس طرح یہ سب بے حس ہو جائیں گے اور ہم انہیں وہیں باہر ہی ہلاک کر کے ڈاکٹر عالم رضا کو اندر لے آئیں گے..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"لیکن باس اس طرح تو ساری لیبارٹری ہی اوپن ہو جائے گی۔ پھر کیسے نہ ہم ڈاکٹر عالم رضا کو ہی براہ راست باہر بھیج دیں اور زید دی ریز فائر کر دیں..... جیکسن نے کہا۔

"نہیں میں یہی تو چاہتا ہوں کہ وہ اندر آئیں۔ تاکہ میں سیکشن ہیڈ کو آرٹر کو بتا سکوں کہ بولی کی نالی اور غفلت کی وجہ سے وہ اندر تک آگئے تھے اور اگر ہم نے ڈاکٹر عالم رضا کو پہلے باہر بھیج دیا تو یہ بات چھپی نہ رہے گی اور جب یہ بات سامنے آگئی تو پھر سارا نزلہ ہم پر گرے گا کہ ہم ان پاکیشیائی مہجنوں سے مل کر غداری کر رہے تھے اس طرح بولی بھی صاف بچ جائے گی اور ہم مارے جائیں گے..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر جیسے آپ حکم دیں..... جیکسن نے اُلجھے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو وہ یہاں اس سیکشن میں کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ اگر انہوں نے کوئی حماقت کرنے کی کوشش کی تو میرے ایک اشارے پر وہ موت کے گھاٹ اتر جائیں گے..... ڈاکٹر سائمن نے

ڈاکٹر سائمن اپنے دفتر میں بڑی بے چینی کے عالم میں نہل رہا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو ڈاکٹر جیکسن اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا جیکسن..... ڈاکٹر سائمن نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"سب کچھ پلاننگ کے مطابق اوکے ہو گیا ہے سر..... جیکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ اگر یہ سارے اندر نہ آئے تو پھر کیا ہوگا۔ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"اوه ہاں ایسا بھی تو ممکن ہے۔ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ اینجنٹ ہیں لامحالہ وہ بھی اپنے تحفظ کے بارے میں ضرور کوئی پلان بنائیں گے..... جیکسن نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ زید دی مشین کو بھی آن کر لو اور اس پر غار کے بیرونی دہانے کو فکس کر لو۔ اگر یہ سب لوگ اندر نہ آئیں گے تو پھر ہم

دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر آفس میں آجائیں۔ تاکہ ان کی کال آتے ہی کارروائی شروع کر دی جائے۔“ جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر وہ دونوں آفس میں پہنچ گئے۔

”بس ہماری کامیابی یہی ہے کہ ہم اپنے اور جہارے سیکشن سے ہٹ کر کسی کو اس ساری کارروائی کے بارے میں سرے سے معلوم ہی نہ ہونے دیں۔ خاص طور پر اس جونی کو۔“ ڈاکٹر سائمن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”یہ سر۔ کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔“ جیکسن نے جواب دیا۔

”ڈاکٹر عالم رضا کو بھی کچھ بتایا ہے یا نہیں۔“ ڈاکٹر سائمن نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

”نہیں۔ اسے بتانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے۔“ جیکسن نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک میز پر رکھے ہوئے نرائسمیڈز میں سے سینی کی تیز آواز سنائی دی اور ڈاکٹر سائمن اور ڈاکٹر جیکسن دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

”ان کی طرف سے ہی کال ہوگی۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا اور

جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس نے نرائسمیڈز کا بنن ان کر دیا۔

”ہیلو ہیلو عمران کالنگ ادور۔“ بنن ان ہوتے ہی وہی آواز

جیکسن کو اٹھتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

”وہ تو ٹھیک ہے سر۔ لیکن نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل مطمئن نہیں ہے۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے ہم پر کوئی مصیبت ٹوٹنے والی ہو۔“ جیکسن نے کہا۔

”فکر مت کرو سب اوکے ہو جائے گا۔“ ڈاکٹر سائمن نے آگے بڑھ کر جیکسن کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

”سرایسا کیوں نہ کر لیں کہ جو اندرائیں انہیں یہاں ہلاک کر دیا جائے اور جو باہر رہ جائیں انہیں زیدوی ریز کے ساتھ بے حس کر کے وہیں باہر ہلاک کر دیا جائے۔“ جیکسن نے کہا۔

”ارے ہاں ایسا بھی تو ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ یہ بہترین تجویز ہے۔ او۔ کے اب ایسا ہی ہو گا۔ جاؤ زیدوی مشین کو کام کرنے کے لئے تیار کرو اور اس کا ٹارگٹ بھی فکس کر دو۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا اور جیکسن اثبات میں سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی واپسی تقریباً نصف گھنٹے بعد ہوئی۔

”میں نے سب کچھ اوکے کر دیا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ کیا آپ خود باہر جائیں گے یا کسی اور کو آپ کی جگہ بھیج دیا جائے۔“ جیکسن نے کہا۔

”نہیں مجھے خود جانا پڑے گا۔ کیونکہ ان مہجنوں سے میری فون پر بات ہوتی ہے۔ اگر کوئی اور گیا تو ظاہر ہے اس کی آواز اور لہجہ مجھ سے مختلف ہو گا اور سارا کھیل بگڑ جائے گا۔“ ڈاکٹر سائمن نے جواب

جیکسن نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈاکٹر سامن سے بھی پہلے دفتر سے باہر نکل گیا۔

سنائی دی جو اس سے پہلے فون پر بات کرتا رہا تھا۔
"یس ڈاکٹر سامن انڈنگ یو اور"..... ڈاکٹر سامن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر سامن ہم غار کے دہانے پر پہنچ رہے ہیں۔ آپ تشریف لے آئیں اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں لیکن خیال رکھنا یہ سب کچھ میں صرف انتقام کی خاطر کر رہا ہوں۔ اس لئے کوئی شرارت مت کرنا ورنہ تمہاری اور جہارے ساتھیوں کی راکھ بھی نہ مل سکے گی اور"۔ ڈاکٹر سامن نے بڑے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔
"آپ فکر نہ کریں ڈاکٹر سامن ہم کیوں شرارت کریں گے اور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے میں آ رہا ہوں۔ اور اینڈ آل"..... ڈاکٹر سامن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"اب تم چارج منبھالو اور سب کچھ انتہائی ہوش سے مکمل کرنا۔ ذرا سی غفلت ہم سب کو موت کے منہ میں دھکیل دے گی"۔ ڈاکٹر سامن نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"آپ قطعی بے فکر رہیں سر تمام انتظامات فول پروف ہیں"۔ ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سامن نے اثبات میں سر ہلادیا۔
"وہ بلا کڈ راستہ کھولو"۔ ڈاکٹر سامن نے کہا۔
"یس سر میں اسی کے لئے اپنا سیکشن میں جا رہا ہوں"..... ڈاکٹر

سمجھا دیا گیا تھا کہ وہ اس زدم گیس سپلائر کی منتہا نہ ہی کے بعد وہیں رکے گا اور جب وہ غار کے دہانے سے ڈاکٹر سائمن کو باہر آتے دیکھے گا تو فوراً ہی کوئی بڑا سا پتھر اٹھا کر گیس سپلائر پر رکھ دے گا۔ لیکن غار کے دہانے پر لگا ہوا آلہ دیکھ کر عمران کے دل میں تشویش کی بہری دوڑ گئی۔ کیونکہ یہ ایک ایسا آلہ تھا جس کے بارے میں عمران کو قطعی کوئی علم نہ تھا کہ یہ کس قسم کا آلہ ہے۔ وہ ایک چھوٹا سا مستطیل شکل کا سیاہ رنگ کا ڈبہ سا تھا۔ عمران نے اشاروں سے اپنے ساتھیوں کو کہہ دیا تھا کہ وہ اس ڈبے کے بارے میں کوئی بات نہ کریں۔ پھر سوائے صفدر اور خاور کے جو کھنڈرات میں ہی رک گئے تھے۔ باقی افراد عمران سمیت غار کے دہانے پر کھڑے ہو گئے۔ عمران نے آئی کو ڈکی مدد سے انہیں سمجھا دیا کہ ڈاکٹر سائمن کے باہر آتے ہی وہ اسے دھکیلتا ہوا غار کے اندر لے جائے گا۔ اس کے پیچھے تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اندر آئیں گے۔ جب کہ باقی ساتھی باہر رکیں گے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں غار کے اندر سے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی روشنی بھی نظر آنے لگی۔ چند لمحوں بعد ایک بوڑھا آدمی جو جوانوں جیسے جسم کا مالک تھا۔ غار سے باہر آگیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید انداز کی نارچ تھی۔ "میرا نام ڈاکٹر سائمن ہے"..... اس نے باہر نکلتے ہی کہا تو عمران نے اسے بازو سے پکڑا اور پھر دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔

"کیا۔ کیا کر رہے ہو"..... ڈاکٹر سائمن نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ نارچ اس نے دوبارہ جلائی تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے کھنڈرات کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ غار کے دہانے پر پہنچ کر ٹھٹھٹ عمران غار کے اوپر والے حصے میں ایک چھوٹے سے آلے کو لگا ہوا دیکھ کر چونک پڑا۔ لیکن اس نے کوئی بات نہ کی۔ بلکہ ساتھیوں سمیت وہ مڑ کر کھنڈرات کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سارے کھنڈرات میں گھومنے کے بعد عمران نے ایک ٹوٹی ہوئی دیوار کی جڑ کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا تو صفدر نے آہستہ سے سر ہلایا اور وہ اس دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ باقی ساتھی ادھر ادھر گھومنے کے بعد پہلے سے طے شدہ منصوبے کے مطابق واپس دہانے پر پہنچ کر رک گئے۔ چونکہ عمران کو خطرہ تھا کہ کھنڈرات میں ٹیلی ویو ریز کام کر رہی ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ وہاں کوئی طاقتور ڈکٹا فون بھی نصب کیا گیا ہو۔ اس لئے یہ بات ان میں پہلے سے ہی طے کر لی گئی تھی کہ وہ آپس میں کوئی بات چیت نہ کریں گے۔ صفدر کو پہلے ہی

جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کے منہ سے خرخرہٹ کی آواز سنائی دینے لگی۔ کیپٹن شکیل نے نارچ کارخ ڈاکٹر سائمن کے بچے کی طرف کیا ہوا تھا۔ ڈاکٹر سائمن کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر کو نکل آئی تھیں اور یوں لگتا تھا جیسے اس کی زندگی کے بس صرف چند لمحے ہی باقی ہیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑ دیا۔

”بتاؤ باہر آلو کیوں لگایا ہے۔ کیا مقصد ہے اس کا۔“..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ پیر واپس کرنے کی وجہ سے ڈاکٹر کارک رک آنے والا سانس قدرے نارمل ہونے لگ گیا اور اس کی تیزی سے تباہ ہوتی ہوئی حالت بھی قدرے سنبھلنے لگ گئی۔

”بولو کیوں لگایا ہے آلو ورنہ اس سے بھی زیادہ خوفناک عذاب بھگتنا پڑے گا۔“..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”وہ۔ وہ۔ آلو اس لئے لگایا گیا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی باہر رہ جائے تو جیکسن ان کو بھی ہلاک کر سکے۔ اس میں سے نظر نہ آنے والی ریڈ وی شعاعیں نکلتی ہیں۔“..... ڈاکٹر سائمن نے رک رک کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”جو کچھ ہمارے خلاف تم نے انتظامات کر رکھے ہیں وہ سب بتا دو ورنہ ایک لمحے میں جسم کی ساری رگیں توڑ دوں گا۔“..... عمران کا بھڑکنا اور زیادہ غضب ناک ہو گیا تھا۔

”یہ۔ یہ۔ پیر ہٹا دو۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ یہ پیر ہٹا لو۔ میں مری جاؤں گا۔“..... ڈاکٹر سائمن کی حالت ایک

”گھبراؤ نہیں ڈاکٹر باہر خطرہ ہو سکتا ہے۔ احتیاط اچھی چیز ہے۔“ عمران نے سرگوشی کرنے والے انداز میں کہا اور اسی طرح اسے ساتھ لئے ہوئے وہ غار کے اندر بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل اور تنویر بھی عمران کے پیچھے اندر آگئے تھے۔

”جہاں سے باقی ساتھی کیوں نہیں اندر آ رہے۔“..... ڈاکٹر سائمن نے مڑ کر پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

”وہ بھی آ رہے ہیں۔“..... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔ سرنگ کافی طویل تھی۔ عمران ڈاکٹر سائمن کو ساتھ لئے جب کافی اندر پہنچ گیا تو اس نے اچانک ڈاکٹر سائمن کے ہاتھ میں موجود نارچ جھپٹ لی۔

”یہ۔ یہ۔ کیا کر رہے ہو۔“..... ڈاکٹر سائمن نے اچھلتے ہوئے کہا لیکن عمران نے نارچ کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں دے دی۔

”سنو ڈاکٹر سائمن اب شرافت سے بتا دو کہ غار کے دہانے پر جو آلو تم نے فٹ کیا ہے اس کا مقصد کیا ہے۔“..... اچانک عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”کون۔ کون سا آلو۔ میں نے تو کوئی آلو فٹ نہیں کیا۔“..... ڈاکٹر سائمن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے غار اس کے حلق سے ٹپکنے والی چیخ سے گونج اٹھا عمران نے یککٹ اسے دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر پشت کے بل نیچے غار کے فرش پر بیٹھ دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران کا پیر اس کی گردن پر جم گیا۔ عمران نے پیر کو موڑا تو اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ڈاکٹر سائمن کا جسم ایک

ڈاکٹر سائمن نے انتہائی کرب آمیز لہجے میں کہا تو عمران نے پیر ہنایا اور پھر جھٹک کر اس نے ڈاکٹر سائمن کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکا دے کر کھڑا کر دیا۔

”سنو ڈاکٹر سائمن اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو یہ سن لو کہ اگر میرا یا میرے ساتھیوں کا بال بھی بیکا ہو تو دوسرے لمحے جہاری گردن نوٹ چکی ہوگی۔ تجھے جہاری لیبارٹری یا تم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں صرف ڈاکٹر عالم رضا کو واپس اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں اس لئے اب بتاؤ کہ تم ڈاکٹر جیکسن کو کیسے روکو گے۔“ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر سائمن کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں سے مسلسل اپنی گردن مسئلے چلا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک شدید ترین تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔

”وہ۔ وہ ہلاک راستہ جو اگلے موڑ کے بعد آئے گا۔ اسے کراس کر کے اس سے سرفون پر بات ہو سکتی ہے۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”کہاں ہو گا سرفون؟“ عمران نے کہا۔

”موڑ کے بعد چھوٹا کمرہ ہے۔ اس میں ہے۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”چلو پھر۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اب اگر تم نے کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔“ عمران نے کہا۔

”مم۔ مم۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔“ ڈاکٹر سائمن نے کہا اور عمران اسے بازو سے پکڑے آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران جانتا تھا کہ موڑ

بار پھر غراب ہوتی جا رہی تھی۔ عمران نے ذرا سا پیر کو واپس موڑ لیا۔

”جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کا جواب دو۔ یہ لاسٹ وارننگ ہے۔“ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”تم۔ تم اپنے سائنس دان کو لے جاؤ۔ میں کوئی حرکت نہ کروں گا۔ مجھے مت مارو۔ میں نے سوچا تھا کہ تمہیں ہلاک کر دوں گا لیکن اب میں ایسا نہیں کروں گا۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں ڈاکٹر جیکسن کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر عالم رضا کو جہارے حوالے کر دے گا۔“ ڈاکٹر سائمن نے رک رک کر اور انتہائی کرب آمیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”پوری تفصیل بتاؤ کیا انتظامات کئے ہیں تم نے۔“ عمران نے کہا تو ڈاکٹر سائمن نے آہستہ آہستہ وہ سارے انتظامات دوہرا دیئے جو اس نے ڈاکٹر جیکسن کے ساتھ طے کئے تھے۔

”اب تم اس ڈاکٹر جیکسن کو کیسے یہاں بلاؤ گے۔“ عمران نے کہا۔

”وہ اندر انتظار کر رہا ہو گا۔ جب میں اسے اشارہ کروں گا۔ پھر وہ حرکت میں آئے گا۔“ ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

”یہاں بلانے کی بات کرو۔“ عمران نے پیر کو آگے کی طرف موڑتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر سائمن کے منہ سے ایک بار پھر غرغراہٹ سی نکلنے لگی۔ عمران نے پیر واپس موڑ لیا۔

”یہاں یہاں وہ کیسے آئے گا۔ وہیں جا کر اسے کہنا پڑے گا۔“

تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کا کارڈ لیس فون تھا۔

”جیکسن کو ڈاکٹر عالم رضا سمیت ہمیں بلاؤ“..... عمران نے فون ہمیں کو غور سے دیکھ کر ڈاکٹر سائمن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
”پپ پپ پہلے وعدہ کرو مجھے نہیں مارو گے“..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”سنو ڈاکٹر سائمن میں سائنس دانوں کی عزت کرے کا عادی ہوں لیکن مجھے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی بھی عزیز ہے۔ اس لئے میرا وعدہ کہ تم ڈاکٹر عالم رضا کو اس ڈاکٹر جیکسن سمیت یہاں بلاؤ۔ اس کے بعد ہم سب باہر جائیں گے اور پھر تم دونوں کو واپس بھیج دیا جائے گا“..... عمران نے کہا تو ڈاکٹر سائمن نے اثبات میں سر ہلادیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون پر یکے بعد دیگرے کئی بن دبا دیے۔
”ہیلو ڈاکٹر سائمن کالنگ“..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”یس۔ یس۔ میں جیکسن بول رہا ہوں“..... رسیور میں سے ایک نوجوان آدمی کی آواز سنائی دی۔

”جیکسن سنو میں نے پلاننگ تبدیل کر دی ہے اور اس عمران سے مل کر بوبی سے انتقام لینے کا ایک اور منصوبہ بنایا ہے۔ جو زیادہ اچھا ہے۔ تم ایسا کرو کہ ڈاکٹر عالم رضا کو بلاؤ اور اسے ساتھ لے کر فوراً یہاں بلا کڈو رستے سے باہر آجاؤ۔ میں یہاں عمران کے ساتھ جہاز منتظر

کے بعد راستہ بلاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ پہلے بھی اس غار کو چٹیک کر چکا تھا۔ یہ راستہ ریڈ بلاکس سے بند کیا گیا تھا اس لئے عمران واپس چلا گیا تھا۔ موڈ کے فوراً بعد موجود ریڈ بلاکس کی یہ دیوار اب غائب ہو چکی تھی۔ آگے واقعی ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آ رہا تھا۔

”رک جاؤ یہاں“..... عمران نے کہا اور ڈاکٹر سائمن رک گیا۔
”کہاں ہے وہ سپرفون بتاؤ۔ میرا ساتھی اسے یہاں لے آئے گا تم ہمیں رکو گے“..... عمران نے کہا۔

”وہ بائیں طرف دیوار میں ایک طاقتور ہے اس میں رکھا ہوا ہے“..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

”اس کمرے میں کیسے انتظامات کیے گئے ہیں۔ کیا ہم کمرے میں پہنچتے ہی اس جیکسن کو نظر آجائیں گے“..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں میں نے یہاں سے اسے فون کرنا تھا اور اشارہ یہ تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کو جانے کے لئے تیار رکھو ہم آ رہے ہیں۔ اس طرح وہ سمجھ جاتا کہ میں اسے اسے اشارہ دے رہا ہوں۔ اس کے بعد آگے راہداری ہے۔ وہاں جیسے ہی ہم داخل ہوتے فائر ہو جاتا اور تم سب ختم ہو جاتے اور باہر بھی موجود جہاز آدی ختم کر دیتے جاتے“..... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیپٹن شکیل ڈاکٹر کا خیال رکھنا میں اندر سے فون لے آتا ہوں“..... عمران نے ساتھ کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا۔
”آپ یہاں ٹھہریں میں لے آتا ہوں“..... کیپٹن شکیل نے کہا اور

"تمہارا نام کیا ہے" عمران نے ڈاکٹر عالم رضا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر عالم رضا۔ لیکن یہ سب کیا ہے۔ تم کون لوگ ہو۔ ڈاکٹر سائمن یہ سب کیا ہے" ڈاکٹر عالم رضا نے حیرت بھرے لہجے میں پہلے عمران سے اور پھر ڈاکٹر سائمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں کیا بتایا گیا ہے" عمران نے جواب دینے کی بجائے ان کا سوال کر دیا۔

"مجھے تو ڈاکٹر جیکسن نے جو ہمارے شیعہ کے انچارج ہیں بلا کر کہا ہے کہ ڈاکٹر سائمن تم سے فوری ملنا چاہتے ہیں اور پھر ہم یہاں آگئے مگر" ڈاکٹر عالم رضا نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو ڈاکٹر عالم رضا۔ یہ لوگ تمہارے ہم وطن ہیں پاکیشیائی ہیں اور تمہیں واپس لینے کے لئے آئے ہیں۔ اب تم نے ان کے ساتھ جانا ہے" ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"پاکیشیائی۔ مگر۔ مگر" ڈاکٹر عالم رضا بے اختیار اچھل پڑا۔ "میرا نام عمران ہے۔ ڈاکٹر عالم رضا۔ ہم میک اپ میں ہیں۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی" کیا واقعی مجھے یہاں سے رہائی مل جائے گی۔ ہم میں نے تو اس بارے میں سوچتا ہی چھوڑ دیا تھا" ڈاکٹر عالم رضا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس سارے معاملے پر سرے سے یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

ہوں۔ پھر میں تمہیں تفصیل سے سب کچھ بتاؤں گا" ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر سائمن اس طرح تو" جیکسن نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹانسس۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ میں تم سے بہتر سمجھتا ہوں حالات کو" ڈاکٹر سائمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس۔ یس۔ یس۔ میں رہا ہوں سر۔ ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے کر" دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"جلدی آؤ" ڈاکٹر سائمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا بٹن آف کر دیا۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد ان کے سامنے کمرے کی عقبی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائینڈوں میں ہٹی اور اس سے پیدا ہونے والے خلا سے ایک دبلا پٹلا اور خشک کھجڑی بالوں والا نوجوان نمودار ہوا۔ اس کی آنکھوں پر مو۔ فریم کی عینک موجود تھی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت اور پریشانی کے طے جلے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے پیچھے ایک پاکیشیائی نوجوان تھا جس کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران اس نوجوان کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی ڈاکٹر عالم رضا ہے۔ کیونکہ اس کا حلیہ وہ پہلے ہی اس کی پرسنل فائل میں پڑھ چکا تھا۔

"آجاؤ ادھر" ڈاکٹر سائمن نے کہا تو دونوں قدم بڑھاتے ان کے قریب آگئے۔

"ڈاکٹر جیکسن تم نے غار کے دہانے پر جو آلہ لگایا ہے اسے آف کیا ہے۔" عمران نے اس بار ڈاکٹر جیکسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آف۔ آف۔" ڈاکٹر جیکسن نے چونک کر کہا اور پھر رک کر وہ ڈاکٹر سائمن کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ میری بات عمران سے طے ہو گئی ہے۔" ڈاکٹر سائمن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اسے تو آپریشن روم سے ہی آف کیا جاسکتا ہے۔ یہاں سے تو نہیں کیا جاسکتا۔" ڈاکٹر جیکسن نے کہا۔

"تو پھر تم میرے ساتھ آؤ تاکہ مجھے یقین آجائے کہ تم نے واقعی اسے آف کر دیا ہے پھر تم وہیں رک جانا میں واپس آجاؤں گا ڈاکٹر جیکسن اور ڈاکٹر عالم رضا دونوں اس دوران بیٹھیں رہیں گے اور یہ سن لو کہ اب جب کہ ڈاکٹر سائمن کے ساتھ تمام معاملات طے ہو چکے ہیں اگر تم نے کسی قسم کی کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو پھر تم اور ڈاکٹر سائمن دونوں ہی ایک لمحے میں گردنیں تڑوا بیٹھو گے۔" عمران نے انتہائی سہولے میں کہا۔

"جیکسن کوئی حرکت کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے۔" ڈاکٹر سائمن نے جیکسن سے کہا۔

"یس ڈاکٹر۔" جیکسن نے جواب دیا اور عمران اس کو ساتھ لے کر تیز چلتا ہوا اس چھوٹے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

خدا کر اس کے دوسری طرف غائب ہو گئے۔ پھر عمران کی واپسی

تقریباً بیس منٹ بعد ہوئی۔ اب وہ اکیلا تھا۔

"آؤ ڈاکٹر سائمن اور ڈاکٹر عالم رضا۔ اب باہر چلیں۔" عمران نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا اور پھر وہ سب مزکر سرنگ کے بیرونی دہانے کی طرف بڑھ گئے۔ دہانے کے باہر عمران کے ساتھی موجود تھے

عمران جب باہر نکلا تو اس نے جو یا کے ساتھ صفدر اور خاور کو بھی دہانے کے باہر کھڑے ہوئے دیکھا۔ وہ سمجھ گیا کہ زدم گیس سپلاز کو بیکار کرنے کے بعد وہ دونوں بھی وہاں دہانے پر پہنچ گئے تھے۔ عمران ڈاکٹر سائمن، ڈاکٹر عالم رضا اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکلا

ی تھا کہ اچانک سائیں سائیں کی تیز آوازیں تینوں اطراف سے گونجیں اور پھر پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں وہاں ہر طرف نیلگوں سا دھواں چھا گیا۔ عمران نے آوازیں سنتے ہی لاشعوری طور پر سانس روک لیا تھا دوسرے لمحے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھوما۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن نجانے یہ گیس کس قدر زود اثر تھی کہ پلک جھپکنے میں عمران کے ذہن پر تاریک پردہ سا بھیلنا چلا گیا اور اس کے تمام حواس اس تاریکی میں جیسے ڈوب سے گئے۔

جیسیں اس کے قریب آکر رک گئیں۔ پہلی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر لو تو تھر خود تھا۔

"ہم انہیں لے آئے ہیں مس....." لو تھر نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"الحق آدمی اب جب کہ وہ قابو آچکے ہیں اب لائیں آف کرنے کا کیا فائدہ....." بونی نے کہا۔

"آپ کا حکم تھا مس اس لئے میں حکم عدولی کیسے کر سکتا تھا....." لو تھر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور بونی بے اختیار ہنس پڑی۔

"جہارے والی جیپ میں بے ہوش افراد کتنے ہیں....." بونی نے پوچھا۔

"دو مس....." لو تھر نے جواب دیا۔

"انہیں اس جیپ سے اٹھا کر دوسری جیپ میں رکھو۔ دو چار مسلح افراد کو سہیں ڈراپ کر دو وہ پیدل چلے جائیں گے۔ تم انہیں لے جا کر زیر و زوم میں راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دو۔ میں سیکشن ہیڈ کو وارٹر سے بات کر کے وہیں آجاؤ گی....." بونی نے کہا۔

"یس مس....." لو تھر نے جواب دیا اور مڑ کر اپنے آدمیوں کو ہدایات دینے لگا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹی جیپ سے بے ہوش افراد کو نکال کر بڑی جیپ میں ڈال دیا گیا اور چار مسلح افراد ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی جیپ سنارٹ ہو کر مڑی اور اندرونی

بونی لو تھر سے بات ختم کرتے ہی کرسی سے اٹھی اور تیزی سے ٹاور کی سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آگئی۔ اس کا دل مسرت کی شدت سے بلیوں اچھل رہا تھا۔ گو عمران نے اس کا زوم گیس والا حربہ ناکام بنا دیا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی ذہانت اور فوری کارکردگی کی بناء پر اس پر غلبہ حاصل کر لیا تھا اور اس بات پر اسے بے پناہ مسرت محسوس ہو رہی تھی کہ جس عمران پر بلیک تھنڈر کے بڑے سے بڑے سر ایجنٹ غلبہ حاصل کر سکے۔ اس پر اس نے اپنی واضح برتری ثابت کر دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دور سے جیپوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ جیپوں کی ہیڈ لائیں بند تھیں اور وہ اندھیرے کا حصہ بنی ہوئی آرہی تھیں۔

"یہ لو تھر بھی اول درجے کا احمق ہے۔ اب لائیں بند کرنے سے کیا حاصل....." بونی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں

انداز میں کہا۔

”اوہ اوہ ویری سیڈ۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہوا۔ اوہ۔ اوہ۔ اوہ۔“
اور۔۔۔ جیکسن کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ اس خبر سے بری طرح بوکھلا گیا
ہے اور اس کی بوکھلاہٹ کی وجہ کا بھی بوبی کو علم تھا۔ وہ جانتا تھا کہ
ایسا ہونے کے بعد لامحالہ مین ہیڈ کو ارٹر کا سارا نزلہ سیکشن ہیڈ کو ارٹر
پر ہی گرنا تھا۔

”ایسا اس لئے ممکن ہوا کہ ڈاکٹر سائمن نے مجھ سے انتقام لینے کے
جوش میں اندھا ہو کر عمران سے ساز باز کر لی۔ ویسے گھبرانے کی
ضرورت نہیں ہے۔ گولڈن ایجنٹ کی موجودگی میں وہ لوگ کس طرح
کامیاب ہو سکتے تھے۔ اس وقت عمران اپنے ساتھیوں سمیت۔ ڈاکٹر
سائمن اور پاکیشیائی سائنس دان سب میرے قبضے میں ہیں اور۔۔۔“
بوبی نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

”اوہ یہ الفاظ کہہ کر تو تم نے مجھے نئی زندگی بخش دی ہے بوبی۔
ورنہ میرا تو حقیقتاً دل ہی ڈوب گیا تھا۔ مجھے تو اپنے سمیت سارا سیکشن
ہیڈ کو ارٹر قبر میں اترتا محسوس ہونے لگ گیا تھا۔ اب تفصیل بتاؤ کہ
یہ سب کیسے ہوا۔ ڈاکٹر سائمن جیسا آدمی آخر کس طرح تنظیم سے
غدادی کر سکتا ہے۔ پلیز مجھے پوری تفصیل بتاؤ اور۔۔۔ جیکسن نے
اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بوبی نے اسے شروع
سے لے کر اب تک کی ساری کارروائی کی تفصیل بتادی۔

”کیا عمران اندر لیبارٹری میں بھی گیا تھا اور۔۔۔ جیکسن کے

طرف کو بڑھ گئی۔ اب اس کی لائیں جلادی گئی تھیں۔ بوبی چھوٹی
جیب میں بیٹھی اور اپنے آفس کی طرف روانہ ہو گئی۔ وہ اپنے اس
کارنامے سے جیکسن کو آگاہ کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اب ڈاکٹر سائمن کے
ساتھ ساتھ پاکیشیائی سائنس دان بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت
اس کے قبضے میں آچکے تھے۔

دفتر میں پہنچ کر اس نے الماری سے مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر
نکالا اور اسے میز پر رکھ کر وہ میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ
گئی۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ ہیڈ کو ارٹر کے کمپیوٹر سے بات
ہونے اور مخصوص کوڈ دہرانے کے بعد جیکسن لائن پر آگیا۔

”یس جیکسن بول رہا ہوں اور۔۔۔ جیکسن کا لہجہ سپاٹ تھا۔

”بوبی بول رہی ہوں جیکسن ایرک فیلڈ سے اور۔۔۔ بوبی نے
بڑے فاتحانہ سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا بوبی عمران اور اس کے ساتھیوں نے دوبارہ تو لیبارٹری
میں گھسنے کی کوشش نہیں کی اور۔۔۔ جیکسن نے پوچھا۔

”نہ صرف گھسنے کی کوشش کی بلکہ وہ گھس بھی گئے اور وہاں سے
ڈاکٹر سائمن اور پاکیشیائی سائنس دان کو بھی اپنے ساتھ باہر نکال
لائے ہیں اور۔۔۔ بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اور۔۔۔ جیکسن نے

اس انداز میں کہا جیسے وہ حلق کے بل جیج کر بات کر رہا ہو۔

”میں درست کہہ رہی ہوں اور۔۔۔ بوبی نے لطف لینے کے سے

لجے میں ایک بار پھر تشریف کی تھلک نمایاں ہو گئی تھی۔
 "ظاہر ہے گیا ہو گا۔ غار کے اندر کیا ہوتا رہا۔ اس کا تو مجھے علم نہیں ہو سکا۔ بہر حال وہ کافی دیر اندر رہا۔ اس کے دو ساتھی بھی ساتھ تھے جب کہ باقی باہر دہانے پر ہی موجود رہے اور پھر جب وہ باہر نکلا تو اس کے ساتھ ڈاکٹر سامن کے علاوہ وہ پاکیشیائی سائنس دان بھی تھا۔ اور"..... بوبی نے جواب دیا۔

"یہ بہت برا ہوا بوبی بہت ہی برا۔ عمران جیسے آدمی کا لیبارٹری کے اندر داخل ہو جانا انتہائی خطرناک ہے۔ انتہائی خطرناک اور۔" جیکسن نے انتہائی پریشان کن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے جیکسن۔ عمران اندر صرف اس پاکیشیائی سائنس دان کو لے گیا تھا اور وہ اسے لے آیا۔ اگر میں وہاں موجود نہ ہوتی تو لازمی بات ہے کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن اب وہ میرے قبضے میں ہے۔ اس کی بات تو تم چھوڑو۔ اسے اور اس کے ساتھیوں کو تو میں گولیوں سے اڑا دوں گی لیکن ڈاکٹر سامن کا کیا کرنا ہے۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے کہ میں ڈاکٹر سامن کو بھی ان کے ساتھ ہی گولی سے اڑا دینا چاہتی ہوں اور۔" بوبی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہرگز مت کرنا۔ ڈاکٹر سامن بلیک تھنڈو کے ان چند گنے چنے سائنس دانوں میں سے ہے جس کی خدمات کا اعتراف میں ہیڈ کوارٹر کھل کر کرتا ہے۔ اس سے تم اسے اور پاکیشیائی سائنس

دان کو واپس لیبارٹری میں بھجوا دو۔ میں مین ہیڈ کوارٹر کو تمہاری رپورٹ بھیج دوں گا۔ وہ خود اس کے بارے میں فیصلہ کر لیں گے۔ جہاں تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعلق ہے۔ تم اس کے ساتھیوں کو بے شک بے ہوشی کے دوران گولیوں سے اڑا دو لیکن عمران کو ہوش میں لے آنا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ انتہائی شیطان صفت آدمی ہے۔ وہ کسی پلاننگ کے تحت لیبارٹری کے اندر گیا ہو گا ورنہ وہ ڈاکٹر سامن کو باہر روک کر بھی ڈاکٹر عالم رضا کو باہر منگوا سکتا تھا۔ اس نے لامحالہ وہاں کوئی ایسا سائنسی حربہ استعمال کر دیا ہو گا جس سے وہ لیبارٹری کو تباہ کر سکتا ہو اور یہ بتا دوں کہ مین ہیڈ کوارٹر اس لیبارٹری کی تباہی کی اجازت کسی صورت بھی نہ دے گا وہ عمران اور اس پاکیشیائی سائنس دان کو تو رہا کر سکتا ہے لیکن لیبارٹری کی تباہی اس کے لئے بہت بڑا نقصان ثابت ہو گی اور۔"..... جیکسن نے کہا۔

"یہ سب تمہاری عمران سے ذہنی مرعوبیت کی باتیں ہیں۔ وہ احمق آدمی ہے۔ وہ کیا کر سکتا ہے۔ وہ تو اس وقت میرے رحم دکر پر پڑا ہوا ہے اور۔"..... بوبی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بوبی یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے اسے غیر سنجیدہ انداز میں مت لو ورنہ سب کچھ تباہ ہو جائے گا اور۔"..... اس بار جیکسن کے لہجے میں تلخی نمایاں تھی۔

"کیا مطلب میں نے کون سی غیر سنجیدہ بات کی ہے۔ دیکھو جیکسن

ریجنٹل ہیڈ کوارٹر کی کال اس کے لئے انتہائی غیر متوقع تھی۔ ریجنٹل ہیڈ کوارٹر سیکشن ہیڈ کوارٹر اور مین ہیڈ کوارٹر کے درمیان رابطے کا کام کرتا تھا۔ وہ براہ راست ایجنٹوں سے بات نہ کرتا تھا۔ اس لئے اسے اس کال پر حیرت ہو رہی تھی۔

”میس گولڈن ایجنٹ بوبی اسٹانگ اور“..... بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف سے کوڈ طلب کیے گئے تو بوبی نے تفصیل سے سارے کوڈ دوہرا دیئے۔

”ریجنٹل ہیڈ کوارٹر انچارج لارک بات کریں گے اور“۔ مشینی آواز نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد گھمبیر اور سنجیدہ تھا۔

”میس سر بوبی بول رہی ہوں۔ فرمائیے“..... بوبی نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ایرک فیلڈ میں ہونے والے تمام واقعے کی تفصیلی رپورٹ مین ہیڈ کوارٹر کو دی ہے۔ مین ہیڈ کوارٹر نے مجھے ہدایات دی ہیں کہ میں تم سے براہ راست رابطہ کر کے تمہیں آگاہ کر دوں کہ مین ہیڈ کوارٹر کی اولین ترجیح لیبارٹری کا تحفظ ہے۔ ڈاکٹر سامن کو اللہ اس کی غداہی کے جرم میں موت کی سزا دے دی گئی ہے اور اس سزا پر عمل درآمد تم نے کرنا ہے۔ یہ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے تمہارے لئے انعام ہے۔ جہاں تک پاکیشیائی ایجنٹوں کا تعلق ہے باقی ایجنٹوں کے بارے میں بھی یہی حکم ہے کہ انہیں گولیوں سے اڑا

میں محسوس کر رہی ہوں کہ تمہیں میرے کارنامے پر خوش ہونے کی بجائے حسد ہونے لگ گیا ہے اور“..... بوبی نے بھی تلخ لہجے میں کہا۔ ”یہ بات نہیں ہے بوبی بہر حال ٹھیک ہے۔ تم اس وقت تک انتظار کرو جب تک مین ہیڈ کوارٹر تم سے خود رابطہ نہیں کر لیتا۔ میں اسے تفصیلی رپورٹ دے دیتا ہوں اور اینڈ آف“..... دوسری طرف سے جیکسن نے کہا اور بوبی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ناخوشگواہی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

”بوبی ہمیشہ فتح پیاب رہے گی تم چاہے جس قدر بھی حسد کر لو جیکسن“۔ بوبی نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور لو تھراندر داخل ہوا۔

”قیدیوں کو زبردوم میں راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا گیا ہے مس“۔ لو تھرانے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”سنو سے انٹی زوم گیس محلول لے آؤ اور ایک مشین پمپل بھی اب میں خود لپٹے ہاتھوں سے ان سب کو انجام تک پہنچاؤں گی“۔ بوبی نے تیز لہجے میں کہا تو لو تھرانے سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کرے سے باہر نکل گیا۔ ابھی اس کی واپسی نہ ہوئی تھی کہ سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آتی شروع ہو گئی۔ بوبی نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور اس کا بٹن دبایا۔

”ہیلو ہیلو ریجنٹل ہیڈ کوارٹر کالنگ گولڈن ایجنٹ بوبی اور“۔ ایک مشینی سی آواز سنائی دی اور بوبی بے اختیار چونک پڑی۔ کیونکہ

لحے دروازہ کھلا اور لو تھر اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ہاتھ میں مشین پشیل جب کہ دوسرے ہاتھ میں ایک لمبے منہ کی بند بوتل پکڑی ہوئی تھی۔ جس کے اندر ہلکے سبز رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔
 "آؤ لو تھرا ب شکار گاہ کی طرف چلیں۔ آج دیکھنا کہ میں کیسے شکار کھیلی ہوں"..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔
 "ییس مس..... لو تھر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بوبی کے پیچھے چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دیا جائے۔ لیکن عمران کو ہلاک کرنے سے پہلے تم نے خود اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ لیبارٹری تباہ نہیں ہوگی۔ اگر لیبارٹری تباہ ہونے کا خطرہ درپیش ہو تو پھر تمہیں ہر صورت میں لیبارٹری کو بچانا ہے۔ اس کے لئے چاہے تمہیں تمام پاکیشیائی ایجنٹوں کو کیوں نہ چھوڑنا پڑے اور..... لارک نے اسی طرح گھمبیر لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
 "ییس سر۔ اس پاکیشیائی سائٹس دان کا کیا کرنا ہے اور..... بوبی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ میں ہیڈ کوآرڈر نے تمام امور کا فیصلہ اس کی صوابدید پر چھوڑ کر اسے واقعی عزت بخشی تھی۔ اس لئے بوبی کے دل میں مسرت کی لہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں۔

"اولین ترجیح لیبارٹری کا تحفظ ہے۔ باقی سب امور ثانوی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ بھی سن لو اگر لیبارٹری تباہ ہو گئی تو اس کی تمام تر ذمہ داری براہ راست تم پر عائد ہوگی اور اس کا نتیجہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم گوڈن ایجنٹ ہو۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتی ہو اور..... لارک نے جواب دیا۔

"ییس سر ٹھیک ہے سر۔ میرا وعدہ کہ لیبارٹری تباہ نہیں ہوگی اور یہ سب لوگ بھی ختم کر دیئے جائیں گے۔ پاکیشیائی سائٹس دان کو میں واپس لیبارٹری میں پہنچا دوں گی اور..... بوبی نے بڑے با اعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اور اینڈ آل..... دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبی نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی

دہانے کے باہر اور کھنڈرات کے سلسلے نہیں بلکہ ایک خاصے بڑے کمرے میں راڈز والی کرسی میں جکڑا ہوا بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھی اس کے دائیں بائیں اسی کی طرح کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ ڈاکٹر سائمن اس کے بالکل ساتھ والی کرسی پر تھا جب کہ دوسری طرف صفدر تھا۔ یہ کرسیاں کمرے کی عقبی دیوار سے ذرا ہٹ کر ایک قطار کی صورت میں موجود تھیں۔ دائیں طرف سب سے پہلے جو لیا اس کے بعد صفدر پھر وہ خود اور اس کے بائیں ہاتھ پر اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر سائمن، ڈاکٹر سائمن کے ساتھ ڈاکٹر عالم رضا۔ اس کے بعد تنویر پھر کمیشن تشکیل اور بائیں ہاتھ پر سب سے آخر میں خاور بیٹھا ہوا تھا۔ ایک آدمی اس وقت خاور کی ناک سے ایک بوتل لگائے ہوئے تھا جس میں ہلکے سبز رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ کمرے کی دیواروں کے ساتھ آلات تشدد لٹکے ہوئے تھے۔ ایک کونے میں ٹارپنگ کی انتہائی جدید ترین مشین بھی موجود تھی۔ جب کہ کمرے کا اگوتا دروازہ عمران کے بالکل سامنے دیوار میں تھا۔ اس سے تھوڑا آگے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جو خالی تھیں۔ ابھی تک اس کا کوئی ساتھی بھی ہوش میں نہ آیا تھا۔ حالانکہ ترتیب کے لحاظ سے عمران جانتا تھا کہ اس کا نمبر بعد میں آیا ہو گا پہلے جو لیا اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کو انٹی گیس محلول سنکھایا گیا ہو گا۔ لیکن وہ دونوں ابھی تک بے ہوش تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ کارنامہ اس کی ذہنی درزشوں کا ہے جن کی وجہ سے اس کا ذہن از خود بے ہوشی کے خلاف کام کرتا رہتا ہے اور اب انٹی گیس محلول کی

عمران کی آنکھیں کھلیں تو ایک لمحے کے لئے تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے ابھی تک اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھوم رہا ہو لیکن پھر اس گردش میں تیزی سے کمی آتی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ سارا منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا جب وہ ڈاکٹر سائمن اور ڈاکٹر عالم رضا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ غار کے دہانے سے باہر نکلا تھا کہ اچانک سائیں سائیں کی آواز سے اس نے چاروں طرف سے کیپول اڑ کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھے تھے اور پھر اس کا ذہن ایک بار تیزی سے گھوما اور پھر تاریکی میں ڈوب گیا تھا۔ اس منظر کے سلسلے آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ ظاہر ہے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔ اس نے بے اختیار ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اب غار کے

" باتیں تو تم دلچسپ کرتے ہو۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ اب تمہاری زندگی تھوڑی سی باقی رہ گئی ہے۔ عمران ہے ناں تمہارا نام۔" اس آدمی نے کہا۔

"ہاں لیکن میرے متعلق تم نے غلط زائچہ بتا دیا ہے۔ تم نے عمران ولد عبد الرحمن سے زائچہ بنایا ہوگا۔ اس لحاظ سے تو واقعی میری زندگی تھوڑی رہ گئی ہوگی کیونکہ ڈیڈی کابیس چلے تو مجھے زندہ ہی زمین میں دفن کر دیں۔ وہاں اللہ اگر تم عمران پر اماں بی کے ناموں سے زائچہ بناتے تو پھر میری زندگی کو کوئی خطرہ نہ ہوتا۔ کیونکہ ماں اولاد کی زندگی کی ہی دعائیں مانگتی رہتی ہے اور ماں کی دعا سب سے زیادہ قبول کی جاتی ہے۔" عمران نے جواب دیا تو وہ آدمی ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ ابھی معلوم ہو جائے گا تمہیں کہ تمہاری ماں کی دعا قبول ہوئی ہے یا باپ کی۔" اس آدمی نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے ارے یہ تو بتاتے جاؤ کہ تمہیں میرا زائچہ بنانے کی فیس کس شریف آدمی یا خاتون نے ادا کی ہے۔ تاکہ میں بھی اپنے لئے اس سے کچھ رقم ادھار مانگ لوں۔ ایسی منحیر شخصیت روز روز تھوڑا ملتی ہے۔" عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم۔" اس آدمی نے دروازے کے قریب جا کر مزے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا ظاہر ہے وہ عمران کی اس گہری بات کا سرے سے مطلب ہی نہ سمجھ سکا تھا۔

مدد سے وہ فوراً ہوش میں آگیا تھا جب کہ باقی افراد مقررہ وقفے کے بعد ہی ہوش میں آئیں گے۔ اسی لمحے آخر میں بیٹھے ہوئے خاور کی ناک سے بوتل نگا کر وہ آدمی مڑا۔ اب وہ بوتل کا ڈھکن بند کر رہا تھا۔

"اتنی بڑی بوتل سے تو لگتا ہے کہ آج سارا ایرک فیلڈ ہی ہماری طرح بے ہوش ہو چکا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی عمران کی آواز سن کر بری طرح چونک پڑا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم اتنی جلدی کیسے ہوش میں آ گئے۔ تمہیں تو پندرہ منٹ بعد ہوش میں آنا چاہئے تھا۔" اس آدمی نے بوتل جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"اصل میں میرے اور تمہارے درمیان وقت کی گنتی کا فرق ہے۔ تمہارا منٹ ساٹھ سیکنڈوں کا ہوتا ہے۔ ہوتا ہے ناں۔" عمران نے کہا۔

"ہاں مگر۔" اس آدمی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔ "جب کہ میرا منٹ صرف دس سیکنڈ کا ہوتا ہے۔ میں نے اعشاریہ نظام اپنے اوپر ہی لاگو کر رکھا ہے سنا ہے یہ جدید نظام ہے اور آج تو یہ بات ثابت بھی ہو گئی ہے کہ اس کی جدیدیت کی وجہ سے میں سب سے پہلے ہوش میں آگیا ہوں اور یہ پرانے نظام والے ابھی تک بیمار مرعوض کی طرح گردنیں ڈالے بیٹھے ہوئے ہیں۔" عمران کی زبان چل پڑی تو وہ شخص بے اختیار ہنس پڑا۔

اگر پیر جکڑے جانے سے رہ بھی جائیں تب بھی کرسی کے نیچے سے پیر ملے جا کر عقبی پائے پر موجود بشن کر پریس نہ کیا جاسکے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ بظاہر رہائی ملنے کا کوئی سکوپ نظر نہ آ رہا تھا لیکن اس کے باوجود اس کا ذہن مسلسل رہائی کی ریکیں سوچنے میں مصروف تھا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی ترکیب سوچتا اچانک جو لیا کے کر رہنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ ہوش میں آ رہی تھی۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ میں کہاں ہوں“..... جو لیا کے منہ سے الفاظ نکلے۔

”گوڈن ہاؤس میں“..... عمران نے جواب دیا تو جو لیا نے بے اختیار ایک جھٹکے سے گردن عمران کی طرف موڑی۔ اس کے چہرے پر اب ایسے تاثرات ابھرا آئے تھے کہ عمران سمجھ گیا کہ وہ اب پوری طرح شعور میں آ چکی ہے۔

”اوہ یہ سب کیسے ہوا عمران۔ یہ گوڈن ہاؤس کیا ہے“..... جو لیا نے حیران ہو کر کہا۔

”گوڈن ایجنٹ تو گوڈن ہاؤس میں ہی رہ سکتی ہے۔ اب وہ آئرن ہاؤس میں تو رہنے سے رہی۔ دیکھیے یہ بات دوسری ہے کہ اس پورے کمرے میں مجھے سوائے جہارے اور کوئی بھی چیز گوڈن نظر نہیں آ رہی“..... عمران نے جواب دیا تو جو لیا بے اختیار مسکرا دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا۔ صفر بھی کراہ کر ہوش میں آنے لگ گیا اور اس کے بعد تو جیسے تھوڑے تھوڑے وقفے سے باری باری

”اچھا بس یہیں تک جہاری ذہنی اپروچ ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے میرا مطلب تھا کہ ہم کس کی قید میں ہیں مس بولی کی یا ڈاکٹر سائمن کی“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اس آدمی کی ذہنی کم مائیگی پر افسوس ہو رہا ہو۔

”مس بولی کی۔ ڈاکٹر سائمن تو آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔“ اس آدمی نے جواب دیا اور پھر مڑ کر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

”اسے کہتے ہیں غرور کا سر نیچا۔ اس پر میں طنز کر رہا تھا کہ اس کی ذہنی سطح کم ہے اور خود میرے ذہن سے بات کرتے ہوئے یکسر یہ بات غائب ہو گئی کہ ڈاکٹر سائمن تو میرے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا ہے میں اس کی قید میں کیسے ہو سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے“..... عمران نے جڑواتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی رہائی کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔ لیکن کرسی میں اسے اس طرح جکڑا گیا تھا کہ اس کے دونوں بازو کرسیوں کے بازوؤں پر اور دونوں ٹانگیں کرسی کے اگلے دونوں پایوں کے ساتھ کلب کر دی گئی تھیں۔ اس طرح اب وہ صرف اپنے سر اور گردن کو حرکت دے سکتا تھا یا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اور ظاہر ہے اس حالت میں جکڑے جانے کے بعد اس سے کسی طور بھی رہائی ناممکن تھی۔ عمران نے گردن جھکا کر نیچے دیکھا تو کرسی کے دونوں پایوں کے درمیان فولادی پلیٹ موجود تھی اور اس پلیٹ کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ اس کرسی کا آپریشنل سسٹم کرسی کے عقبی پائے میں رکھا گیا ہے تاکہ

کے دھماکے سنو گے اور ان دھماکوں میں جب چہاری بیچیں شامل ہوں گی تو یہ دھماکے اور زیادہ دلکش ہو جائیں گے۔..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بڑے فخریہ انداز میں بیٹھ گئی جب کہ اس کے پیچھے آنے والا آدمی جسے عمران نے پہچان لیا تھا کہ وہ شریف لوتھر تھا اس کی کرسی کے عقب میں مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

”بیٹھ جاؤ لوتھر۔ ابھی تو ان سے کچھ در باتیں ہوں گی اس کے بعد کارروائی کا آغاز ہوگا۔..... بوبی نے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس سر۔..... لوتھر نے کہا اور بڑے مؤدبانہ انداز میں ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”تم نے مجھے یہاں کیوں قید کر رکھا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میری کیا حیثیت ہے۔..... ڈاکٹر سائمن نے یکھت غصیلے لہجے میں کہا تو بوبی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

”مجھے معلوم ہے ڈاکٹر سائمن کہ تم غدار ہو۔ تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ مل کر صرف مجھ سے انتقام لینے کے لئے تنظیم سے غداری کی ہے اور یہ بھی سن لو کہ ہیڈ کوارٹر بھی تمہیں غدار قرار دے چکا ہے اور اس نے تمہاری موت کا حکم بھی جاری کر دیا ہے۔ بوبی نے تیز لہجے میں کہا تو ڈاکٹر سائمن کا چہرہ یکھت زرد پڑ گیا۔

”تم غلط کہہ رہی ہو۔ میں کیسے غدار ہو سکتا ہوں۔ میں تو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو پکڑنے کے لئے کام کر رہا تھا کہ تم درمیان میں

سب ہوش میں آتے چلے گئے۔

”یہ کس نے باندھا ہے ہمیں۔ یہ کیا ہے۔..... ڈاکٹر سائمن نے ہوش میں آتے ہی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس جیسی شخصیت کو تو کوئی اس طرح کرسی میں جکڑنے کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔

”شکر کریں آپ کو کرسی پر بٹھا کر جکڑا گیا ہے۔ اگر وہ آپ کو الٹا نکا دیتے تو آپ کیا کر لیتے۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کسی میں جرأت ہے کہ ڈاکٹر سائمن کو الٹا نکائے۔ مگر۔ مگر۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا یہ حرکت تم نے کی ہے۔..... ڈاکٹر سائمن نے پاگوں کے سے انداز میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں تو خود آپ کی طرح بے حرکت ہوا بیٹھا ہوں۔ آپ کی یہ عزت افزائی مس بوبی نے کی ہے۔ آپ کو اس کا شکر گزار ہونا چاہئے۔..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر سائمن کوئی بات کرتا۔ مکرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور بوبی اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر ایسی فاتحانہ مسکراہٹ تھی جیسے کوئی ملکہ مفتوحہ علاقے میں قیدیوں کا معائنہ کرنے آرہی ہو۔

”ارے ارے اس قدر زور سے دروازہ کھولنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ دروازے تو رعب حسن سے خود بخود کھل جایا کرتے ہیں۔“ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو مس بوبی بے اختیار ہنس دی۔

”تم دروازے کے دھماکے پر بات کر رہے ہو۔ ابھی تم گویوں

قدر تباہ ہو گئی تھی کہ عمران حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"تو تم نے اس ٹیپ کی وجہ سے سب کچھ معلوم کر لیا تھا۔ لیکن پھر تم نے ہمیں لیبارٹری تک پہنچنے میں رکاوٹ کیوں نہ ڈالی تھی؟" اس بار عمران نے بوبی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں ڈاکٹر سائمن کو بھی تو سامنے لے آنا چاہتی تھی اور تم نے دیکھا کہ سب کچھ میری مرضی کے مطابق ہوا ہے اور اس وقت تم سب میرے رحم و کرم پر ہو"..... بوبی نے کہا۔

"جہاری مرضی کے مطابق ہوتا مس بوبی تو تم ہمیں لیبارٹری میں داخل ہونے سے پہلے ہی بے ہوش کر لینے میں کامیاب ہو جاتیں۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ سب کچھ جہاری مرضی کے مطابق نہیں ہو سکا اور اس وقت جہاری یہ لیبارٹری سلگتے ہوئے بارود کے ڈھیر برقا تم ہے۔ جب یہ ڈھیر پھٹے گا تو جہاری یہ لیبارٹری سبکوں کی طرح بکھر جائے گی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے۔ نہیں ایسا تو ہونا ہی ناممکن ہے"..... ساتھ بیٹھے ہوئے ڈاکٹر سائمن نے چونک کر کہا۔

"تم تو غار میں تھے ڈاکٹر سائمن جب میں جہارے نائب ڈاکٹر جیکسن کو ساتھ لے کر اندر گیا تھا تاکہ غار کے دہانے کے باہر لگا ہوا آلہ انفک کر دیا جائے اور اب تمہیں تو علم ہی نہیں ہے کہ ڈاکٹر جیکسن کو میں نے ہلاک کر دیا تھا تاکہ وہ ہمارے جاتے ہی کوئی شرارت نہ کر

شک پڑیں۔ تم میری بات کراؤ ہیڈ کو ارٹھر سے میں خود ان سے بات کرتا ہوں"..... ڈاکٹر سائمن نے چپختے ہوئے کہا۔

"اب بات کرنے کا وقت گزر چکا ہے ڈاکٹر سائمن۔ تم نے جو کچھ کرنا تھا وہ تم نے کر لیا۔ جہاری غداری کا ثبوت اس پاکیشیائی سائٹس دان کی صورت میں جہارے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ تم نے تو مجھ سے انتقام لینے کے لئے یہ ساری سازش کی تھی۔ تم مجھے نااہل اور ناکارہ ثابت کرا کر ہیڈ کو ارٹھر سے مجھے موت کی سزا دلانا چاہتے تھے لیکن اب دیکھو آج میری وجہ سے یہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی پکڑے گئے ہیں اور جہاری سازش بھی سامنے آگئی ہے۔ اگر میں یہاں نہ ہوتی تو یہ عمران پاکیشیائی سائٹس دان کو بھی لے جاتا اور لیبارٹری بھی تباہ کر دیتا۔" بوبی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں یہ غلط ہے۔۔۔ یہ مجھ پر الزام ہے"..... ڈاکٹر سائمن نے غصے سے چپختے ہوئے کہا۔

"تم نے ہوٹل مارو کی میں عمران کے ساتھ فون پر جو گفتگو کی تھی اس کا ٹیپ مجھ تک پہنچ گیا تھا ڈاکٹر سائمن۔ تم سے حماقت یہ ہونی کہ تم نے اس کال کے دوران میرا نام لے دیا اور تمہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ ہوٹل میری ملکیت ہے اور یہ ٹیپ ہیڈ کو ارٹھر پہنچ چکی ہے۔" بوبی نے کہا تو ڈاکٹر سائمن کا چہرہ یکھٹ مایوسی کی وجہ سے لٹک سا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔۔۔ پلزز مجھے معاف کر دو۔۔۔ مجھ سے واقعی غلطی ہوئی ہے۔ میں تم سے معافی مانگ لوں گا پلزز"..... ڈاکٹر سائمن کی حالت اس

"اگر یہ بات ہوتی تو مجھے کیا ضرورت تھی اسے وہاں چھوڑ کر آنے کی ظاہر ہے میں دوبارہ تو لیبارٹری کے اندر نہ جاسکتا تھا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ دائر لیس چارجر سے بھی فائر ہو سکتی ہیں"۔ بوبی نے کہا۔

"اسے چھوڑ کہ یہ کس طرح فائر ہو سکتی ہے اور کس طرح نہیں۔ تم جیسی خوبصورت عورتوں کو ایسی پیچیدہ باتوں میں سر نہیں کھپانا چاہئے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر ایک لیبارٹری تباہ بھی ہو جاتی ہے تو اس سے بلیک تھنڈر کو کیا فرق پڑتا ہے عمران۔ اس جیسی سینکڑوں ہزاروں لیبارٹریاں نجانے کہاں کہاں کام کر رہی ہوں گی"..... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل کر رہی ہوں گی۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ ہر لیبارٹری کی اپنی جگہ علیحدہ اہمیت ہوتی ہے"..... عمران نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس لیبارٹری کو بچانے کے لئے تمہیں چھوڑ دیا جائے۔ نہیں علی عمران اب ایسا کرنا ممکن نہیں رہا۔ میں نے صرف ایک بار تمہیں چھوڑا تھا دوسری بار نہیں۔ اب موت تمہارا مقدر بن چکی ہے"..... بوبی نے نکلتے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"موت تو بہر حال ہر ایک کا مقدر ہے مس بوبی۔ لیکن تم جیسی عورتوں میں بس یہی کمزوری ہے کہ تم اپنے آپ کو نجانے کیا سمجھنے

سکے اور چونکہ لیبارٹری کی تباہی میرے مشن میں شامل تھی اس لئے میں نے واپس مڑتے ہوئے ڈاکٹر جنکسن کے آپریشن روم کی مین مشین میں "ٹی ایکس سپر" چھپادی تھی اور یقیناً تم "ٹی ایکس سپر" کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو گے کہ وہ کس قدر طاقتور ہوتی ہے اور چونکہ تم بلیک تھنڈر سے منسلک ہو۔ جو کہ خود انتہائی جدید ترین سائنسی ایجادات کو عملی میدان میں بھی استعمال کرتی رہتی ہے اس لئے تمہیں یقیناً معلوم ہو گا کہ "ٹی ایکس سپر" کس طرح کام کرتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وری بیڈ۔ وری بیڈ۔ ٹی۔ ایکس سپر تم نے وہاں فٹ کر دی ہے۔ اوہ کاش۔ کاش مجھے ذرا سا بھی خیال آ جاتا کہ تمہارے پاس ایسی چیز بھی ہو سکتی ہے تو مم۔ مم۔ میں"..... ڈاکٹر سائمن کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"یہ کیا چیز ہوتی ہے ڈاکٹر سائمن یہ ٹی ایکس سپر"..... بوبی نے ڈاکٹر سائمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ دنیا کی سب سے طاقتور ریزیں ہیں۔ یہ لیبارٹری تو کیا ان ساری پہاڑیوں کو تباہ و برباد کر سکتی ہیں۔ یہ دنیا کی سب سے خطرناک شعاں ہیں۔ انتہائی خطرناک اور انتہائی طاقتور"..... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"لیکن یہ اسی وقت ہی کام کریں گی جب کوئی انہیں فائر کرے گا۔ اس لئے تم کیوں گھبرا رہے ہو"..... بوبی نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔

”دیکھا تم نے عمران کہ میں کیا کر سکتی ہوں..... بوبی نے ٹریگر سے انگلی ہٹا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ہجرے پر اسی طرح سفاکی اور سرد مہری موجود تھی۔ ڈاکٹر سائمن کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے ڈاکٹر عالم رضا کی گردن ڈھلک گئی تھی وہ شاید خوف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔

”ہاں میں نے دیکھ لیا ہے۔ میں چاہتا تو تم یہ کچھ بھی نہ کر سکتیں۔ لیکن میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ تمہارا آپس کا معاملہ ہے۔ اگر بلیک تھنڈر اپنے بڑے سائنس دانوں کو اس طرح تم جیسے احمقوں کے ہاتھوں مردانا چاہتی ہے تو مجھے مداخلت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لو تھر..... بوبی نے ٹیکٹ ساتھ بیٹھے ہوئے لو تھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ییس مس.....“ لو تھر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”وہ ٹرانسمیٹر کہاں ہے جس سے تم لیبارٹری میں ڈاکٹر سائمن سے بات کرتے تھے.....“ بوبی نے کہا۔

”میرے دفتر میں ہے مس.....“ لو تھر نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

”وہ لے آؤ تاکہ میں عمران کو بتا سکوں کہ میں کیا کر سکتی ہوں اور کیا نہیں۔ میں ابھی اس کے سلسلے جونی کو کہہ کر اس کی یہ ”ٹی ایکس سپر“ وغیرہ بیکار کر ادیتی ہوں.....“ بوبی نے کہا۔

لگ جاتی ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ تم نے پہلے مجھے چھوڑ کر مجھ پر احسان کیا تھا۔ حالانکہ حقیقت یہی ہے کہ میں نے تمہیں خود نظر انداز کر دیا تھا۔ کیونکہ میں بغیر اشد ضرورت کے قتل و غارت سے گریز کرتا ہوں اور اب بھی سن لو اگر تم نے میرے اور میرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر عالم رضا کے خلاف انگلی بھی ہلائی تو نہ تم زندہ رہو گی اور نہ تمہاری یہ لیبارٹری رہے گی۔ باقی رہا ڈاکٹر سائمن تو یہ تمہارا آدمی ہے۔ تم جو چاہو اس سے سلوک کرو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا.....“ عمران کا لہجہ ٹیکٹ انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

”نھیک ہے۔ ابھی معلوم ہو جائے گا کہ میں کیا کر سکتی ہوں اور تم کیا کر سکتے ہو۔ پہلے میں اس بوڑھے شیطان کو تو کفیر کر دار تک پہنچا دوں.....“ بوبی نے سرد لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جینٹ کی جیب سے مشین پشٹل نکال لیا۔ اس کے ہجرے پر ٹیکٹ انتہائی سفاکی اور سرد مہری نمایاں ہو گئی تھی۔

”مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے معاف کر دو.....“ ڈاکٹر سائمن نے ٹیکٹ گڑگڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے مشین پشٹل کے مخصوص دھماکوں کے ساتھ ہی ڈاکٹر سائمن کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم کرسی پر ہی ترپنے لگا۔ گولیاں بارش کی طرح عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے ڈاکٹر سائمن پر پڑ رہی تھیں اور چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہو گیا۔ اس کے زخموں سے نکلنے والے خون نے عمران کے لباس ہجرے اور ہاتھوں کو بھی رنگین کر دیا تھا۔

کھلا اور لو تھر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک باکس تھا جو اس نے بو بی کی طرف بڑھا دیا۔ بو بی نے اس کا ہٹن دیا۔

”ہیلو ہیلو بو بی کاننگ جو بی اور“..... بو بی نے ہٹن دیا کہ کال دینا شروع کر دی۔ جبکہ ادھر عمران نے اسے ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ پا کر اپنی رہائی کے لئے کارروائی کا دوبارہ آغاز کر دیا۔ کیونکہ اب اس کے ذہن میں ایک ترکیب آگئی تھی۔ گو یہ ترکیب بظاہر ناممکن نظر آرہی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ انسانی نفسیات کو مد نظر رکھ کر کام کیا جائے تو بعض اوقات ناممکن بھی ممکن میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔

بو بی سے گفتگو کے دوران اس نے اپنی انگلیوں کو مختلف انداز میں موڑ کر یہ چیک کر لیا تھا کہ اس کی کلائی کے گرد موجود کڑا کرسی کے بازو کی بیرونی سائیڈ کی طرف سے ٹکل کر اندرونی سائیڈ میں جا کر غائب ہو رہا تھا اور عمران جانتا تھا کہ جس جگہ سے کڑا گھوم کر باہر آیا ہے۔ وہاں لامحالہ خلا بن جاتا ہے اور کڑے کا وہ حصہ جو اس خلا میں موجود تھا اس میں جوڑ لگا ہوا ہوگا تب ہی فولادی کڑا حرکت کر سکے گا اور اس کی صرف دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی اس جوڑ تک پہنچ رہی تھی اور ایسے جوڑ جو گھومتے ہیں۔ ان کی تکنیک کا بھی اسے علم تھا کہ اس کے کندھوں کے اندر ایک سیدھی گول پن ڈالی جاتی ہے۔ تاکہ یہ آسانی سے گھوم سکے اور اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ اس سرے کو کسی سکریو ڈرائیور کی طرح اس پن کے سرے کو گھما کر باہر نکال سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا ہو بھی جائے تو اس کا صرف دایاں ہاتھ ہی آزاد ہو

”یس مس.....“ لو تھر نے جواب دیا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”تو تم واقعی لیبارٹری تباہ کروانا چاہتی ہو“..... عمران نے کہا۔

”کر دو تباہ میں نے تمہیں روکا ہے“..... بو بی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم پہلے اپنی کوشش کر لو۔ جب تم اپنی ناکامی کا اعتراف کر لو گی پھر یہ لیبارٹری تباہ کر دی جائے گی“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بو بی بے اختیار ہنس پڑی۔

”علی عمران میں جانتی ہوں کہ تم بڑے ذہین، چالاک، عیار، شاطر اور خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہو گے۔ لیکن اس بار تمہاری بد قسمتی یہ ہے کہ تمہارے مقابل بو بی ہے۔ بو بی۔ میں تمہیں سچ کہہ رہی ہوں کہ تم مجھے اچھے لگے تھے اس لئے میں نے سوچا تھا کہ تمہیں معاف کر دوں لیکن تم نے لیبارٹری میں داخل ہو کر اپنی موت کے پردانے پر خود ہی دستخط کر دیئے ہیں“..... بو بی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ دیری گز۔ تم نے یہ فقرے کہہ کر میرے دل میں امید کا چراغ جلا دیا ہے۔ چلو اس دنیا میں کوئی ایک خاتون تو ایسی بھی ہے جسے میں اچھا لگنے لگا ہوں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے افسوس ہے کہ اب اس چراغ میں مزید تیل نہیں پڑ سکے گا“..... بو بی نے جواب دیا۔

”یہ تو دقت بتائے گا“..... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ

”اس میں تو کافی وقت لگے گا مس بوبی۔ کیونکہ ”ٹی ایکس سپر“ کی تلاش کے لئے پورا سیکشن آف کرنا پڑے گا۔ جب تک تمام مشینیں بند نہ ہو جائیں ”ٹی ایکس سپر“ کو تلاش ہی نہیں کیا جاسکتا اور۔“ جو فی نے جواب دیا۔

”یہ ٹی ایکس سپر کیسی ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل بتاؤ اور۔“ بوبی نے کہا۔

”ٹی ایکس سپر پٹن سے لے کر باکس کی شکل میں بنائی جاتی ہے۔ لیکن اس میں موجود ریز اس وقت چٹک ہو سکتی ہیں جب اس جگہ معمولی سے معمولی لرزش بھی موجود نہ ہو۔ ورنہ یہ چٹک نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے پورے سیکشن کو آف کرنا پڑے گا اور۔“..... جو فی نے جواب دیا۔

”کیا ایک آدمی جو بندھا ہوا ہو۔ بندھے بندھے اس ٹی ایکس سپر کو فائر کر سکتا ہے۔ اور۔“..... بوبی نے پوچھا۔

”مس اس کا باقاعدہ ڈی چارج ہوتا ہے۔ جس کا پٹن پریس کرنا پڑتا ہے۔ جب ہی یہ فائر ہو سکتا ہے۔ اس لئے بندھا ہوا آدمی کیسے اسے فائر کر سکتا ہے اور۔“..... دوسری طرف سے جو فی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے پھر جس قدر وقت چاہے خرچ کرو۔ اب میں مطمئن ہوں اور اینڈ آل۔“..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے لو تھ کی طرف بڑھا دیا۔ جب کہ

سکے گا۔ اس کا دوسرا ہاتھ دونوں ٹانگیں اور جسم جو راز میں جکڑے ہوئے تھے ویسے ہی جکڑے رہ جانے تھے اور ایک ہاتھ آزاد ہو جانے سے وہ بظاہر اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکتا تھا لیکن اس کے باوجود عمران رہائی کی ایک ترکیب سوچ چکا تھا اور اب بوبی کو ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ دیکھ کر اس نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اس کے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ اس انگلی کے ناخن میں لگا ہوا بلیڈ جوڑ کے درمیان پن کے سرے پر صحیح کام کر رہا تھا اور عمران اپنی انگلی کو دائرے میں حرکت دے کر بالکل سکرو ڈرائیور کی طرف اس پن کو کھولتا چلا جا رہا تھا۔ جب کہ اس کی نظریں بوبی پر ہی جمی ہوئی تھیں جو کسی جو فی کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لیبارٹری میں جانے۔ ڈاکٹر سامن اور پاکیشیائی سائیس دان کو باہر لانے اور عمران کے بقول ڈاکٹر جیکسن کی ہلاکت اور ”ٹی ایکس“ سپر وہاں نصب کرنے کی تفصیل بتا رہی تھی۔

”ادہ اڈہ یہ یہ۔ سب کیسے ہو سکتا ہے مس بوبی اور۔“..... جو فی کی حیرت کی شدت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر سامن کو ہیڈ کو آرٹر کے حکم کے مطابق غداری کی سزا میں موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر سامن کے بعد اب اس لیبارٹری کے انچارج تم ہی ہو۔ اس لئے اب تم لیبارٹری کا چارج سنبھالو اور اس ”ٹی ایکس سپر“ کو تلاش کر کے اسے جکڑ کر دو اور۔“..... بوبی نے تڑپتے ہوئے کہا۔

مسکراتے ہوئے کہا جب کہ لو تھر اس دوران تیزی سے عمران کی طرف بڑھا اور اس نے عمران کے سامنے آکر اس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ عمران نے کوئی حرکت نہ کی۔ وہ خاموش بیٹھا رہا۔

"اس کے پاس تو کچھ نہیں ہے مس"..... تھوڑی دیر بعد لو تھر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس جو کچھ ہے۔ اسے صرف گولڈن اینجنٹ ہی تلاشی کر سکتی ہے مسٹر لو تھر۔ تم اگر اسے تلاشی کر لینے کے قابل ہوتے تو پھر ایسی چیز چھپانے کا فائدہ ہی کیا ہوتا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تم چاہتے ہو کہ میں خود تمہاری تلاشی لوں۔ کیوں تم کیوں ایسا چاہتے ہو تم ضرور کوئی کھیل کھیلنا چاہتے ہو"..... بوبی نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

"راڈز میں جکڑا ہوا آدمی کیا کھیل کھیل سکتا ہے مس بوبی۔ البتہ یہ دوسری بات ہے کہ تمہیں لاشعوری طور پر میرے قریب آنے سے خوف محسوس ہو رہا ہو"..... عمران نے چیلنج دینے والے انداز میں کہا۔

"میں اور خوف محسوس کروں گی۔ نہیں بوبی آج تک کسی سے خوف زدہ نہیں ہوئی"..... بوبی نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی عمران کے قریب آگئی لیکن پہلے کچھ فاصلے پر رک کر اس نے ہاتھ بڑھایا اور عمران کی کلائیوں کے گرد راڈ کو ہاتھ سے پکڑ کر چیک کیا پھر اس کے سینے کے گرد موجود راڈ کو

عمران اس دوران اپنا کام کر چکا تھا۔ وہ پن کو اس کی آخری حد تک باہر نکال چکا تھا۔ اب صرف ایک بار اس نے انگلی کو گھمانا تھا اور پن باہر آ جاتی جوڑ کھل جانا اور اس کا دایاں بازو گرپ سے آزاد ہو جانا تھا۔ لیکن ظاہر ہے صرف دائیں بازو کے آزاد ہو جانے سے تو وہ مکمل طور پر آزاد نہ ہو سکتا تھا۔ راڈز اس کے سینے پنڈلیوں اور دوسرے بازو کے گرد موجود تھے اور یہ راڈز اسی صورت میں کھل سکتے تھے جب کہ کرسی کے عقبی پائے میں موجود بین کو نہ پریس کیا جاسکے۔

"تم نے سن لیا عمران۔ تم اس بندھی ہوئی حالت میں اس ٹی ایکس سپر کو فائر ہی نہیں کر سکتے اور رہانی سے پہلے ہی تمہاری روح تمہارا جسم چھوڑ جائے گی۔ اس کے بعد تو تم دیسے ہی حرکت کرنے کے قابل نہ رہو گے"..... بوبی نے مسکراتے ہوئے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں جونی کی بات پر اس قدر اعتماد ہے تو پھر لامحالہ میرے پاس اس کا ڈی چارجر موجود ہونا چاہئے حالانکہ ایسی بات نہیں ہے۔ بے شک تم میری تلاشی لے سکتی ہو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں تم سے وہ ڈی چارجر بھی تو لیا جاسکتا ہے۔ لو تھر جا کر عمران کی تلاشی لو اور جو کچھ بھی اس کے پاس ہو وہ نکال لو"..... بوبی نے چوہکتے ہوئے کہا۔

"ایک دل ہے میرے پاس کم از کم اسے نکلنے کا کام تو صنف کرخت کے سپرد نہ کرو خود ہی کوشش کر لو"..... عمران نے

ہو گیا۔ وہ راڈز کی گرفت سے مکمل طور پر آزاد ہو چکا تھا۔ اس کے دوسرے بازو اس کے سینے کے گرد اور اس کی دونوں پنڈلیوں کے گرد موجود راڈز کھل کر غائب ہو چکے تھے۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں لو تھر کی چیخ گونجی اور وہ ہوا میں اٹھتا ہوا ایک دھماکے سے کرسی کے عقب سے اٹھتی ہوئی بوبی کے جسم سے ٹکرایا اور وہ دونوں چھٹے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران کا جسم فضا میں بلند ہوا اور وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا کرسی کے عقب میں لو تھر اور بوبی کے ساتھ جا کھڑا ہوا وہ دونوں نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے ہی لگے تھے کہ عمران کے دونوں بازو یکثرت پھیل کر سمنے اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکے سے لو تھر اور بوبی دونوں کے سر پوری قوت سے ایک دوسرے سے ٹکرائے۔ یہ ٹکراؤ قدر شدید تھی کہ دونوں کے جسم بے جان سے ہو کر عمران کے بازوؤں میں ہی ٹپک کر رہ گئے۔ عمران نے دونوں کو بیک وقت کور کرنے کے لئے بالکل منفرد اقدام کیا تھا۔ دونوں جیسے ہی اٹھے تھے عمران نے چھٹ کر ان کی گردنوں کو دونوں بازوؤں میں جکڑا تھا اور پھر بازوؤں کو جھٹکا دے کر دونوں کے سروں کو ایک دوسرے سے ٹکرا دیا تھا۔ کیونکہ اساتو وہ بھی جانتا تھا کہ لو تھر اور بوبی دونوں سے وہ بیک وقت نہ پیٹ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے دونوں کو بیک وقت ناکارہ کرنے کے لئے یہ انداز اپنایا تھا۔ پہلی ٹکر کے بعد بوبی نے اچھل کر اس کی گرفت سے لٹکنے کی بجلی سی لاشعوری کوشش کی لیکن عمران کے بازو ایک بار پھر حرکت میں آئے اور دونوں کے سر

لیکن ظاہر ہے جب تک وہ پن سالم باہر نہ آجاتی راڈز اپنی جگہ مضبوطی سے جے ہوئے تھے۔

”ارے ارے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں یہ فولادی کڑے ہیں گولڈن نہیں ہیں کہ صرف سانس لینے سے ہی ٹوٹ جاتیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر اس نے عمران کی تلماشی لینی شروع کر دی۔ اسی لمحے عمران کی دائیں ہاتھ کی انگلی گھومی اور دوسرے لمحے کھٹاک کی بجلی سی آواز ابھری اور عمران کا دایاں بازو گرفت سے آزاد ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران پر جھکی ہوئی بوبی یکثرت چھٹتی ہوئی مزی اور پھر عمران کے سانس ہی اس طرح بیٹھ گئی جیسے گرد پ فوٹو کے لئے لوگ کھڑے ہوئے افراد کے سانس بیٹھ جاتے ہیں۔ عمران کا دایاں بازو پوری قوت سے اس کی گردن کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح بوبی اچھلی۔ اس کا جسم الٹی قلابازی کھا کر قوس کی صورت میں گھومتا ہوا عمران کے سر کے اوپر سے گزر کر کرسی کی عقبی سمت جا کر اور عمران کی ایک بازو کی گرفت اس کی گردن کے گرد خود بخود ختم ہو گئی۔ کیونکہ الٹی قلابازی کھا جانے کی وجہ سے اس کا سر بجلی کی سی تیزی سے نیچے کی طرف ہوتا چلا گیا اور وہ واقعی ہوا کے جھونکے کی طرح عمران کی گرفت سے آزاد ہو جانے میں کامیاب ہو گئی۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں ہو گیا۔ لیکن دوسری پلک جھپکنے سے بھی پہلے کھٹاک کھٹاک کی آوازیں ایک بار پھر کمرے میں گونجیں اور عمران یکثرت اچھل کر کھڑا

سے ہوتا ہوا کرسی کے عقب میں گیا۔ لیکن میں نے بازو اس کی گردن سے ہٹاتے ہوئے اپنے بازو کو آگے کی طرف زوردار جھٹکا دیا تھا جس کی وجہ سے قلابازی کھا کر عقب میں جاتا ہوا اس کا جسم جھٹکا لگنے کی وجہ سے میری کرسی کے عقبی حصے سے پوری قوت سے نکل آیا اور کرسی کے عقبی پائے میں موجود آپریشنل بیٹن دب گیا اور راڈز میرے جسم سے ہٹ گئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے معلوم تھا کہ بوبی سپر ایجنٹ ہے اور اس کی جیکٹ کی جیب میں مشین پستل بھی ہے۔ اسی طرح لو تھر کے پاس بھی ظاہر ہے کچھ نہ کچھ ہو گا۔ اگر ان دونوں کو ذرا سی بھی مہلت مل گئی تو میں تو میں تم سب کو بھی شدید خطرات لاحق ہو سکتے تھے اور ڈاکٹر سائمن کے علاوہ میں اور کسی کی ہلاکت یا اس کے زخمی ہونے کو برداشت نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے آزاد ہوتے ہی میں نے آگے بڑھ کر حیرت سے سیکٹ کی حالت میں کھڑے ہوئے لو تھر کو اٹھا کر کرسی کے عقب سے اٹھتی ہوئی بوبی پر دے مارا اور پھر خود بھی وہاں پہنچا۔ اس کے بعد ان دونوں کو بیک وقت بے کار کرنے کی صرف ایک ہی ترکیب تھی کہ ان دونوں کے سروں کو پوری قوت سے نکلادیا جائے اور وہی ہوائی تیجہ تمہارے سامنے ہے۔ عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم بعض اوقات مجھے واقعی جادو کر لگنے لگ جاتے ہو۔۔۔۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سب سے بڑا جادو عقل ہے اور یہی جادو تم استعمال کرنے سے ہر

ایک بار پھر زور سے نکلے اور دوسرے لمحے ان دونوں کے جسم مکمل طور پر بے جان ہو گئے۔ عمران نے بازو کھولے تو دونوں ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوریوں کی طرح فرش پر ڈھیر ہو گئے۔ عمران تیزی سے مڑا اور پھر اس نے باری باری اپنے سب ساتھیوں کی کرسیوں کے عقبی پائوں میں موجود بیٹن پر ہیس کر کے راڈز کی گرفت سے آزادی دلادی۔

”یہ سب کیسے ہو گیا عمران صاحب۔۔۔۔۔۔ صغدر نے رہا ہوتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”یہ صرف انسانی نفسیات کے مطابق سوچنے کا اثر ہے صغدر۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنے بازو کی رہائی کے بارے میں تفصیلات بتادیں۔

”لیکن مجھے معلوم تھا کہ ایک بازو کی رہائی سے مکمل رہائی نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے میں نے بوبی کی مارشل آرٹ میں مہارت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور میری کوشش کامیاب ہو گئی۔ بوبی مجھ پر ہتھکڑی کر میری تلاشی لے رہی تھی۔ میں نے دایاں بازو آزاد ہوتے ہی اس ایک ہاتھ کی مدد سے اسے جھٹکا دے کر گھمایا اور اپنے آگے فرش پر بیٹھنے پر مجبور کر دیا اور اس کی گردن بازو سے اس طرح جکڑ دی کہ وہ آگے کی طرف جھٹکا دے کر رہائی حاصل نہ کر سکے۔ مجھے معلوم تھا کہ بوبی جب آگے کی طرف جھٹکا دے کر رہائی حاصل نہ کر سکے گی تو لامحالہ وہ اپنے بچاؤ کے لئے اپنی قلابازی کھا کر میرے عقب میں جائے گی اور وہی ہوا اس نے اپنی قلابازی کھائی اور اس کا جسم میرے سر کے اوپر

منصوبہ بندی نہ کر سکے..... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی بوبی اور لوتھر دونوں کو کرسیوں پر راڈز سے جکڑ دیا گیا۔
 "یہ۔۔۔۔۔ سب کیا ہو رہا ہے۔ کس طرح ہو رہا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ۔ تم کون لوگ ہو اور کس قسم کے لوگ ہو۔ تم لوگوں نے تو میری عقل ماؤف کر کے رکھ دی ہے..... اچانک سیکٹے کے سے عالم میں خاموش کھڑا ہوا ڈاکٹر عالم رضا بول پڑا اور اس کی بات سن کر سب ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

"اگر آپ کھڑے کھڑے تھک گئے ہیں تو یہاں بہت سی کرسیاں موجود ہیں تشریف رکھیں..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن..... ڈاکٹر عالم رضا نے اسی طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "آپ کو بتایا تو ہے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سرورس سے ہے اور ہم سرکاری طور پر آپ کو بلیک تھنڈر سے رہائی دلانے کے لئے آئے ہیں..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر اس سائنس کانفرنس کے بعد اس کے ایسیڈنٹ اور اس کی لاش کا پاکیشیا لے جا کر شناخت ہونا اور دفن ہونے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔
 "ادہ اودہ تو مجھے وہاں باقاعدہ مردہ قرار دے دیا گیا تھا۔ مگر۔ مگر۔ پھر آپ کو کس طرح علم ہوا کہ میں زندہ ہوں اور یہاں موجود ہوں۔"
 ڈاکٹر عالم رضا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

جگہ انکار کر دیتے ہو..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں باہر کی چیکنگ کر آیا ہوں۔ اس عمارت میں اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے..... اچانک کیپٹن شکیل نے واپس آتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔ کیونکہ وہ سب تو باتوں میں مصروف ہو گئے تھے لیکن کیپٹن شکیل رہائی پاتے ہی کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

"لیکن اس عمارت کے باہر تو ہر طرف ظاہر ہے بلیک تھنڈر کے ہی آدمی ہوں گے..... جو یانے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"فکر مت کرو لوتھر اور بوبی ابھی زندہ ہیں۔ اس لئے ہمیں جہاں سے نکلنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ ان دونوں کو اٹھا کر کرسیوں پر جکڑ دو۔ تاکہ اب ان سے باقاعدہ واپسی کے مذاکرات کیے جا سکیں..... عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے مذاکرات کی۔ ان کا خاتمہ کرو اور یہاں سے نکلو جو راستے میں آئے اڑاتے چلے جاؤ..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 "نہیں تنویر ان حالات میں ہمیں ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا ہو گا۔ ہم پاکیشیا میں نہیں اکیڑیاں ہیں اور بلیک تھنڈر کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ ہم پر پاکیشیا پہنچنے سے پہلے سینکڑوں نہیں بلکہ بلا ملین ہزاروں بار حملے کرانے جاسکتے ہیں اس کے علاوہ میں نے ڈاکٹر عالم رضا کو بھی زندہ ساتھ لے جانا ہے اور اس لیبارٹری کو بھی تباہ کرنا ہے تاکہ بلیک تھنڈر دوبارہ ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کر کے یہاں لے آنے کی

ہوئے کہا جس پر پہلے بوبی بیٹھی تھی اور جو لیا تیری سے آگے بڑھی اور اس نے راڈز میں جکڑی ہوئی بوبی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی بوبی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمایاں ہونے لگے تو جو لیا بیچھے ہٹ کر عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد بوبی نے کرپٹے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو اس کی آنکھوں میں وحشت سی چھائی رہی۔ لیکن پھر جیسے ہی اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھری۔ اس نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے جانے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔ اس نے بے اختیار نظریں گھما کر سائیڈوں پر دیکھا اور پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور جو لیا پر جیسے جم سی گئیں۔

”تم۔ تم۔ آخر کس طرف رہا ہو گئے۔ کیا تم جادوگر ہو“..... بوبی کے چہرے پر اٹھنے کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی ابھرتے تھے۔

”کاش جادوگر ہوتا تو تمہیں جادو کی مدد سے قید کر کے اپنے پاس اس طرح رکھ لیتا کہ تم ہر وقت نظروں کے سامنے ہی رہتیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے کن آنکھوں سے ساتھ بیٹھی ہوئی جو لیا کی طرف بھی دیکھا جس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

”تم نے واقعی مجھے حیرت زدہ کر دیا ہے۔ میں نے تو باقاعدہ چمک

”آپ کا وہ فارمولا۔ جس پر آپ کام کر رہے تھے۔ اس کی کاپی چرائی گئی تو کہیں سیکرٹ سروس کو دے دیا گیا اور پھر سیکرٹ سروس نے اپنے ذرائع سے معلومات حاصل کر لیں کہ آپ کی موت ذرا مہ تھی۔ اس کے بعد ہم سب کو یہ مشن دیا گیا کہ ہم آپ کو چھوڑ کر واپس لے آئیں کیونکہ آپ بہر حال پاکیشیا کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ باقی ہم یہاں تک کیسے پہنچے۔ یہ لمبی کہانی ہے اور اس کا آپ سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”م۔ م۔ آپ کا مشکور ہوں اور مجھے اب اپنے ملک پر فخر ہو رہا ہے کہ اس نے صرف میری ذات کی خاطر آپ جیسے لوگوں کو یہاں بھجوایا ہے۔ ورنہ یقین کیجئے۔ میں پاکیشیا تو پاکیشیا اپنی ذات سے بھی مایوس ہو چکا تھا“..... ڈاکٹر عالم رضا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

”سوائے جو لیا کے باقی تم سب باہر رہو گے۔ اسلحہ یقیناً اس عمارت میں موجود ہو گا وہ تم تلاش کر لینا۔ میں جو لیا کے ساتھ مل کر اس دوران کس بوبی سے مذاکرات کروں گا۔ تاکہ سماں سے اٹکنے اور بحفاظت پاکیشیا پہنچنے کی کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کی جاسکے۔“ عمران نے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو سوائے جو لیا کے باقی سب خاموشی سے کمرے سے باہر چلے گئے۔ عمران نے ڈاکٹر عالم رضا کو الٹے ایک راڈز والی کرسی پر بٹھا دیا تھا۔

”بوبی کو ہوش میں لے آؤ جو لیا“..... عمران نے اس کرسی پر بیٹھتے

اس نے بلا تکلف وہ الفاظ کہہ دیتے ہیں جو نہ عمران پسند کرتا تھا اور نہ جو لیا پسند کر سکتی تھی۔

"اوکے۔ اب تم نے مجھے اس کرسی میں جکڑ دیا ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟"..... بوبی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم عام سپر ہیمنٹوں سے مختلف ہو۔ تم نے کنسانا میں جو رویہ اختیار کیا تھا اور یہاں بھی تمہارے کردار کا جو پہلو سامنے آیا تھا۔ اس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ تمہاری موت اچھے اور صاف دل و ذہن کی موت ہوگی۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم خود کو کوئی ایسی ترکیب بتا دو کہ ہم بھی خاموشی سے یہاں سے چلے جائیں اور تم بھی موت کے منہ میں جانے سے بچ جاؤ"..... عمران نے کہا۔

"اس میں ترکیب کی کیا بات ہے۔ تم چلے جاؤ۔ بس۔ اب تمہیں کون روک سکتا ہے۔ میں تمہیں روک سکتی تھی۔ میں بے بس ہو چکی ہوں"..... بوبی نے جواب دیا۔

"کیا لیبارٹری تباہ ہونے کے بعد تمہیں تمہاری تنظیم کوئی سزا تو نہ دے گی؟"..... عمران نے پوچھا تو بوبی چونک پڑی۔

"لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے۔ جونی کو میں نے آگاہ کر دیا ہے وہ فی ایکس سپر کو خود ہی تلاش کر لے گا۔ بلکہ کر بھی چکا ہو گا"..... بوبی نے چونک کر کہا۔

"اسے تلاش کرنا تمہارے جونی کے بس میں ہی نہیں ہے کیونکہ وہاں میں نے کوئی فی ایکس سپر نصب ہی نہیں کی۔ اگر میں ایسا کرتا تو

کیا تھا۔ تمہارے جسم کے گرد رازدورست حالت میں تھے اور تمہیں اس انداز میں جکڑا گیا تھا کہ تم صرف سر اور گردن ہی ہلا سکتے تھے۔ اس کے باوجود تمہارا بازو بھی آزاد ہو گیا اور پھر تمہارا جسم بھی آخر یہ سب کس طرح ہو گیا..... بوبی نے اسی طرح انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے مختصر طور پر اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو اس سے پہلے اس نے اپنے ساتھیوں کو بتایا تھا۔

"حیرت انگیز۔ ناممکن۔ اگر یہ سب کچھ میرے سامنے نہ ہوا ہوتا تو میں مر کر بھی اس پر یقین نہ کرتی۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ اب مجھے پہلی بار اندازہ ہوا ہے کہ تم سے بلیک تھنڈر کا مین ہیڈ کو اڑا کیوں مرعوب ہو گیا ہے؟"..... بوبی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم اتنی بڑی تنظیم کی بات کر رہی ہو۔ مجھ سے آج تک مس جو لیا مرعوب نہیں ہو سکی ذرا سی بات کر دو تو جوتی اتار لیتی ہے۔" عمران نے ایک بار پھر جو لیا کو کن انکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا تو جو لیا کے سستے ہوئے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ عمران نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا کیونکہ وہ محسوس کر رہا تھا کہ بوبی کا اس سے اور اس کا بوبی سے رویہ دیکھ کر جو لیا کے دل میں غصے کا لاوا کھول رہا ہے اور وہ کسی بھی لمحے آتش فشاں کی طرح پھٹ سکتی ہے۔

"اوہ تو مس جو لیا تمہاری..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری چیف ہے اور بس..... عمران نے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بوبی مغربی لڑکی ہے۔

”اس وقت مجھے یقین تھا کہ تم کسی صورت بھی لیبارٹری تباہ نہیں کر سکتے۔ پھر جب تم نے اس ٹی ایکس سپر کا ذکر کیا اور ڈاکٹر سامن نے تمہاری تائید کی تو میں نے جونی کو کال کر کے اس سے آگاہ کر دیا۔ اس طرح میں مطمئن ہو گئی اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تم نے ٹی ایکس سپر وہاں نصب ہی نہیں کی اور اب تمہاری اس دلیل سے مجھے تمہاری یہ بات سچ لگ رہی ہے۔ کیونکہ جونی کے مطابق یہ ڈی چارجر کے بغیر تو تباہ ہی نہیں ہو سکتی اور ڈی چارجر تمہارے پاس نہیں ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ تمہارے کسی ساتھی کے پاس ہو..... بوبی نے جواب دیا۔

”نہیں کسی کے پاس نہیں ہے۔ بہر حال اب یہ بات طے ہو گئی کہ لیبارٹری تباہ ہونے پر تمہیں تعظیم موت کی سزا دے سکتی ہے لیکن اگر ہم خاموشی سے واپس پاکیشیا چلے جائیں اور اس دوران لیبارٹری بھی تباہ نہ ہو اور پھر بعد میں اگر تباہ ہو تو تم پر کوئی آج نہیں آنے گی.....“ عمران نے کہا۔

”اتنے فاصلے سے لیبارٹری تباہ نہیں ہو سکتی۔ کس طرح کر دو گے تباہ؟“ بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”سنو بوبی۔۔۔ درست ہے کہ لیبارٹری کے اندر میں نے کوئی آلہ وغیرہ نصب نہیں کیا۔ لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ میں اس لیبارٹری کو پاکیشیا میں بیٹھ کر بھی تباہ کر سکتا ہوں۔ کس طرح کر سکتا ہوں یہ تمہاری بات کے بعد تو بتا سکتا ہوں فی الحال نہیں۔ لیکن میں

لااحالہ لو تم کو میرے پاس سے تماشے کے دوران اس کا ڈی چارجر دستیاب ہو چکا ہوتا.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر۔۔۔ تو پھر لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے.....“ بوبی نے حیران ہو کر کہا۔

”اس کے باوجود میں جب چاہوں گا لیبارٹری تباہ ہو جائے گی۔ چاہے میں پاکیشیا میں بیٹھ کر کیوں نہ چاہوں۔ لیبارٹری بہر حال تباہ ہوگی.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نے جو حیرت انگیز کارکردگی اس رہائی کے سلسلے میں دکھائی ہے۔ اس کے بعد تو مجھے اب یقین آتا جا رہا ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ درست ہی ہو گا۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اگر لیبارٹری تباہ ہوئی تو پھر مجھے لااحالہ موت کی سزا دے دی جائے گی.....“ بوبی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تمہاری ہیڈ کوارٹر سے کوئی بات ہوئی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں میں تمہیں سب کچھ بتا دیتی ہوں.....“ بوبی نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر سیکشن ہیڈ کوارٹر اور پھر بعد میں ریجنل ہیڈ کوارٹر سے جو گفتگو ہوئی تھی اس نے وہ ساری تفصیل بتا دی۔

”لیکن تم نے پہلے تو لیبارٹری کی تباہی سے بڑی بے نیازی دکھائی تھی اور کہا تھا کہ بلیک تھنڈر کی سینکڑوں ہزاروں لیبارٹریاں ہیں ایک تباہ ہو گئی تو کیا ہے.....“ عمران نے کہا۔

بلیک تھنڈر نے ہماری واپسی میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی یا ڈاکٹر عالم رضا کو دوبارہ اغوا کرنے کی کوشش کی تو پھر لازماً ایسا ہوگا۔" عمران نے کہا۔

"اوکے میں تمہارے سامنے سیکشن ہیڈ کو آرٹر سے بات کر لیتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ سیکشن ہیڈ کو آرٹر لیبارٹری کی قیمت پر تمہاری شرائط تسلیم کر لے گا۔ اس طرح میں ہر ذمہ داری سے بچ جاؤں گی۔" بو بی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کر لو بات مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" عمران نے کہا تو جو لیا آگے بڑھ کر اس کی کرسی کے عقب میں آئی اور پھر اس نے عقبی جانب پر موجود آپریٹنگ بلن دبا دیا۔ کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی بو بی راڈ کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی۔

"میں لو تھر کو بھی رہا کرتا ہوں۔ یہ بے چارہ کیوں جکڑا رہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے لو تھر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کیا اور جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران پیچھے ہٹا اور پھر گھوم کر وہ اس کی کرسی کے عقبی طرف گیا اور پیر سے ٹھوکر مار کر اس نے بٹن آف کر دیا۔ "آؤ میرے ساتھ۔" بو بی نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور عمران اور جو لیا سر ملاتے ہوئے اس کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

نہیں چاہتا کہ تمہیں موت کی سزا دی جائے۔ اسلئے اگر تم اپنے ہیڈ کو آرٹر سے بات کرو اور اسے کہہ دو کہ عمران کو واپس جانے دیا جائے تو لیبارٹری تباہ نہ ہوگی۔ کیا تم ایسا کر سکتی ہو۔" عمران نے کہا۔ "سوری میں جھوٹ نہیں بولوں گی۔ میں اب تک ہونے والی ساری بات بتا دوں گی۔ نتائج چاہے کچھ ہی کیوں نہ نکلیں۔ یہ میری فطرت ہے۔" بو بی نے صاف اور دونوک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔" مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔ اس لئے میں نے تمہیں ٹرومین جیسا امیٹنٹ کہا تھا۔ وہ اگر ٹرومین ہے تو تم ٹرو وومن ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسکے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جو لیا مس بو بی کو رہا کر دو۔ ہم ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے جا رہے ہیں۔ فی الحال یہی کافی ہے۔ اگر بلیک تھنڈر نے دوبارہ ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کیا تو پھر نہ صرف اس کی لیبارٹری تباہ ہوگی بلکہ ساتھ ہی نجانے کیا کیا تباہ ہو جائے۔" عمران نے جو لیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ "لیکن بو بی رہائی کے بعد ہمارے خلاف کارروائی کرے گی۔" جو لیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر عمران لیبارٹری تباہ نہ کرنے کا وعدہ کرے تو میں کوئی کارروائی نہ کروں گی۔" بو بی نے کہا۔ "میں نے کہہ دیا ہے کہ فی الحال ایسا نہیں کروں گا۔ لیکن اگر

دی۔

”کیا رپورٹ ہے جوئی کیا وہ ٹی ایکس سپر مل گئی ہے اور۔“ بوبی نے پوچھا۔

”نہیں مس۔ میں نے پورے سیکشن کو اچھی طرح چیک کر لیا ہے وہاں کوئی ٹی ایکس سر موجود نہیں ہے۔ میں آپ کو رپورٹ دینے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آگئی اور۔“ جوئی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

”کیا تم حتمی طور پر کہہ رہے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ وہاں موجود ہو اور تم اسے چیک نہ کر سکے ہو اور۔“ بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”نہیں مس میں نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے۔ سپیشل سکریٹنگ مشین سے فائل چیکنگ بھی کر لی ہے۔ اگر ٹی ایکس سپر وہاں نصب ہوتی تو ہر صورت میں اس چیکنگ سے معلوم ہو جاتا اور۔“ جوئی نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے جہاڑی طرف سے یہ رپورٹ میں سیکشن ہیڈ کو اثر کو دے دوں اور۔“ بوبی نے کہا۔

”ییس مس اور۔“ جوئی نے جواب دیا تو بوبی نے اوکے کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”اب تو جہاڑا اطمینان ہو گیا ہو گا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دفتر کے انداز میں سچے ہوئے کمرے میں اس وقت بوبی کے ساتھ عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ لو تھر بھی ایک طرف مودبانہ انداز میں سر جھکائے خاموش کھڑا ہوا تھا۔

”میں پہلے جوئی سے رپورٹ لے لوں۔“ بوبی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں بے شک لے لو۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی نے وہ باکس نمائراٹسمیٹر جو لو تھر زیر دروم میں لے آیا تھا اور پھر ہوش میں آنے کے بعد وہ خود ہی اسے اٹھا کر ساتھ لے آیا تھا اور اس وقت میز پر موجود تھا۔ اٹھایا اور اس کا بین آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو بوبی کالنگ اور۔“ بوبی نے تیز لہجے میں کال ریٹا شروع کر دی۔

”ییس جوئی اینڈنگ اور۔“ چند لمحوں بعد جوئی کی آواز سنائی

"میں تمہیں تفصیل بتاتی ہوں۔ نتیجہ تم خود اخذ کر لینا"۔ بوبی نے جواب دیا اور پھر اس نے واقعی بغیر کچھ چھپائے تمام واقعات پوری تفصیل سے بتا دیئے۔

"جونہی سے بات ہوئی ہے۔ وہ کیا کہتا ہے اور"..... جیکسن کی انتہائی تشویش بھری آواز سنائی دی اور بوبی نے ابھی چند لمحے پہلے جونہی سے ہونے والی گفتگو سب لفظ بلفظ دہرا دی۔

"عمران اس وقت کہاں ہے اور"..... جیکسن نے پوچھا۔

"میرے ساتھ بیٹھا ہوا ہے اور"..... بوبی نے جواب دیا۔

"مسٹر علی عمران۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جھوٹ بولنے کے عادی نہیں ہو۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم اب بھی لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہو۔ اور"..... جیکسن کی آواز سنائی دی وہ عمران سے مخاطب تھا۔

"بالکل کر سکتا ہوں اور نہ صرف لیبارٹری بلکہ تمہارا سیکشن ہیڈ کو اور بھی تباہ کر سکتا ہوں اور"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب کیا تمہیں معلوم ہے کہ سیکشن ہیڈ کو اور بھی تباہ کر سکتا ہوں اور"..... جیکسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ابھی تک تو معلوم نہیں ہے۔ لیکن معلوم کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ جس ٹرانسمیٹر سے تمہارے ساتھ بات ہو رہی ہے۔ گو وہ انتہائی خصوصی ساخت کا ہے اور یقیناً کوئی سائنس دان بھی اس سے

"ہاں یکن تم تو کہہ رہے تھے کہ تم اس کے باوجود بھی لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہو۔ کیا واقعی ایسا ممکن ہے"..... بوبی نے کہا۔

"ہاں بالکل ممکن ہے۔ اگر تم اس بات کو پرکھنا چاہتی ہو تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں ایسا تجربہ نہیں کر سکتی۔ میں سیکشن ہیڈ کو اور اس سے بات کرتی ہوں"..... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے اٹھ کر ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ پھر مختلف

کوڈ دہرانے کے بعد جیکسن کی آواز سنائی دی۔ جب کہ عمران خاموش بیٹھا یہ سب کچھ سن بھی رہا تھا اور اس کی تیز نظریں اس ٹرانسمیٹر کا بھی

گہری نظروں سے جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ گو یہ فلسفہ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ لیکن اس کے باوجود عمران کی پوری توجہ اس ٹرانسمیٹر کی

ساخت پر تھی۔

"میں جیکسن انڈنگ یو اور"..... چند لمحوں بعد جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"بوبی بول رہی ہوں جیکسن اور"..... بوبی نے کہا۔

"ہاں کیا ہوا۔ ریجنل ہیڈ کو اور کی کال تو تم نے انڈ کر ہی لی ہو گی اور"..... جیکسن نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ

سیکشن ہیڈ کو اور کے انچارج اور بوبی کے درمیان بے تکلفانہ تعلقات ہیں۔

”لیکن کیا تم اس بات کی گارنٹی دے سکتے ہو کہ اگر بلیک تھنڈر ڈاکٹر عالم رضا کو دوبارہ اغوا نہ کرے تو تم لیبارٹری کو تباہ نہ کر دو گے اور“..... جیکسن نے کہا۔

”میرے الفاظ ہی گارنٹی ہوتے ہیں مسٹر جیکسن۔ اگر تمہیں یہ گارنٹی قبول ہو تو ٹھیک نہ ہو تو تب بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور“۔ عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

”سوری مسٹر علی عمران ہم ڈاکٹر عالم رضا کو پاکیشیا واپس لے جانے کی اجازت نہیں دے سکتے اور مس بو بی تم بھی سن لو کہ تم چونکہ عمران سے ذہنی طور پر مرعوب ہو چکی ہو اس لئے تمہیں اس مشن سے آف کیا جاتا ہے۔ اب بلیک تھنڈر تنظیم کے دوسرے سیکشن ان کے خلاف کام کریں گے اور اینڈ آئل“..... دوسری طرف سے اچانک کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”یہ جیکسن کو اچانک کیا ہو گیا ہے“..... بو بی نے حیران ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر بھی آف کر دیا۔

”جو کچھ بھی ہوا ہے۔ اس کا نتیجہ بھی وہ خود ہی بھگت لے گا۔ پھر حال مجھے خوشی ہے کہ اب تمہاری ذمہ داری ختم ہو گئی ہے اور اب میں آزاد ہو گیا ہوں کہ جو چاہوں کروں۔ البتہ اب تم خود بتاؤ کہ تمہارے کیا ارادے ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جب مجھے اس مشن سے ہی آف کر دیا گیا ہے تو پھر مجھے اس سے کیا فرض کہ کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں۔ میں اب تمہیں یہاں سے جانے سے

تمہارے سیکشن ہیڈ کو ارٹھکا محل وقوع معلوم نہیں کر سکتا لیکن اس کے باوجود اس ٹرانسمیٹر اور تمہارے سیکشن ہیڈ کو ارٹھ اور بو بی کے درمیان بولے جانے والے کوڈز کی مدد سے میں محل وقوع تلاش کر سکتا ہوں اور“..... عمران نے جواب دیا۔

”نہیں ایسا ہونا ناممکن ہے اور“..... جیکسن نے جواب دیا۔ ”کیا تم مجھے چیلنج کر رہے ہو اور“..... عمران کا لہجہ ناخوشگوار تھا ”ٹھیک ہے میں چیلنج نہیں کرتا۔ تم لیبارٹری کی بات کرو اور“..... جیکسن نے کہا۔

”میں نے بتا دیا ہے کہ میں جب چاہوں اور جہاں بیٹھ کر چاہوں تمہاری یہ لیبارٹری تنکوں کی طرح بکھر سکتی ہے اور میں اپنی بات بار بار دوہرانے کا عادی نہیں ہوں اور دوسری بات یہ بھی سن لو کہ اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ میں یہ بات اس لئے کر رہا ہوں تاکہ میں اس جگہ میں ڈاکٹر عالم رضا کو بھی نکال کر لے جاؤں اور اپنے ساتھیوں کو بھی۔ یہ تو بات اپنے ذہن سے نکال دو۔ میں نے لیبارٹری کو مشروط طور پر تباہ نہ کرنے کی بات اس لئے کی ہے کہ بو بی صاف دل اور صاف گو ایجنٹ ہے اور میں اسے موت کے منہ میں دھکیلنا نہیں چاہتا۔ اگر تم صرف اتنا کہہ دو کہ لیبارٹری کی تباہی کی سزا بو بی کو نہ دی جائے گی تو پھر لیبارٹری صرف چند منٹ بعد بھی تباہ ہو سکتی ہے اور تم اور تمہاری ساری تنظیم بو بی سمیت اگر ہمیں روکنا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا اور“..... عمران نے سرو لہجے میں کہا۔

نہیں روکوں گی۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ اب جہارا پاکیشیا واپس

زندہ پہنچنا ناممکن ہو گیا ہے اور مجھے ذاتی طور پر جہاری موت پر ہمیشہ
افسوس رہے گا۔..... یونی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”شکریہ اب ہمیں اجازت۔ ارے ہاں ہماری جیب تو شاید ابھی
تک وہیں کھنڈرات کے قریب ہی موجود ہوگی۔ کیا تم ہمیں وہاں تک
پہنچانے کے لئے کسی سواری کا بندوبست کر سکتی ہو؟..... عمران نے
بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”کیا ضرورت ہے اس جیب کو منگوانے کی میں تمہیں ایک جیب
دے دیتی ہوں۔ تم نے کنسانا ہی جانا ہوگا۔ وہاں جا کر جیب کو کسی
بھی جگہ چھوڑ دینا وہ مجھے واپس مل جائے گی۔..... یونی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مہربانی۔ شکریہ۔..... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور یونی نے باہر کھڑے ہوئے لوہر کو جیب لے آنے کی
ہدایت دینی شروع کر دی۔

”تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران اپنے ساتھیوں اور ڈاکٹر عالم رضا کے
ساتھ جیب میں سوار ایرک فیلڈ سے نکل کر کنسانا کی طرف بڑھا چلا جا
رہا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وہ خود تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر جولیا
بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر عالم رضا اور باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر موجود
تھے۔

”عمران صاحب اب آپ نے کیا سوچا ہے۔ جیکسن نے تو واضح طور
پر دھمکی دے دی ہے۔..... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے بات

کرتے ہوئے کہا۔

”سوچنا کیا ہے۔ کنسانا سے دلنگن جائیں گے اور پھر دلنگن سے
پاکیشیا..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”لیکن جیکسن نے تو کہا ہے کہ وہ ایسا نہیں ہونے دے گا۔“ جولیا
نے کہا۔

”اس کے کہنے یا نہ کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟..... عمران نے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے سفر کے بعد وہ
کنسانا پہنچ گئے۔ عمران نے جیب شہر کی ایک سڑک پر چھوڑی اور جیب
سے اتر کر وہ اپنے ساتھیوں کو لئے پیدل ہی آگے بڑھ گیا۔ مختلف
سڑکوں پر گھومنے کے بعد وہ ایک تنگ سی گلی کی طرف گھوم گیا۔

”ادھر کہاں جا رہے ہو؟..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں
پوچھا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ گلی آگے جا کر بند ہو گئی تھی۔
جہاں گلی بند ہوتی تھی۔ وہاں ایک دروازہ تھا۔ عمران نے دروازے
کے ساتھ دیوار پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ
کھلا تو دروازے پر ایک مقامی نوجوان کھڑا حیرت سے انہیں دیکھ رہا
تھا۔

”کلائنٹ سے کھوپا کیشیا سے عمران آیا ہے؟..... عمران نے اس
نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ یس سر۔ آئیے۔ باس تو کافی دنوں سے آپ کے منتظر
ہیں۔..... نوجوان نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک

”باس پاکیشیا سے عمران صاحب“..... نوجوان نے ایک طرف ہنستے ہوئے کہا۔

”عمران۔ کہاں ہے عمران“..... اس آدمی نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”کلائرنٹ تو کہتے ہیں بڑا سیرلا ساز ہوتا ہے۔ لیکن تمہاری آواز تو پھٹے ہوئے ڈھول سے بھی زیادہ کرخت ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو تم ہو عمران۔ میں تو سمجھا تھا کوئی ویو ہیکل، سرخ آنکھوں، بڑی بڑی مونچھوں اور سر سے گنجا آدمی ہوگا۔ لیکن تم تو واقعی کسی مکتب میں پڑھنے والے نوجوان لگتے ہو“..... اس آدمی نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”کاش مکتب کا نام بھی بتا دیتے تو اچھا تھا۔ ایک تو وہ مکتب ہوتا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں پڑھنے والے اپنے باپ کو بھی شبلی سمجھنے لگ جاتے ہیں اور ایک مکتب وہ ہوتا ہے جس میں پڑھنے والے ڈگری لینے کے بعد ویرانوں، صحراؤں میں لیلیٰ لیلیٰ پکارتے پھرتے ہیں۔ میرا مطلب ہے مکتب عشق“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کلائرنٹ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ اس نے باری باری سوائے جو بیا کے سب سے مصافحہ کیا جب کہ جو بیا نے اس کی طرف سے مصافحے کے لئے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کر کے صرف سلام کرنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔ کلائرنٹ کے چہرے پر صرف ایک لمحے

طرف ہٹ گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں کو اندر آنے کا کہہ کر دروازہ کراس کر کے دوسری طرف موجود صحن سے گزرتا ہوا ایک چھوٹے سے برآمدے میں پہنچ گیا۔ اس برآمدے کے پیچھے صرف دو کمرے تھے۔ دونوں کمروں کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ لیکن دونوں کمرے ہی خالی تھے۔ وہ نوجوان دروازہ بند کر کے تیزی سے واپس آیا۔

”آجلیے“..... اس نے ایک کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی وہ اس کمرے میں پہنچے۔ نوجوان نے دروازے کے ساتھ دیوار پر موجود سوچ پینٹل کے نچلے حصے کو انگوٹھے کی مدد سے مخصوص انداز میں دبایا تو کمرے کی ایک دیوار درمیان سے پھٹ کر سانیڈوں میں ہٹ گئی۔ اب دوسری طرف جاتی ہوئی راہداری نظر آرہی تھی۔ وہ نوجوان عمران اور دوسرے ساتھیوں کو لئے اس راہداری سے گزر کر ایک اور چھوٹے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر سانیڈ پر موجود سوچ پینٹل پر سرخ رنگ کا بٹن دبایا۔ دوسرے لمحے کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرہ کی حالت ساکت ہوئی تو نوجوان نے دروازہ کھولا اور وہ ایک بار پھر ایک راہداری میں پہنچ گئے۔ عمران کے سارے ساتھی حیرت سے اس سارے طلسم ہوشربا کو دیکھ رہے تھے۔ راہداری کا اختتام ایک بڑے سے کمرے میں ہوا۔ جہاں صوفے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

کے ساتھ ساتھ سارے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ آواز اس ٹرانسمیٹر سے ہی نکل رہی تھی۔ عمران نے اس کا بٹن دبایا۔

"ہیلو ہیلو بوبی کاننگ اور۔۔۔۔۔۔ بٹن دبیتے ہی بوبی کی آواز سنائی دی اور بوبی کی آواز سن کر عمران کے ساتھ ساتھ کلارنٹ بھی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکھٹ انتہائی تشویش کے تاثرات ابھرائے تھے۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں اور۔۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ تمہیں بتا دوں کہ ریجنل ہیڈ کو آرثر نے سیکشن ہیڈ کو آرثر کے فیصلے کی توثیق کر دی ہے ان دونوں نے تمہاری اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت کو عزت اور انا کا مسئلہ بنالیا ہے اور ساتھ ہی مجھے بھی انتہائی سخت آرڈر مل گیا ہے کہ میں تمہیں تلاش کر کے فوری موت کے گھاٹ اتار دوں۔ اس کے علاوہ سیکشن ہیڈ کو آرثر نے ولنگٹن اور کنسانا میں موجود اپنے دوسرے گروپوں کو بھی حرکت میں آنے کا حکم دے دیا ہے اور کنسانا سے لے کر پاکیشیا تک تمہاری ہلاکت کے لئے احکامات دے دیئے گئے ہیں۔ اب چونکہ میری مجبوری ہے اس لئے میں تمہارے خلاف کام کروں گی اور اس بار کوئی ترمی نہیں ہوگی۔ میں نے تمہیں دیکھتے ہی گویوں سے ازا دیتا ہے۔ کیونکہ ریجنل ہیڈ کو آرثر نے حکم دے دیا ہے کہ اس

کے لئے حریت کے تاثرات ابھرے تھے۔ لیکن پھر وہ دوسری طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

"آپ کے چیف نے تو مجھے کئی روز ہوئے حکم دے دیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی آئیں گے اور تب سے میں سارا کام چھوڑ کر یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔۔۔۔۔۔ کلارنٹ نے رسمی فکروں کے بعد کہا۔

"جب تک مشن کا ایک حصہ حل نہ ہو جاتا۔ ہم کیسے یہاں آسکتے تھے۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مشن کا ایک حصہ کیا مطلب۔۔۔۔۔۔ کلارنٹ نے چونک کر کہا۔

"یہ ڈاکٹر عالم رضا وہ ساتس وان ہیں جنہیں بلیک تھنڈر نے اغوا کر لیا تھا۔ ہم انہیں لیبارٹری سے نکال لائے ہیں۔ سیکشن ہیڈ کو آرثر نے چیلنج دے دیا ہے کہ وہ انہیں واپس نہ جانے دے گا۔ اس لئے اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ انہیں بحفاظت پاکیشیا پہنچاؤ۔۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں تک پہنچ جانے کے بعد اب آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بحفاظت اور بحیریت پاکیشیا پہنچ جائیں گے۔" کلارنٹ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"جب یہ پاکیشیا پہنچیں گے اور ہمیں ان کے پہنچنے کی اطلاع مل جائے گی۔ اس کے بعد مشن کا دوسرا حصہ شروع ہوگا۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کلارنٹ اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک عمران کی جیب سے نوں نوں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں اور عمران

صرف اس لئے پریشان ہو گیا تھا کہ بوبی اس ٹرانسمیٹر کال کی مدد سے یہاں کا کھوج نہ لگا لے۔ لیکن آپ نے فوری طور پر ٹرانسمیٹر توڑ کر ایک تو میرا یہ خدشہ دور کر دیا ہے اور دوسرا آپ کی طرف سے ٹرانسمیٹر توڑنے کا مطلب بوبی، سیکشن ہیڈ کوارٹر اور ریجنل ہیڈ کوارٹر کے خلاف اعلان جنگ ہے اور اس جنگ میں آپ کلارنٹ کو ہمیشہ اپنے ساتھ پائیں گے..... کلارنٹ نے بڑے بااعتماد اور مضبوط لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے حیف نے بتا دیا ہے۔ اسی لئے تو میں یہ اہم ترین ذمہ داری تم پر ڈال رہا ہوں کہ تم ڈاکٹر عالم رضا کو پاکیشیا پہنچا دو تاکہ میں آزاد ہو کر ان کے خلاف کام کر سکوں..... عمران نے کہا۔

"میں ابھی انتظامات کرتا ہوں۔ ان حالات میں یہ واقعی ضروری ہے کہ ڈاکٹر عالم رضا کو جلد از جلد یہاں سے نکال کر پاکیشیا پہنچا دیا جائے..... کلارنٹ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر عقبی دروازے میں غائب ہو گیا۔

"کیا یہ سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہے..... کلارنٹ کے جاتے ہی جو لیانے عمران سے پوچھا۔

"یہ فارن ایجنٹ نہیں۔ بلکہ فارن گروپ ہے۔ یہ آدمی اکیمریما کی ایک ریاست کنار ڈے کا کنگ کہلاتا ہے۔ ویسے یہ بنیادی طور پر رہنے والا کنسانا کا ہی ہے۔ جہارے حیف کو علم تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کی برآمدگی کے بعد بلیک تھنڈر نے ہر حالت میں اسے روکنے کے لئے اپنی

باراگر میں نے جہارے بارے میں نرمی دکھائی تو وہ میری موت کے احکامات جاری کر دیں گے اور تم جانتے ہو کہ موت سے تو آدمی بچ سکتا ہے لیکن تنظیم کے قاتلوں سے نہیں بچ سکتا اور..... بوبی نے اپنی فطرت کے مطابق کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرا وعدہ کہ میں بہر حال تم سے نرمی کا ہی سلوک کروں گا۔ کیونکہ تم واقعی ٹرود من ہو اور مجھے سچے افراد بے حد پسند ہیں۔ باقی جہاں تک جہارے اس سیکشن ہیڈ کوارٹر اور ریجنل ہیڈ کوارٹر کا تعلق ہے۔ ان کے متعلق میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ چیونٹی کی جب موت آتی ہے تو اس کے پر نکل آتے ہیں اور تمہیں بھی پوری اجازت ہے کہ تم بھی بحیثیت گولڈن ایجنٹ جس قدر کوشش چاہے کر لو۔ گڈ بائی اور اینڈ آل..... عمران نے مطمئن سے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے ٹرانسمیٹر کو ہاتھ گھما کر پوری قوت سے سامنے کی دیوار پر دے مارا۔ ایک دھماکہ ہوا اور ٹرانسمیٹر پرزے ہو کر فرش پر بکھر گیا۔

"ہاں تو جناب کلارنٹ صاحب اب آپ کون سا رنگ سناتے ہیں آپ نے بوبی کی کال سن لی ہے اور میں نے آپ کے چہرے پر تشویش کے تاثرات بھی دیکھ لئے ہیں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کلارنٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب آپ سے یہ میری پہلی ملاقات ہے۔ لیکن آپ اپنے حیف سے پوچھ سکتے ہیں کہ کلارنٹ ہمیشہ اعتماد پر پورا اترتا ہے۔ میں

تباہ کرنے والا مشن ادھورا رہ جائے گا اور میں نے بہر حال اس لیبارٹری کو ہر صورت میں تباہ کرنا ہے تاکہ ڈاکٹر عالم رضا کے دوبارہ اغوا ہونے کا سکوپ ختم ہو جائے اور فارمولے کی وہ کاپی جو لیبارٹری میں موجود ہے اس کا بھی ساتھ ہی خاتمہ بالآخر ہو جائے گا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تو اب آپ دوبارہ لیبارٹری کو تباہ کرنے ایرک فیلڈ جائیں گے“..... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

”ایرک فیلڈ جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی“..... عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے کلارنٹ اندر داخل ہوا تو اس کے ساتھ دو آدمی تھے۔

”ڈاکٹر عالم رضا آپ ان کے ساتھ چلے جائیں۔ قطعی بے فکر ہو کر جائیں آپ محفوظ ہاتھوں میں رہیں گے“..... کلارنٹ نے ڈاکٹر عالم رضا سے مخاطب ہو کر کہا۔ ڈاکٹر عالم رضا نے عمران کی طرف سوا لیبہ نظروں سے دیکھا۔

”بالکل جائیں بھائی“..... اب آپ سے پاکیشیا میں ملاقات ہوگی انشاء اللہ۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈاکٹر عالم رضا خاموشی سے اٹھا اور ان دونوں کے ساتھ عقیق دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دروازہ کر اس کر گیا تھا۔ اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”کلارنٹ اب ہمیں لباس اسلحہ اور میک اپ کا سامان چاہئے اور

پوری قوت استعمال کرنی ہے۔ اس لئے اس نے مجھے کہا تھا کہ جب اس بات کا علم ہو جائے کہ ڈاکٹر عالم رضا کہاں ہے تو میں اسے مطلع کر دوں چنانچہ کنسانا میں جیسے ہی مجھے اطلاع ملی کہ لیبارٹری کنسانا کے قریب ایرک فیلڈ میں ہے میں نے چیف کو اطلاع دے دی۔ اس پر چیف نے اسے کال کیا اور پھر جوابی طور پر اس نے کہاں کا پتہ بتا دیا کہ وہ کہاں ہمارا انتظار کرے گا۔ چنانچہ چیف نے کہاں کے پتے سے مجھے مطلع کر دیا۔ اب یہ کلارنٹ ڈاکٹر عالم رضا کو اپنی ریاست لے جائے گا۔ یہ ریاست ایسی ہے جو انتہائی دور دراز واقع ہوئی ہے اور اس قدر ڈوبلیڈ بھی نہیں ہے جتنی اکیرمیا کی دوسری مشہور ریاستیں ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ریاست اکیرمیا کی سرحد پر واقع ہے۔ اس لئے کلارنٹ ڈاکٹر عالم رضا کو اپنی ریاست کنارڈے لے جائے گا اور پھر کنارڈے سے ڈاکٹر صاحب! طینان سے پاکیشیا پہنچ جائیں گے جب کہ بلیک تھنڈر ونگٹن ناراک اور وہاں سے پاکیشیا جانے والی فلائٹس اور راستوں کو ہی چیک کرتی رہے گی“..... عمران نے جواب دیا تو جولیا اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ نے پہلے ہی یہ سارا سیٹ اپ کر رکھا تھا“..... صفدر نے کہا۔

”ہاں کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کو لیبارٹری سے باہر نکالنا اگر مشن کا پہلا مرحلہ ہے تو دوسرا مرحلہ انہیں پاکیشیا پہنچانا ہوگا اور اگر ہم خود اس دوسرے مرحلے میں ملوث ہو گئے تو پھر لیبارٹری کو

بونی نے میز پر موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور منبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”بلیک ایگل کلب“..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”بونی بول رہی ہوں۔ مارٹن سے بات کراؤ“..... بونی نے حکمائے لہجے میں کہا۔

”یس مس“..... دوسری طرف سے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
 ”ہیلو مارٹن بول رہا ہوں مس“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”مارٹن ڈامر کو جانتے ہو“..... بونی نے کہا۔

”ڈامر کو۔ یس مس۔ اچھی طرح جانتا ہوں“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”اس ڈامر کو فوری طور پر اغوا کر کے سپیشل اڈے پر پہنچا دو۔ اس طرح کہ اس کے کسی آدمی کو بھی معلوم نہ ہو سکے“..... بونی نے کہا۔
 ”یس مس“..... دوسری طرف سے مختصر لفظوں میں جواب دیا گیا۔
 ”میں انتظار کر رہی ہوں تمہاری کال کا۔ بونی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”مجھے اجازت مس“..... جیمز نے کہا۔

”ہاں تم جاؤ لیکن خیال رکھنا ہو سکتا ہے کہ ہمارے اس اڈے تک پہنچنے سے پہلے ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے نکل جائیں۔ تم نے اپنی چیکنگ بہر حال جاری رکھنی ہے“..... بونی نے کہا۔

اختیار آگے کی طرف جھک آئی۔

”مہاں کنسانا میں۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ جلدی بتاؤ“..... بونی کے لہجے میں بے پناہ اشتیاق تھا۔

”مس یہ لوگ مقامی بد معاش ڈامر کی پناہ میں ہیں۔ ڈامر نے انہیں اپنے ایک مخصوص اڈے میں رکھا ہوا ہے“..... جیمز نے جواب دیا۔

”ڈامر اوہ اچھا لیکن ڈامر تو بہت چھوٹا سا بد معاش ہے۔ اس کا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیسے تعلق بن گیا“..... بونی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”میں نے سنا ہے مس کہ ڈامر کے تعلقات کسی ایسے آدمی سے ہیں جس کا نام کلارنٹ ہے اور جو ایکریمیا کی کسی دور دراز ریاست کا کنگ کہلاتا ہے۔ اس کنگ کلارنٹ نے ڈامر کو عمران اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دینے کے لئے بک کیا ہے“..... جیمز نے کہا۔

”ہو نہہ تو یہ بات ہے۔ اس اڈے کا پتہ چلا“..... بونی نے اثبات میں سر ملاتے ہوئے کہا۔

”نہیں مس اس اڈے کے متعلق صرف ڈامر ہی جانتا ہے۔ اس نے اسے اپنے خاص الخاص آدمیوں سے بھی خفیہ رکھا ہوا ہے۔“ جیمز نے کہا۔

”اور یہ ڈامر ہے کہاں“..... بونی نے پوچھا۔

”اپنے جوئے خانے میں۔ ڈامر گیم کلب“..... جیمز نے جواب دیا۔

دیا تھا کہ اس کے کسی آدمی کو اس کے اغوا کا علم نہ ہو..... مارٹن نے جواب دیا۔

”کیا تم انتظار کرتے رہے ہو اس کے باہر نکلنے کا۔ اگر وہ مزید کئی گھنٹوں تک نہ نکلتا تو تم انتظار ہی کرتے رہتے“..... بوبی کا لہجہ یقیناً بے حد تلخ ہو گیا تھا۔

”نہیں مس میں نے اسے پامر بن کر فون کیا تھا۔ پامر اس کا انتہائی گہرا دوست ہے اور یہ دونوں مل کر تفریح کرتے ہیں یہ ڈامر اور پامر دونوں ہی کنسانا میں لیڈی ہنٹر مشہور ہیں۔ میں نے اسے پامر بن کر کہا کہ ایک انتہائی خوبصورت عورت اڈے پر پہنچ چکی ہے وہ فوراً آ جائے۔ اس نے وعدہ کر لیا کہ ابھی آ رہا ہے۔ لیکن پھر شاید کسی لمبی گیم کے چکر میں وہ رک گیا۔ جب وہ باہر آیا تو میرے آدمی اس کی نگرانی کے لئے موجود تھے اسے اغوا کر لیا گیا“..... مارٹن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اگر وہ پامر سے بات کر لیتا تو..... بوبی نے ہونٹ بھیجنے ہوئے کہا۔

”پامر کو پہلے ہی چیک کر لیا گیا تھا۔ وہ اپنے اڈے پر موجود نہ تھا۔ ڈامر اول تو کال ہی نہ کرتا کیونکہ اس کے اور پامر کے درمیان ایسی باتیں اکثر ہوتی رہتی ہیں لیکن اگر وہ چیک بھی کرتا تو پامر لا محالہ اڈے پر اسے نہ ملتا..... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے ٹھیک ہے۔ اب میں سپیشل پوائنٹ پر جا رہی ہوں۔“

”یس مس..... جیمز نے اثبات میں سر ملاتے ہوئے کہا تو بوبی نے میز کی درواز کھولی اور اس میں سے بڑے نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکال کر اس نے جیمز کی طرف اچھال دی۔

”یہ تمہارا انعام اچھی اطلاع دینے کا..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو مس..... جیمز نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور گڈی جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج گئی تو بوبی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”مارٹن کی کال ہے مس..... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”بات کراؤ..... بوبی نے کہا۔

”ہیلو مارٹن بول رہا ہوں مس..... چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی دی۔

”کیا ہوا..... بوبی نے پوچھا۔

”حکم کی تعمیل ہو چکی ہے مس..... دوسری طرف سے مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اتنی دیر کیوں لگائی ہے..... بوبی کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

”اس کے گیم کلب سے نکلنے کا انتظار تھا مس۔ کیونکہ آپ نے حکم

ریجنل ہیڈ کو اوٹرنے اسے دھمکی دے دی تھی کہ اگر اس نے عمران کے خلاف زرمی اختیار کی تو اس کے خلاف بھی موت کے احکامات صادر کر دیئے جائیں گے اس لئے اب وہ عمران کے خاتمے کے لئے مجبور تھی۔ جیہیز اس کے اس سیکشن کا سربراہ تھا جس کے ذمے خبری اور چیکنگ کا کام تھا۔ اس نے فوری طور پر کنسانا سے باہر جانے والے تمام ممکنہ راستوں پر نگرانی شروع کرادی تھی تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر کنسانا سے باہر نہیں گئے تو اب نہ ساسکیں اور اب جیہیز کی رپورٹ کے بعد کہ عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک کنسانا میں ہی موجود ہیں۔ اسے حرکت میں آنے پر مجبور کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار شہر کی ایک کالونی میں واقع کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ یہ کوٹھی اس کا سپیشل اڈہ تھا۔ اس لئے وہ اسے سپیشل پوائنٹ کہا کرتی تھی۔ اس نے مخصوص انداز میں تین بار کار کا ہارن بجایا تو کوٹھی کا چھوٹا پھانک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر نکل آیا۔ لیکن پھر کار میں بوبی کو پہنچا دیکھ کر وہ پھلی کی سی تیزی سے سڑ اور اس چھوٹے پھانک میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھانک کھلا اور بوبی کا اندر لے لے گئی۔ پورے کے چھپے برآمدے میں دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ بوبی کی کار کو پورے کی طرف بڑھتے دیکھ کر برآمدے کی سڑھیاں اتر کر پورے میں آگئے۔ پھر جیسے ہی بوبی کار سے اتری ان دونوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

”ڈامر کہاں ہے“..... بوبی نے ان میں سے ایک سے پوچھا۔

تم اپنے ساتھیوں کو تیار کر لو۔ میں تمہیں کال کر لوں گی اور پھر ہم نے ایک بہت بڑا شکار کھیلنا ہے۔ بہت ہی بڑا“..... بوبی نے کہا۔
 ”ٹھیک ہے مس۔ ہم تیار ہیں“..... مارٹن نے جواب دیا اور بوبی نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس کے اس مخصوص اڈے سے نکل کر سپیشل پوائنٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ وہ ایرک فیلڈ سے کنسانا متصل ہو گئی تھی۔ ریجنل ہیڈ کو اوٹرنے جب عمران اس کے ساتھیوں اور ڈاکٹر عالم رضا کی موت کا مشن اس کے سپرد کیا تو اس نے اپنی فطرت کے مطابق اس فکسڈ فریکوئنسی کے ٹرانسمیٹر پر جو اس نے خود ہی ایرک فیلڈ سے کنسانا جاتے ہوئے عمران کو دے دیا تھا تاکہ اگر کسی بھی وقت عمران یا ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرنا چاہیں تو کر لیں۔ اس نے عمران کو کھل کر بتا دیا تھا کہ ریجنل ہیڈ کو اوٹرنے کے احکامات کا مطلب میں ہیڈ کو اوٹرنے کے احکامات ہی لیا جاتا ہے اس لئے اب وہ اسے ختم کرنے پر مجبور ہو گئی ہے لیکن عمران نے جواب میں اس کے خلاف ایکشن نہ لینے کی بات کی تھی۔ گو اس کے بعد اس ٹرانسمیٹر پر دوبارہ رابطہ نہ ہو سکا تھا شاید عمران نے ٹرانسمیٹر ہی بیکار کر دیا تھا۔ لیکن وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ عمران کی یہ چال ناکام رہے گی۔ اسے معلوم تھا کہ ذہین ایجنٹ ایسی باتیں کر کے مخالف فریق کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اب تک اس کا خیال یہی تھا کہ عمران کو اگر اس کے ختم کرنے کا موقع مل گیا تو وہ ایک لمحے کے لئے بھی نہ ہنچکے گا اور چونکہ

کا تشدد کرنا پڑے گا۔ تب ہی یہ زبان کھولے گا۔..... بوبی نے غور سے ڈامر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”آپ بے فکر ہیں مس۔ لوگر کو ایسے لوگوں کی زبان کھولانے کا طویل تجربہ ہے۔..... لوگر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ لیکن یہ بات سن لو کہ میں اس وقت تک اسے مردہ نہیں دیکھنا چاہتی جب تک اس سے مکھن معلومات حاصل نہ ہو جائیں۔..... بوبی نے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا مس۔..... لوگر نے جواب دیا۔

”او۔ کے اسے ہوش میں لے آؤ۔ تاکہ اس سے ابتدائی بات چیت تو کر لی جائے۔..... بوبی نے کہا تو لوگر سر ہلاتا ہوا ڈامر کی طرف بڑھ گیا اور دوسرے لمحے کہہ تھپوں کی زوردار آوازوں سے گونج اٹھا۔ چھٹے یا ساتویں تھپ پر ڈامر جھٹکا ہوا ہوش میں آگیا۔ اس کے منہ سے خون کی لکیر سی نکل کر اس کے ہونٹوں کے کناروں سے باہر پھیلنے لگی تھی۔

”اوہ تم نے اسے زخمی کر دیا۔ چلو اسے شراب پلا دو زخمی ہونے کے معاوضے میں۔..... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا تو لوگر خاموشی سے واپس مڑا۔ اس نے دروازے کے ساتھ دیوار میں نصب الماری کے پٹ کھولے اور اندر سے شراب کی ایک بوتل نکال کر وہ واپس ڈامر کی طرف مڑ گیا۔ جب کہ ڈامر ہوش میں آنے کے بعد ہونٹ بھینچے کمرے اور سلینے کرسی پر بیٹھی ہوئی بوبی کو دیکھ رہا تھا۔

”یہ یو بیو۔..... لوگر نے کہا اور بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل

”تہہ خانے میں مس۔..... ایک آدمی نے جواب دیا۔

”لوگر کو بلاؤ اس ڈامر سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔..... بوبی نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔

”لوگر فیس موجود ہے مس۔..... اس آدمی نے اس کے پیچھے آتے ہوئے جواب دیا اور بوبی سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھ گئی سجدہ لمحوں بعد وہ تہہ خانے میں موجود بھی جہاں ایک دیوار کے ساتھ ایک بھینسے بنا آدمی زنجیروں سے جکڑا ہوا کھڑا تھا۔ لیکن وہ بے ہوش تھا۔ اس کی گردن بھی ڈھکی ہوئی تھی اور اس کا جسم بھی زنجیروں کے ساتھ تقریباً لٹکا ہوا ہی نظر آ رہا تھا۔ تہہ خانے میں ایک گنجے سردالا پہلوان نما آدمی بھی کھڑا تھا جس کے جسم پر تیز سرخ رنگ کی آدھے بازوؤں والی بیتان تھی اور اس کے ساتھ اس نے چست جینز پہن رکھی تھی۔ اس نے بوبی کو سلام کیا۔

”اسے جانتے ہو لوگر۔..... بوبی نے دیوار سے بندھے ہوئے بھینسے نما آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس گنجے سردالے پہلوان نما آدمی سے کہا اور خود وہ سلینے رکھی ہوئی کرسی کی طرف بڑھ گئی۔

”یس مس۔ یہ ڈامر ہے۔ مقامی بد معاش۔..... لوگر نے جواب دیا۔

”او۔ کے اب غور سے سنو میں نے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس کا جسم اور اس کے پھرے کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہ اڑیل طبیعت اور موٹے دماغ کا آدمی ہے۔ اس لئے اس پر خاصا خوفناک قسم

دھندہ کرتی ہو جو ہم کرتے ہیں لیکن تمہارا اور ہمارا فیملی علیحدہ علیحدہ ہے۔ اس لئے کبھی نکر اڈ نہیں ہوا..... ڈامر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا کیا فیملی ہے“..... بونی نے کہا۔

”منشیات اور شراب۔ جبکہ تم اسلحے کا دھندہ کرتی ہو..... ڈامر نے بڑے بے خوف سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اسلحہ اویہ نہیں ڈامر میں ان چھوٹے اور گھنٹیا دھندہ دس میں نہیں پڑا کرتی۔ میرا دھندہ اور ہے جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ بہر حال تمہیں یہاں اس لئے لایا گیا ہے کہ تم نے اپنی اوقات سے بڑھ کر کام میں ہاتھ ڈال دیا ہے۔ تم نے کسی کلارنٹ کی طرف سے آرڈر پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنے کسی اڈے میں پناہ دی ہوئی ہے۔ میں نے تم سے اس اڈے کے متعلق پوچھنا ہے“..... بونی نے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب یہ پاکیشیا کیا ہوتا ہے۔“ ڈامر نے حیران ہو کر کہا۔ اس نے شاید زندگی میں کبھی پاکیشیا کا نام بھی نہ سنا تھا۔

”ایشیا کا ایک چھوٹا سا ملک ہے“..... بونی نے مطمئن سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ایشیا کا۔ مگر میرا ایشیا سے کیا تعلق۔ میں زندگی میں کبھی ایشیا نہیں گیا“..... ڈامر نے جواب دیا۔

”تمہارا تعلق کلارنٹ سے تو ہے..... بونی نے کہا۔

اس کے منہ سے لگا دی اور ڈامر نے بھی بغیر کسی تکلف کے غنا غٹ شراب پینی شروع کر دی۔ لوگر نے ہاتھ اس وقت ہٹایا جب پوری بوتل ڈامر کے حلق سے نیچے نہ اتر گئی۔

”اب اس کا منہ بھی صاف کر دو“..... بونی نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا تو لوگر نے بوتل ایک طرف رکھی اور جیب سے رومال نکال کر اس نے باقاعدہ ڈامر کا منہ صاف کرنا شروع کر دیا۔

”اب ٹھیک ہے۔ ہاں تو ڈامر اب تمہارا ذہن اچھی طرح روشن ہو گیا ہوگا۔“ تجھے پہچانتا ہو“..... بونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھی طرح پہچانتا ہوں تم سڑکوں پر پھرنے والی خارش زدہ کتیا ہو“..... ڈامر نے لکھت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا تو بونی بے اختیار قبضہ مار کر ہنس پڑی۔

”گڈ۔ خاصے جی دار آدمی ہو۔ میرا تو خیال تھا کہ بس تم نے حرام کا مال کھا کھا کر جسم ہی پال رکھا ہوگا“..... بونی نے ذرہ برابر بھی برا منانے بغیر ہنستے ہوئے کہا۔

”تم نے مجھے اس طرح کیوں اغوا کرایا ہے اور کیوں یہاں ذخیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ تم جیسی خوبصورت عورت ویسے ہی حکم کرتی تو میں سر کے بل چل کر حاضر ہو جاتا“..... ڈامر نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے تم مجھے نہیں پہچانتے“..... بونی نے اس بار ہونٹ سکڑاتے ہوئے کہا۔

”اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ تمہارا نام بونی ہے اور تم یہاں دہی

اور ایک کردہ سی بدبو بھی کمرے میں پھیل گئی تھی۔
 "رک جاؤ۔ رک جاؤ بتاتا ہوں رک جاؤ"..... ٹکٹ ڈالنے
 ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور لوگر نے بوتل اونچی کر لی۔
 "بولتے جاؤ ورنہ اس جیسی کئی بوتلیں الماری میں موجود ہیں۔"
 لوگر نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا کچھ کرو میں مر جاؤں گا۔ ادہ۔ ادہ اس قدر المناک تکلیف
 میں سب کچھ بتا دوں گا۔ وعدہ رہا مگر اس کا کچھ کرو"..... ڈامر نے
 تکلیف کی شدت سے کراہتے ہوئے اور چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں
 تکلیف کی شدت سے باہر کو ابل آئی تھیں سہجرہ مسخ ہو گیا تھا اور پورا
 جسم پسینے میں شرابور نظر آ رہا تھا۔
 "پنڈتج کر دو لوگر۔ اسے واقعی بے حد تکلیف ہو رہی ہے۔" کمری
 پر خاموش۔ ہنسی ہوئی بوبی نے کہا۔

"یس مس"..... لوگر نے اسی طرح انتہائی اطمینان بھرے لہجے
 میں کہا اور واپس مڑ کر وہ ایک بار پھر الماری کی طرف گیا۔ اس نے
 تیزاب کی بوتل کو بند کر کے الماری میں رکھا اور سفید رنگ کے
 محلول سے بھری ہوئی ایک اور بوتل اٹھائی اور چیختے اور کراہتے ہوئے
 ڈامر کی طرف مڑ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور اس میں موجود
 سفید رنگ کے محلول کی دھار اس نے ڈامر کے پیر پر ڈالنا شروع کر دی
 جہاں جہاں یہ سفید رنگ کا محلول گر رہا تھا وہاں وہاں سے اٹھتا ہوا
 دھواں غائب ہوتا جا رہا تھا اور ویسے ویسے ڈامر کی چیخوں اور کراہوں

"تم نے دوسری بار یہ نام لیا ہے۔ یہ کون ہے۔ میں تو اسے نہیں
 جانتا"..... ڈامر نے کہا۔

"او۔ کے رسمی بات چیت ختم لوگر۔ اب باقاعدہ مذاکرات کا آغاز
 کرو"..... بوبی نے گردن موڑ کر لوگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس"..... لوگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا
 اور اس نے اس الماری میں سے جس سے اس نے شراب کی بوتل
 اٹھائی تھی۔ انتہائی طاقتور تیزاب کی بوتل اٹھائی اور اسے لے کر وہ ڈامر
 کی طرف مڑ گیا۔

"انتہائی طاقتور تیزاب ہے ڈامر۔ اس کا ایک قطرہ جہاں پڑے گا
 وہاں جسم کو گلا دے گا اور یہ پوری بوتل جہاں دو نوں ناگوں کو گلا
 دیتی ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہے تم ہمیشہ ہمیشہ کے معذور ہو جاؤ
 گے سہتاخچہ جہاں بہتی اسی میں ہے۔ تم ان صاحب کے سوالوں
 کا درست جواب دے دو"..... لوگر نے ڈامر کی طرف بڑھتے ہوئے اور
 اس طرح سے بگھاتے ہوئے کہا جیسے کوئی استاد کسی کند ذہن بچے کو
 بگھاتا ہے۔

"جب میں جانتا ہی نہیں ہوں تو بتاؤں کیا"..... ڈامر نے جواب
 دیا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک کربہ جھج نکلی اور پھر تو
 جیسے چیخوں کا طوفان آگیا۔ لوگر نے بوتل کھول کر اس میں سے تیزاب
 ڈامر کے دائیں پیر میں پھینکے ہوئے بوٹ پر ایک دھار کی صورت میں
 اندر پلٹنا شروع کر دیا تھا اور بوٹ اور پیر میں سے دھواں بھی نکل رہا تھا

”اس اڈے کی تفصیل بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ وہ کہاں ہے اور کس انداز کا ہے۔ وہاں کے حفاظتی انتظامات کیا ہے“..... بونی نے کہا۔
”مجھے ایک بوتل شراب اور پلاو میں تمہیں ساری تفصیل بتا دیتا ہوں۔ مجھے شدید ترین پیاس محسوس ہو رہی ہے۔ میرا گلا خشک ہو رہا ہے“..... ڈامر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”لوگر اسے شراب پلا دو۔ اب یہ ہم سے تعاون کر رہا ہے۔“ بونی نے لوگر سے کہا اور لوگر سر ملاتا ہوا مڑا۔ ایک بار پھر اس نے اسی الماری سے شراب کی بوتل نکالی اور ڈامر کے پاس جا کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل ڈامر کے منہ سے لگا دی۔ ڈامر واقعی پیاسے اونٹ کی طرح غناخت شراب پیتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ بوتل خالی ہو گئی تو لوگر پیچھے ہٹ گیا۔ اب ڈامر کے چہرے پر پہلے جیسی ردِ نق آگئی تھی اور پھر واقعی اس نے اس اڈے سے متعلق پوری تفصیل بتا دی۔ بونی اس سے مزید سوالات کرتی رہی اور ڈامر اس کے سوالوں کے جواب دیتا رہا۔
”او۔ کے ڈامر تم نے واقعی تعاون کیا ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں آسان موت مارا جائے“..... بونی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ میں تو“..... ڈامر نے چونک کر بوکھلائے ہوئے انداز میں کچھ کہنا شروع ہی کیا تھا کہ لوگر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پستل نکالا اور اس سے پہلے کہ ڈامر فقرہ مکمل کرتا

میں بھی کمی آتی جا رہی تھی۔ بونی خاموش بیٹھی یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی۔ سفید محلول والی ساری بوتل جب لوگر نے ڈامر کے پیروں میں ڈال دی تو ایک بار پھر الماری میں اس نے بوتل ایک طرف رکھ دی اور خاموش کھڑا ہو گیا۔ ڈامر کے منہ سے اب ہلکی ہلکی کراہ نکل رہی تھی لیکن اس کا چہرہ اب خاصا پرسکون ہو گیا تھا۔

”ہاں ڈامر۔ اب سب کچھ تفصیل سے بتا دو۔ ورنہ اس بار میں اٹھ کر چلی جاؤں گی اور اس الماری میں موجود تیرا ب سے بھری ساری بوتلیں پیروں سے لے کر تھامے سر تک درجہ بدرجہ انڈیل دی جائیں گی“..... بونی نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

”کوارنٹ نے مجھے فون پر کہا تھا کہ اسے کنستائیا میں ایک ایسے اڈے کی ضرورت ہے جہاں وہ چند روز تک کچھ افراد کو رکھ سکے اور ایسا اڈہ جس کی بابت سوائے میرے کسی اور کو علم نہ ہو۔ میرے پاس ایسا اڈہ موجود تھا۔ میں نے کوارنٹ سے بھاری رقم طلب کی۔ اس نے فوراً ہی وہ رقم میرے بینک اکاؤنٹ میں جمع کرادی۔ پھر میرے اور اس کے درمیان کو ڈور ڈٹے ہوئے۔ اس کے دوسرے روز ایک اجنبی نوجوان میرے پاس آیا۔ اس نے وہی کو ڈور ڈور دوہرائے اور میں نے اسے چابی دے دی۔ اس کے بعد ابھی تک مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہاں کون رہا ہے یا رہا ہے۔ میں نے چونکہ انتہائی بھاری رقم لے لی تھی اس لئے میں اپنی جگہ مطمئن ہو گیا تھا“..... ڈامر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اڈے پر چاروں طرف سے انتہائی طاقتور ہم پھینکو۔ اس اڈے کو ہنس
ہنس کر دو۔ اس طرح کہ اندر موجود افراد کے پرچے اڑ جائیں۔" بوبی
نے کہا۔

"میں مس..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھی طرح سن لو کہ اس اڈے میں دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ
موجود ہیں۔ اگر انہیں ذرا بھی وقت مل گیا تو پھر تم اپنے ساتھیوں
سمیت عبرت ناک موت مارے جاؤ گے۔ اس بات کا خاص طور پر
خیال رکھنا۔" بوبی نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مس۔ میری اور میرے گروپ کی تو زندگی ہی
ایسے کھیل کھیلنے میں گزر گئی ہے۔" دوسری طرف سے مارٹن نے
پہلی بار ذرا لمبی بات کرتے ہوئے کہا۔

"جب اڈہ تباہ ہو جائے تو اندر جھٹتے افراد کی لاشیں بھی دستیاب
ہوں سب کو سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دینا۔ میں وہیں موجود ہوں۔"
بوبی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے
پہرے پر اب ایسے تاثرات تھے جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی
موت یقینی ہو چکی ہو۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔
تو بوبی جو کرسی پر بیٹھی ایک سیگیزین کے مطالعے میں مصروف ہو چکی
تھی چونک کر سیدھی ہوئی۔ اس نے رسالہ بند کر کے میز پر رکھا اور پھر
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"میں بوبی بول رہی ہوں۔" بوبی کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

اس کے جسم پر مشین پستل کی گولیاں بارش کی طرح برسے لگیں اور
اس کا فقرہ درمیان میں ہی رہ گیا۔ بوبی خاموشی سے مزی اور سیرھیاں
چڑھتی ہوئی اس تہہ خانے سے باہر اوپر والے حصے میں آگئی۔ یہاں
ایک کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ وہ اس دفتر میں موجود بڑی سی
میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھی اور اس نے میز پر رکھے ہوئے فون
کا رسیور اٹھا یا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"بلیک ایگل کلب..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"بوبی بول رہی ہوں مارٹن سے بات کراؤ۔" بوبی نے تحکمانہ
لہجے میں کہا۔

"میں مس..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مارٹن بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی
دی۔

"مارٹن تمہارے آدمی تیار ہیں۔" بوبی نے پوچھا۔

"میں مس پوری طرح تیار ہیں۔" دوسری طرف سے مارٹن
نے کہا تو بوبی نے اسے ڈاسر کے اڈے کی تفصیلات بتائیں۔

"اچھی طرح سمجھ گئے ہو۔" بوبی نے کہا۔

"میں مس..... مارٹن نے مختصر سا جواب دیا۔ وہ شاید مختصر
بات کرنے کا عادی تھا۔

"اس اڈے پر فل ریڈ کر دو جو نظر آئے گویوں سے اڑا دو بلکہ اس

ہاتھ بڑھا ہی رہا تھا کہ آپ کی کال آگئی۔ ہم نے ان پاکیشیائی بھجنوں کو تلاش کر لیا ہے وہ ایک جیب میں سوار ہیں۔ وہ پانچ مرد اور ایک عورت پر مشتمل ہیں۔ ان کی تعداد کی بنا پر انہیں چیک کیا گیا۔ پھر اس جیب کے نمبر چیک کیے گئے تو مس پتہ چلا کہ اس جیب کا تعلق مقامی بد معاش ڈامر سے ہی ہے۔ اس سے ہمیں پوری طرح تسلی ہو گئی کہ یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ کنسانا کے شمال مغرب میں واقع ایر فورس کے سپیشل ٹرانسمیز اسٹیشن طرف جا رہے ہیں۔ جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ اسٹیشن کنسانا سے کتنے فاصلے پر ہے“..... بوبی نے کہا۔
 ”تین سو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ مکمل طور پر ایر فورس کے قبضے میں ہے لیکن نجانے یہ لوگ کیوں ادھر جا رہے ہیں“..... جیمز نے کہا۔
 ”جہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ وہاں جا رہے ہیں“..... بوبی نے پوچھا۔

”مس ہم ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس وقت ان کی جیب اس طرف جانے والی سڑک پر مڑ چکی ہے اور اس سڑک پر اور کوئی قصبہ یا آبادی نہیں ہے۔ یہ سڑک اسی اسٹیشن پر ہی جا کر ختم ہوتی ہے۔ ہمارے آدمی وہیں رک گئے ہیں تاکہ اگر یہ لوگ ڈاج دینے کے لئے جا رہے ہیں تو واپس آئیں گے۔ ورنہ ان کے پیچھے جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے“..... جیمز نے کہا۔

”کہیں وہ راستے سے ہی مڑ کر بغیر سڑک کے کسی طرف نکل

کیونکہ اسنا تو وہ سمجھ رہی تھی کہ کال مارٹن کی طرف سے ہی ہوگی۔
 ”مارٹن بول رہا ہوں مس۔ آپ کے حکم کی مکمل تعمیل کر دی گئی ہے۔ لیکن مس تباہ شدہ اڈے سے صرف دو مقامی افراد کی لاشوں کے ٹکڑے ملے ہیں اور یہ دونوں ڈامر کے کلب کے آدمی ہیں۔“ مارٹن نے اختیار اچھل پڑی۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ وہاں تو عمران اور اس کے ساتھی موجود ہونے چاہئیں تھے“..... بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 ”نہیں مس۔ وہاں ان دو مقامی افراد کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ البتہ اس علاقے کے ایک آدمی سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے پانچ مردوں اور ایک عورت کو ایک جیب میں سوار ہو کر ریڈ سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل وہاں سے جاتے ہوئے دیکھا تھا“..... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ تو یہ لوگ پہلے ہی نکل گئے تھے۔ دیری بیڈ۔ او کے میں جیمز سے معلوم کرتی ہوں“..... بوبی نے کہا اور ہاتھ مار کر اس نے کمریڈل دبایا اور پھر ٹون آجانے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”جیمز بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہونے پر جیمز کی آواز سنائی دی۔

”بوبی بول رہی ہوں جیمز“..... بوبی نے کہا۔
 ”اوہ مس میں آپ کو کال کرنے کے لئے رسیور اٹھانے کے لئے

جانتیں۔"۔ بوبی نے کہا۔

نہیں مس سوائے کھیتوں اور بنجر زمین کے ادھر ادھر اور کوئی قابل ذکر چیز نہیں ہے جس طرف یہ لوگ جائیں گے..... جیڑنے کہا۔

”لیکن یہ ایر فورس اسٹیشن پر کیوں جا رہے ہوں گے۔ وہاں ان کا کیا کام ہو سکتا ہے“..... بونی نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
 ”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں مس“..... جمیز نے بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے تم وہیں نگرانی کراؤ۔ اگر یہ لوگ واپس آئیں تو تم نے فوری طور پر سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع کرنی ہے۔“..... بوبی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے انہی اور اس نے ایک طرف دیوار میں موجود الماری کھولی اور اس کے اندر موجود ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر تیزی سے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن دبایا اور کال دینا شروع کر دی۔

یہ سیشن ہینڈ کو آرٹر..... مشین آواز سنائی دی اور کوڈ وغیرہ
دوہرانے کے بعد سیشن ہینڈ کو آرٹر کا چیف جیکسن لائن پر آگیا۔

”بونی بول رہی ہوں جیکسن اور ”..... بونی نے کہا۔

”ہاں کیا رہا مشن کا اور“..... دوسری طرف سے جیکسن نے پوچھا تو بوبی نے اسے اب تک ہونے والی ساری کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

EZ.COM/FORUMS

”پانچ مرد اور ایک عورت۔ اس کا مطلب ہے بوبی کہ انہوں نے
ڈاکٹر عالم رضا کو یا تو کسی خفیہ طریقے سے ڈاپس بھجوا دیا ہے یا پھر
انہوں نے اسے کہیں چھپا رکھا ہے۔ سیکشن ہیڈ کو اورٹرنے تمام ایئر
پوسٹس اور بحری راستوں پر باقاعدہ نگرانی کے احکامات بھی جاری کر
دیئے ہیں اور خصوصی کیمبرے بھی پہنچا دیئے ہیں۔ جن میں میک اپ
کے باوجود ڈاکٹر عالم رضا کو شناخت کیا جاسکتا ہے اور ابھی تک اس
کے متعلق کہیں سے بھی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی اور۔۔۔ جیکین
نے کہا۔

”تم ڈاکٹر عالم رضا کو رو رہے ہو جب کہ مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت آخر ایئر فورس اسٹیشن کی طرف کیوں جا رہا ہے۔“ یہ لوگ وہاں جا کر کیا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد کیا ہے اور..... بونی نے تلخ لہجے میں کہا۔

ہاں واقعی یہ قابل غور بات ہے۔ تم دس منٹ بعد مجھے دوبارہ
ال کرنا میں اپنے خاص ذرائع سے معلوم کراتا ہوں کہ ایئر فورس کے
س اڈے پر ایسی کیا بات ہے کہ یہ لوگ وہاں جا رہے ہیں اور اینڈ
ل..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو
گیا۔ بوبی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور کلائی پر
وجود گھڑی میں وقت دیکھ کر اس نے ایک بار پھر وہی رسالہ اٹھایا
وہ پہلے پڑھ رہی تھی۔ پھر دس منٹ بعد اس نے رسالہ رکھا اور ایک
پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

کی آواز سنائی دی اور بوبی نے جواب میں اسے سیکشن ہیڈ کو ارٹری ہدایات کی تفصیل سے آگاہ کر دیا۔

”مس ایئر فورس کے ہیڈ کو ارٹر کے گرد حملہ کرنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ وہاں فوجی چھاؤنی بھی ہے اور پولیس ہیڈ کو ارٹر بھی۔ اس لئے ہم اسی ناکہ بندی پر ہی موجود رہیں گے۔ ایئر فورس والے عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر لامحالہ واپس سے گزریں گے اور تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ وہ کھلی جگہ ہے وہاں ہم جس طرح چاہیں گے بغیر کسی مداخلت کے ریڈ کر سکیں گے“..... مارٹن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ سپیشل پوائنٹ پر آ جاؤ۔ میں تمہارے ساتھ وہاں جاؤں گی میں اس ریڈ میں خود شامل ہونا چاہتی ہوں“..... بوبی نے کہا۔

”جیسے آپ کا حکم مس“..... دوسری طرف سے مارٹن نے جواب دیا۔

”فوراً آ جاؤ“..... بوبی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی پھر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اسے الماری میں رکھا۔ الماری بند کی اور پھر میز پر پڑے ہوئے رسالے کو دراز میں رکھ کر وہ اس دفتر سے باہر آ گئی۔

”کچھ تپہ چلا جیکسن اور“..... جیکسن کے لائن پر آنے کے بعد بوبی نے پوچھا۔

”صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایئر فورس کا ایک انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر نصب ہے۔ اس ٹرانسمیٹر سے اس پوری ریاست کے ایئر فورس اڈوں کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ ویسے میں نے ایئر فورس کی اعلیٰ کمانڈ میں موجود اپنے خاص آدمیوں کو الرٹ کر دیا ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس اڈے پر پہنچتے ہی گرفتار کر لیا جائے گا اور پھر انہیں کنسانا میں ایئر فورس کے ہیڈ کو ارٹر لے آیا جائے گا۔ تم اپنے آدمی اس ہیڈ کو ارٹر کے گرد پھیلا دو جیسے ہی ان لوگوں کو وہاں لایا جائے تم ان پر ریڈ کر کے ان کا خاتمہ کر دو اور“..... جیکسن نے کہا۔

”او۔ کے اور اینڈ آل“..... بوبی نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور مارٹن کو فون کرنے میں مصروف ہو گئی تاکہ اسے کنسانا ایئر فورس کے ہیڈ کو ارٹر کو گھیرنے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کے بارے میں ہدایات دے سکے۔

”بلیک ایگل کلب“..... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

”مارٹن سے بات کرو میں بوبی بول رہی ہوں“..... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس مس“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو مس میں مارٹن بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ہی مارٹن

ہیں..... عمران نے کہا۔

”ہاں تو پھر..... جو لیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تو بھوتوں اور چڑیلوں کو دس پہنچانا چاہئے۔ شہر دس میں ان کا کیا کام..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے

صفدر اور خاور دونوں ہنس پڑے۔

”تو تم ہمیں بھوت اور چڑیل سمجھتے ہو..... جو لیا نے سر ہلاتے

ہوئے کہا۔

”میں نے کب کہا ہے کہ تم بھوت اور چڑیل ہو..... عمران نے

کہا۔

”ابھی خود ہی تو کہہ رہے ہو..... جو لیا نے کہا۔

”میں نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ بھوتوں اور چڑیلوں کو ویران

علاقوں میں پہنچانا چاہئے۔ شہر میں ان کا کیا کام..... عمران نے جواب

دیا۔

”سیدھی طرح بتاؤ کہ ادھر کیوں جا رہے ہو۔ اب اگر جو اس کی تو

سر توڑ دوں گی..... جو لیا نے کوئی جواب نہ بن آنے پر بھنائے ہوئے

لجے میں کہا۔

”مس جو لیا میں بتاتا ہوں۔ اس طرف ایئر فورس کا ٹرانسمیٹر

اسٹیشن ہے اور عمران صاحب نے کلائنٹ کے ذریعے جو خاص قسم کا

ٹرانسمیٹر منگوایا ہے۔ ظاہر ہے اس کی مدد سے یہ وہاں جا کر کوئی کام

سرا انجام دینا چاہتے ہیں..... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل

”جیب خاصی تیز رفتاری سے ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی

طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خود عمران تھا جب کہ

جانیز سیٹ پر جو لیا بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹوں پر باقی ممبر تھے۔ وہ

سب نئے میک اپ اور بدلے ہوئے لباسوں میں تھے۔ جیب انہیں

کلائنٹ کی طرف سے مہیا کی گئی تھی۔

”عمران یہ ادھر ویران علاقے کی طرف کیوں جا رہے ہو..... جو لیا

نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”حق۔ حق دار کو پہنچانے جا رہا ہوں..... عمران نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیسا حق اور کسے پہنچانے جا رہے ہو..... جو لیا نے

چونک کر پوچھا۔

”سنا ہے ویران علاقوں میں بھوتوں اور چڑیلوں کے گھر ہوتے

نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایسا اسٹیشن ہے؟"..... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"عمران صاحب کنسانا کا نقشہ بڑے غور سے دیکھ رہے تھے۔ میں نے بھی اسے دیکھا اور پھر عمران صاحب نے میرے سامنے اس اڈے کے گرد دائرہ لگایا۔ اس کے بعد انہوں نے ولنگٹن کسی سمتہ کو فون کیا اور اس سے اس اڈے کے بارے میں تفصیل سے بات کی۔"..... کیپٹن تشکیل نے جواب دیا۔

"لیکن ہم اس وقت کہاں تھے؟"..... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ سب اس وقت میک اپ اور لباس بدلنے میں مصروف تھے پھر جب آپ واپس آئے تو میں چلا گیا۔ اس لئے مجھے بعد میں معلوم نہیں ہو سکا کہ بعد میں عمران صاحب کی سمتہ سے کیا بات ہوئی یا کیا پروگرام طے ہوا اور چونکہ نقشہ میرے ذہن میں ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ یہ سڑک اس اسٹیشن کی طرف ہی جاتی ہے؟"..... کیپٹن تشکیل نے جواب دیا۔

"کیا کیپٹن تشکیل درست کہہ رہا ہے؟"..... جولیا نے خاموش بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں کیپٹن تشکیل درست کہہ رہا ہے؟"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تم خود بھی بات نہ بتا سکتے تھے۔ خواہ خواہ بھوتوں چڑیلوں کی

بات شروع کر دی تھی؟"..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے جو دیرانے کی بات کی تھی اور دیرانے کے ذکر سے تو یہی بات ہو سکتی تھی۔ اگر تم دیرانے کی بجائے کھیت کہتیں تو پھر میں تمہیں ان کیزوں کی تفصیلات بتانا شروع کر دیتا جو فصلوں پر حملہ آور ہوتے ہیں؟"..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ جیب میں موجود سب افراد بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کس منصوبے کے تحت وہاں جا رہے ہیں عمران صاحب؟" اس بار صفدر نے کہا۔

"نرا نمینز اسٹیشن کی سر کرنے؟"..... عمران نے جواب دیا۔

"دیکھو عمران ہم تمہارے ملازم یا غلام نہیں ہیں۔ کچھ اس لئے ہمارے ساتھ تم ایسا رویہ مت اختیار کیا کرو؟"..... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک نام تو رہ ہی گیا ہے اور اسی میں ساری موسیقیت ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا نام؟"..... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"غلام کے ساتھ ایک نام کنیز کا بھی ہوتا ہے۔ کیسا موسیقیت سے پر لفظ ہے۔ اسے سن کر دل کی تمام کنیزکیاں کھل جاتی ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تم مردوں کی فطرت ہے۔ تم عورتوں کو کنیز کے علاوہ کچھ

تم بھی سوچ کچھ کر بات کیا کرو..... جولیانے صفدر کو بھی تھماڑ دیا تھا۔

”سوری مس جولیا۔ میں نے تو صرف مذاق کیا تھا۔ دوسری بات یہ کہ آپ خواہ توہ عمران صاحب سے ضد کر رہی ہیں۔ انہوں نے پہلے کبھی کچھ بتایا ہے۔ جواب بتائیں گے.....“ صفدر نے کہا۔

”یہی تو مصیبت ہے۔ اسے ہمارے جذبات سے کھیلنے ہوئے لطف آتا ہے۔ دیکھ لیتا مس جولیا جس قدر اصرار کریں گی یہ استہابی پھیلنا چلا جائے گا.....“ تنویر نے موقع غنیمت جلتے ہوئے فوراً ہی جولیا کو چیلنج کرنے کے سے انداز میں کہا۔

”تو تم نہیں بتاؤ گے.....“ جولیانے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا ”کیا بتاؤں.....“ عمران نے اس طرح حیران ہو کر پوچھا جیسے اسے سرے سے کسی بات کا علم ہی نہ ہو۔

”جیپ روکو۔ فوراً روکو۔ ابھی اسی وقت.....“ جولیانے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”کیوں.....“ عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ”میں یہاں اتر جاؤں گی۔ میں آگے نہیں جاؤں گی.....“ جولیانے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

”لیکن ابھی تو ویرانہ نہیں آیا.....“ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اپنا سر دوسری طرف کر لیا اور جولیا کا تھوپڑی قوت سے سیٹ کے عقبی حصے پر پڑا جو ظاہر ہے

”.....“ جولیانے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کا اشارہ کچھ گئی تھی۔

”کنز فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہوتا ہے خزانہ۔ اس لحاظ سے کنیز کا مطلب ہوا خزانے والی یا خزانہ رکھنے والی اور خواتین کے پاس ہی حسن کا خزانہ ہوتا ہے۔ اب چریلوں کے پاس تو ہونے سے رہا.....“ عمران نے باقاعدہ فلسفہ تھماڑتے ہوئے کہا۔

”تم سے خدا کچھ نجانے کون کون سی زبان کے لفظ اور ان کے معنی پڑھتے رہتے ہو۔ بہر حال چھوڑو اس خزانے اور کنیز کو سیدھی طرح بتاؤ کہ وہاں تم کیوں جا رہے ہو.....“ جولیانے کہا۔

”اگر تم وعدہ کرو کہ کسی اور کو نہ بتاؤ گی تو میں بتا دیتا ہوں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور کو کیا مطلب.....“ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم سب ساتھی ہیں اور دوسری بات یہ کہ جب تم بولو گے تو ظاہر ہے میرے ساتھ ساتھ یہ سب بھی سن لیں گے.....“ جولیانے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ بے شک سن لیں لیکن تم نے نہیں بتانا اور دوسری بات یہ کہ جب میری اور تمہاری بات ہو گی تو یہ سب اور میں شامل ہو جاتے ہیں بہر حال ذاتی معاملات تو ذاتی ہی ہوتے ہیں.....“ عمران نے کہا۔

”ہم نہیں سن رہے عمران صاحب آپ بالکل ذاتی معاملات ڈسکس کریں.....“ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”یہ کیا بکواس ہے۔ مشن کے معاملات ذاتی کیسے ہو گئے۔“ صفدر

عظیم کی لیبارٹری سے ڈرائیں۔ ایک بار نہیں لاکھ بار سن لیں۔
عمران نے کہا۔

"خدا تم سے پوچھے۔ تم ہو ہی ٹیڑھی کھیر"..... جو لیا نے بڑے
بے بس سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ کو ٹیڑھی کھیر ہوں۔ کھیر کیسے ٹیڑھی یا سیدھی ہو سکتی
ہے۔ وہ تو یا تپھی ہو سکتی ہے یا پھسکی"..... عمران نے کہا تو جو لیا
اس بار پھسکی سی ہنسی ہنس دی۔

"چلو پھسکی کھیری ہی"..... جو لیا نے ہنستے ہوئے کہا۔
"اب کیا کہوں جب مٹھاس ہی پھسکی کو میٹھا کرنے پر رخصتا مند نہ ہو
تو کیا کیا جاسکتا ہے"..... عمران نے کہا تو جو لیا نے بے اختیار منہ
دوسری طرف پھیر لیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔
اچانک عمران کی جیب سے نوں نوں کی آواز سنائی دینے لگیں اور وہ
سب یہ آواز سن کر چونک پڑے۔ عمران نے جیب کی رفتار آہستہ کی
اور پھر اسے سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ اس کے بعد اس نے جیب سے
چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ایس۔ ایس۔ کاننگ اوور"..... ایک بھاری سی مردانہ آواز
سنائی دی۔

"ایس اے۔ اے ایڈنگ اوور"..... عمران نے لہجہ بدل کر
بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹی۔ ٹی جہارے خلاف ہو گیا ہے۔ تمہیں گرفتار کرنے اور واپس

عمران کے سر نہ ہٹانے پر اس کے سر پر ہی پڑتا۔

"میں کہتی ہوں رو کو جیب"..... جو لیا کو اور زیادہ غصہ آگیا۔
"مس جو لیا کیا آپ کو چیف نے مشن سے پہلے آگاہ نہیں کیا تھا کہ
اگر آپ نے اس قسم کے رویے کا اظہار کیا تو آپ کو سزا بھی دی جاسکتی
ہے"..... اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم بتاتے کیوں نہیں۔ کیا تمہیں چیف نے منع کر رکھا ہے
کہ تم ہمیں کچھ نہ بتاؤ"..... جو لیا نے بھٹائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جو لیا ہمارا مشن بلیک تھنڈر کے خلاف ہے۔ کیا آپ کا
خیال ہے کہ ہماری باتیں اس جیب کے اندر ہی رہ جائیں گی۔" عمران
نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو اور کون سنے گا۔ کیا ہوائیں سنیں گی۔ دیکھو مجھے بچی نہ
بکھو"..... جو لیا کو اور زیادہ غصہ آگیا۔

"مس جو لیا عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ آپ ضد نہ کریں
بلیک تھنڈر واقعی سائنسی طور پر انتہائی طاقتور تنظیم ہے اور ان کی وہ
لیبارٹری جہاں سے زیادہ دور بھی نہیں"..... اچانک کیپٹن تشکیل
نے کہا تو جو لیا چونک پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اوہ سوری۔ مجھے خیال نہ رہا تھا۔ آئی ایم سوری
عمران"..... جو لیا نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ہم ان کی لیبارٹری سے کوئی ڈرتے ہیں۔ کمال ہے۔
یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ اور کسی مجرم

ہی ہے چاہے ڈیڑھ سو افراد کو ہی کیوں نہ قتل کرنا پڑے۔" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ ہمیں بھی کچھ بتائیں گے تو ہم بھی اس قتل عام میں حصہ لے سکیں گے یا آپ اکیلے ہی ڈیڑھ سو افراد کو قتل کریں گے۔" اس بار صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ واقعی قتل عام ہو گا۔ بے گناہ افراد کا قتل عام اس لئے مجھے کچھ اور سوچنا ہو گا۔" عمران نے کہا۔

"تم آخر ہمیں کیوں نہیں بتاتے۔" جو یانے ایک بار پھر جھٹلا کر کہا۔

"اس لئے نہیں بتا رہا تھا کہ کوئی خاص بات نہ تھی۔ سب معاملات طے ہو گئے تھے۔ لیکن اب بتانا ضروری ہو گیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹر عالم رضا کی برآمدگی کے بعد اب اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہمارا مشن ہے۔ میں جب ڈاکٹر سامن کے اسسٹنٹ کو ساتھ لے کر اندر گیا تو میں نے دیکھا کہ واقعی اس لیبارٹری کو ہر لحاظ سے ناقابلِ ترمیم بنا دیا گیا ہے۔ میں ویسے فی ایس ساتھ لے گیا تھا۔ لیکن میں نے اسے جان بوجھ کر وہاں نصب نہیں کیا تھا۔ کیونکہ میں نے وہاں ایسی مشین دیکھی لی تھی جو اسے آن ہونے سے پہلے ہی خود بخود ناکارہ کر دیتی ہے۔ لیکن فی ایس سہرا کے ساتھ وہاں نصب کی جاسکتی تھی۔ لیکن فی ایس سہرا کیمرہ یا اور دوسرے سپر پاورز کے سنورز میں تو ہو سکتی ہے ہمارے پاس نہیں ہو سکتی اس لئے میں نے فی ایس سہرا کو صرف چکر ہی دیا تھا تاکہ دقت

ایئر ہیڈ کو ارٹھر پہنچانے کے حکم صادر کر دیئے گئے ہیں اور۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن پہلے تو تم نے کہا تھا کہ فی۔ ٹی۔ آمادہ ہو گیا ہے اور۔" عمران نے کہا۔

"ہاں لیکن ڈسٹنکشن سے کسی بہت بڑے افسر کی کال آئی ہے۔ اس کے بعد صورت حال بدل گئی ہے۔ تم واپس چلے جاؤ۔ ورنہ گرفتاری یقینی ہے اور۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو وہاں کل کتنے افراد ہیں اور۔" عمران نے یکجہت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈیڑھ سو سے زائد مسلح افراد یہاں موجود ہیں اس لئے ایسا کوئی خیال ذہن میں نہ لانا اور۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی راستہ بتاؤ۔ ہم نے صرف ایک کال کرنی ہے اور بس۔" اور۔" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوری اے۔ اے۔ اب ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے الرٹ کر دیا گیا ہے میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اور اینڈ آف۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیٹے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے جہرے پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات ابھرتے تھے۔

"کیا ہوا۔ یہ کس کی کال تھی۔" جو یانے نے کہا۔

"سارا منصوبہ گڑبڑ ہو گیا۔ لیکن ہم نے بہر حال اسے مکمل تو کرنا

کے عوض مجھے ایک کال کرنے کا موقع دلادے۔ سمجھنے کا کام کرنے کا وعدہ کر لیا اور پھر اس نے مجھے فون پر بتایا کہ اڈے کے انچارج جس کا نام نسائی ہے۔ اس سے بات چیت طے ہو گئی ہے اور یہ بات چیت وہاں کے ٹرانسمیٹر ہاؤس کے انچارج سارجنٹ کے ذریعے ہوئی ہے۔ اس لئے میں سارجنٹ کو کال کر کے اس سے تفصیلات طے کر لوں۔ لیکن نام کی بجائے ایس ایس کا کوڈ استعمال کروں اور سمجھنے ہی بتایا کہ اس نے ایس ایس کو میرے نام کا کوڈ اے اسے بتا دیا ہے۔ چنانچہ میں نے ایس ایس سے بات کی۔ اس نے کہہ دیا کہ انچارج سے بات مکمل ہو چکی ہے۔ میں وہاں پہنچ جاؤں مجھے کال کرادی جائے گی۔ چنانچہ ہم اس اڈے کی طرف روانہ ہو گئے۔ لیکن اب ہمارے سامنے ایس ایس کی کال آگئی ہے کہ نسائی جس کے نام کا کوڈ ٹی ٹی ہے۔ خلاف ہو گیا ہے بلکہ اس نے ہماری گرفتاری کی تیاریاں بھی کر لی ہیں اور کسی اعلیٰ افسر کے کہنے پر ایسا ہوا ہے۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

لیکن وہ اعلیٰ افسر کون ہو سکتا ہے..... جو لیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

میرا آئیڈیا ہے کہ ہماری اس اڈے کی طرف روانگی کا علم بلیک تھنڈر کو ہو چکا ہے اور بلیک تھنڈر نے یہ انتظامات کرائے ہوں گے۔ ہمیں وہاں ہلاک بھی کیا جاسکتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہاں ڈیڑھ سو افراد ہیں پھر سرکاری اسٹیشن ہے۔ اس لئے انہوں نے وہاں ہمیں مارنے کی

حاصل کیا جاسکے۔ البتہ لیبارٹری کی تباہی کے لئے میں نے وہاں ایک اور انتظام کر دیا تھا۔ ڈاکٹر جیکسن کے اس شعبے میں ایک ماسٹر کمپیوٹر نصب تھا جو اس سارے سیکشن کو کنٹرول کرتا تھا۔ میں نے جیکسن سے اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لی تھیں۔ پھر جیکسن کو ہلاک کر دیا تھا اور ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے کر باہر آگیا۔ اس ماسٹر کمپیوٹر کی جو تفصیلات میں نے حاصل کی تھیں ان کے مطابق میں انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر کی مدد سے اسے کال کر کے کنٹرول کر سکتا تھا اور پھر اس کی مدد سے اس سیکشن کے اسلحہ سٹور کو تباہ کرایا جاسکتا تھا۔ کیونکہ اس سیکشن میں انتہائی خوفناک قسم کے جدید اسلحے پر بھی ریسرچ جاری تھی اور اس کے نمونے تیار کر کے سٹور کیے گئے تھے تاکہ ان کو فائر کر کے ان پر مزید ریسرچ کی جاسکے۔ چنانچہ میں نے کلائنٹ سے وہ خاص قسم کا ٹرانسمیٹر طلب کیا۔ لیکن اس قدر پاور فل ٹرانسمیٹر دستیاب نہ ہو سکا۔ اس کے ساتھ ہی مجھے نقشے میں کنسانا کے قریب ایئر فورس کا انتہائی پاور فل ٹرانسمیٹر اڈے کا علم ہو گیا تو میں نے پلان بھی بنایا کہ اس اڈے میں نصب انتہائی پاور فل ٹرانسمیٹر کو استعمال کر کے لیبارٹری کو تباہ کیا جائے۔ چنانچہ میں نے دلنگٹن میں ایک آدمی سمجھ سے بات کی۔ سمجھ ایسا آدمی ہے جس کے تعلقات اکیڈمیا کے انتہائی اعلیٰ فوجی حلقوں میں ہیں اور وہ ان حلقوں سے ملنے والی اطلاعات کو مختلف پہنچنوں کو فروخت کر کے انتہائی خطرہ رقم کماتا ہے۔ میں نے سمجھ سے یہی کہا کہ وہ اس اڈے کے انچارج سے بات کر کے معاوضے

تاروں کی باڑ چلی جا رہی تھی۔ جگہ جگہ چینگنگ ٹاور بھی بنے ہوئے تھے۔ چیک پوسٹ گارڈ کھڑا ہوا تھا۔ ایک سائیڈ پر ایک کمرہ تھا اور اس وقت وہاں چار بادری مسلح افراد کھڑے نظر آ رہے تھے۔ عمران نے جیب چیک پوسٹ کے قریب جا کر روک دی۔ ایک مسلح آدمی تیزی سے عمران کے قریب آیا۔

”انچارج جناب نساکی سے کہیں کہ ان کے مہمان صفائی آئے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”آپ لوگ نیچے اتر آئیں۔ جیب آپ کو ہمیں چھوڑنی ہو گی اور آپ کو تلاشی دینی ہو گی۔ پھر آپ کو جناب نساکی تک پہنچا دیا جائے گا۔ وہ اپنے آفس میں آپ کے منتظر ہیں“..... اس مسلح آدمی نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ انہوں نے گرفتاری کے لئے کیا پلاننگ کی ہے۔ شاید انہیں بتا دیا گیا تھا کہ آنے والے سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اس لئے وہ انہیں باقاعدہ پلاننگ کے تحت گرفتار کریں۔

”ٹھیک ہے۔ ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے“..... عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور اس کے نیچے اترتے ہی باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

”کیرہ تو لے لیں“..... عمران نے کہا۔

”سوری قانون کے مطابق اس اسٹیشن کی تصویر نہیں بنائی جا سکتی۔“ اس مسلح آدمی نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نساکی کی تصویر لینا تو منع نہیں ہو گا“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

بجائے گرفتار کرنے کا پروگرام بنایا۔ گرفتاری کے بعد وہ ہمیں دور لے جا کر ہلاک بھی کر سکتے ہیں“..... عمران نے جواب دیا۔

”پھر اب تم نے کیا سوچا ہے۔ ڈیڑھ سو افراد اور وہ بھی تربیت یافتہ اور ظاہر ہے وہ اس اسٹیشن میں بکھرے ہوئے ہوں گے۔ انہیں کیسے مارا جاسکتا ہے“..... جو لیا نے کہا۔

”یہی تو میں سوچ رہا ہوں۔ کال تو بہر حال کرنی ہے تاکہ لیبارٹری تباہ ہو سکے اور ہمارا مشن اختتام کو پہنچ جائے“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم وہاں جائیں۔ ہمیں گرفتار ہی کیا جائے گا۔ لیکن ہم بہر حال اڈے کے اندر تو داخل ہو جائیں گے اس کے بعد وہاں کی چونش کو کسی طرح بھی بدلا جاسکتا ہے موقع محل کو دیکھتے ہوئے“..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں اب بھی ایک حل ہے۔ بہر حال آپ سب لوگ اب ذہنی طور پر ہر ہنگامے کے لئے تیار رہیں۔ لیکن اندھا دھند اقدام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں کو شش کروں گا کہ چونش کو ذیل کر سکوں اگر کسی طرح بھی نہ ہو سکی تب جو ہو گا دیکھا جائے گا“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سٹارٹ کی اور اسے سڑک پر لے جا کر پہلے سے زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے ٹراکسمیٹر ٹاور نظر آنے لگ گیا اور پھر سڑک کا ایک موڑ مڑتے ہی انہیں دور سے چیک پوسٹ بھی نظر آ گئی۔ اس چیک پوسٹ کے دونوں اطراف میں قد آدم سے بھی اونچی خار دار

دیواروں کے ساتھ چاروں طرف کھڑے ہو گئے۔

”بیٹھیں ابھی انچارج صاحب آجاتے ہیں“..... اس مسلح آدمی نے کہا اور وہاں موجود مسلح ساتھیوں کو معنی خیز نظروں سے دیکھتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران چونکہ انتہائی اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ اسی لئے اس کے ساتھی بھی مطمئن نظر آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس کی آنکھوں پر نیلے رنگ کا چشمہ تھا اندر داخل ہوا۔

”میرا نام ٹساک ہے اور میں اس اسٹیشن کا منتظم اعلیٰ ہوں“۔ اندر آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جواب میں عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا کوڈناموں میں تعارف کرایا۔

”مجھے افسوس ہے مسٹر ولیم آپ کا کام نہیں ہو سکے گا۔ ہمیں اعلیٰ کمان کی طرف سے حکم آیا ہے کہ آپ کو گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا جائے اس لئے آپ اپنے ہاتھ بلند کر لیں۔ اگر کسی نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو اسے گولی مار دی جائے گی“..... ٹساک نے یقیناً ادنیٰ آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ارد گرد کھڑے ہوئے افراد نے اپنی گنوں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کر دیا۔

”ہم کوئی احتجاج نہیں کریں گے مسٹر ٹساک۔ آپ بے فکر رہیں۔ لیکن آپ ایک کام کریں۔ ہمیں گرفتار کرنے کے بعد علیحدہ کمرے میں ہم سے کچھ در ملاقات کر لیں۔ اس میں آپ کا ہی فائدہ ہے“۔ عمران

”نہیں کیمبرہ اندر نہیں جاسکتا۔ آئیے اس طرف کمرے میں تاکہ آپ کی تلاشی لی جاسکے۔ آپ فکر نہ کریں واپسی پر جیب مع سامان آپ کو واپس مل جائے گی“..... اس سپاہی نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”او۔ کے جیسے جہاری مرضی“..... عمران نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔ کمرے میں صرف ایک آدمی تھا۔ وہاں ان کی باقاعدہ ماہرانہ انداز میں تلاشی لی گئی۔ لیکن عمران نے پہلے ہی اسلحہ ساتھ نہ رکھا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایسے اڈوں میں سائنسی انداز میں بھی چیکنگ کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کا مقصد تو صرف ایک کال کرنا تھا۔ جس کی بات چیت باقاعدہ طے ہو چکی تھی اس لئے کسی اسلحہ کی ویسے بھی ضرورت نہ تھی۔ اس کمرے میں انتہائی جدید اور طاقتور گائیک کی مدد سے ان کی تلاشی لی گئی تھی۔

”او۔ کے آئیے“..... اسی مسلح آدمی نے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر کمرے کے اندر دینی دروازے کو کراس کر کے وہ اڈے میں داخل ہو گئے۔ کچھ فاصلے پر ایک سنگل سنوری عمارت تھی جس کے سامنے برآمدہ تھا۔ وہاں بھی دس کے قریب مسلح افراد موجود تھے۔ عمران اور ساتھیوں کو اس برآمدے میں لے جایا گیا اور پھر وہ اس مسلح آدمی کی رہنمائی میں ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے جہاں صوفے موجود تھے ان کے پیچھے وہ دس مسلح افراد بھی کمرے میں داخل ہوئے اور پھیل کر

مڑ کر اس کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس کمرے سے ایک اور کمرے میں لے جایا گیا جو پہلے کمرے کی نسبت خاصا بڑا تھا۔ اس میں ایک میز اور اس کے گرد کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ شاید یہ میننگ روم تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جب کہ ہمراہ آنے والے مسلح افراد پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد نسائی اندر داخل ہوا تو اس کے ساتھ ایک اور دبلا پتلانہ جوان بھی تھا۔

تم لوگ باہر جاؤ..... نسائی نے مسلح افراد سے کہا اور وہ سارے خاموشی سے باہر نکل گئے۔

”یہ سار جنت ہے۔ میں نے اسے اس لئے یہاں بلایا ہے تاکہ تم نے جو کچھ کہنا ہے اس کے سامنے کہو..... نسائی نے عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ سار جنت کی نظروں میں حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

”آپ مسٹر اے اے ہیں آپ کو خود خیال رکھنا چاہئے تھا..... سار جنت نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سار جنت اس بات پر حیران ہو رہا ہے کہ جب اس نے عمران کو گرفتاری کے متعلق بتا دیا تھا۔ تو پھر عمران یہاں کیوں آیا ہے۔

”مسٹر نسائی آپ نے ہمیں گرفتار کر لیا۔ آپ کو بھی حکم اعلیٰ حکام نے دیا تھا۔ آپ نے حکم کی تعمیل کر دی۔ اب آپ نے ہمیں اس

نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔
”باتیں بعد میں ہوں گی پہلے گرفتاری..... نسائی نے کہا۔
”او۔ کے جیسے آپ کی مرضی میں اپنے بازو عقب میں کر رہا ہوں۔
آپ ہتھکڑی لگالیں..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بازو خود ہی عقب میں کر لئے۔ چند لمحوں بعد کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی کلائی میں کلپ ہتھکڑی ڈال دی گئی۔ چونکہ عمران نے خود اپنی گرفتاری دے دی تھی۔ اس لئے عمران کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور چند لمحوں بعد ہی عمران کے سارے ساتھیوں کے ہاتھ عقب میں کر کے ہتھکڑیاں لگا دی گئی تھیں۔ اب نسائی کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔

”اب تو آپ کی تسلی ہو گئی نسائی۔ اب تو آپ کو کوئی خوف نہیں رہا۔ اب صرف چند منٹ مجھے علیحدگی میں دے دو پھر جس طرح آپ کا جی چاہے کرتے رہیں میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا..... عمران نے کہا

”آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ اب وہ پہلی بات ممکن ہی نہیں رہی..... نسائی نے کہا۔

”میں اس بارے میں بات نہیں کروں گا..... عمران نے کہا۔
”او۔ کے..... نسائی نے چند لمحوں خاموش رہنے کے بعد کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔

”انہیں بڑے کمرے میں لے چلو..... نسائی نے کہا اور تیزی سے

ساتیس دان دوست کو اس ماسٹر کمیوٹر کے ذریعے حکومت ایگری میا کے انتہائی خفیہ کوڈز میں ضروری پیغام دیتا ہے اور بس "..... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر سارجنٹ جہاری گارنٹی دے دے کہ معاوضہ دوگنا ہو گا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کال کرنے سے کیا فرق پڑ جائے گا کالیں تو ہر لمحہ یہاں سے ہوتی ہی رہتی ہیں"..... ٹساکی نے آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں گارنٹی دیتا ہوں جناب۔ آپ فکر نہ کریں اور کال بھی میں اپنی نگرانی میں ہی کراؤں گا"..... سارجنٹ نے فوراً ہی کہا۔

"او۔۔۔۔۔ کے انہیں لے جاؤ۔ مسلح افراد بھی وہیں ٹرانسمیٹر روم میں ہی رہیں گے میں کوئی ریسک نہیں لینا چاہتا اور مسٹر ولیم تم نے لمبی کال نہیں کرنی۔ میں نے تمہیں فوراً واپس بھیجتا ہے"..... ٹساکی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نکمر مت کریں مسٹر ٹساکی میں ایک ذمہ دار آدمی ہوں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ ٹھوڑی دیر بعد ان سب کو ٹرانسمیٹر آپریشن روم کی طرف لے جایا جانے لگا۔

"میں نے تمہیں کال بھی کی تھی لیکن تم پھر بھی لگے"۔ سارجنٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کال بے حد ضروری تھی مسٹر سارجنٹ۔ باقی باتیں بعد میں ہوتی

حالات میں اپنے ہیڈ کو اور ٹرہنچا نا ہے۔ پہنچا دیتا۔ لیکن اگر ہم یہاں سے جانے سے پہلے آپ کے ٹرانسمیٹر پر ایک کال کر لیں تو کسی کو اس کا پتہ نہ چلے گا اور آپ کو پہلے سے دوگنا معاوضہ بھی مل جائے گا"۔ عمران نے کہا تو ٹساکی کی آنکھوں میں یکھٹ چمک سی ابھرائی تھی شاید یہ دوگنے معاوضے کی وجہ سے تھی یا اس بات پر کہ وہ دونوں طرف سے سرخرو ہو سکتا ہے۔

"آپ کسے اور کس قسم کی کال کرنا چاہتے ہیں"..... ٹساکی نے جلد لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"آپ کو اعلیٰ حکام نے ہمارے متعلق کیا بتایا ہے"..... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے ان سوال کرتے ہوئے کہا۔ "یہی کہ آپ ملک دشمن ایجنٹ ہیں"..... ٹساکی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ملک دشمن ایجنٹ ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر سے کالیں نہیں کرتے رہتے۔ بہر حال آپ کے ہیڈ کو اور ٹرہنچ کر ساری بات خود بخود سامنے آ جائے گی۔ بحر اکاہل میں ایک چھوٹا سا جہیز ہے ارساگان وہاں میرا ایک ساتیس دان دوست رہتا ہے۔ جو حکومت ایگری میا کی طرف سے خفیہ طور پر ایک انتہائی خفیہ ہتھیار کی تیاری میں مصروف ہے۔ یہ لیبارٹری اس قدر جدید ہے کہ اس میں انتہائی طاقتور ماسٹر کمیوٹر نصب ہے۔ اسے خفیہ رکھنے کے لئے ایسا سسٹم رکھا گیا ہے کہ اس ماسٹر کمیوٹر سے عام طاقت کا ٹرانسمیٹر رابطہ نہیں کر سکتا۔ میں نے اپنے اس

پھیلی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ حیرت ہے۔" سار جنت نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس کے کہنے پر ایک مسخ آوی نے آگے بڑھ کر عمران کی کلب ہتھکڑی کھول دی۔

"شکریہ فکر مت کرو میں کوئی ایسی حرکت نہ کروں گا جس سے تم پر کوئی حرف آئے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر وہ آپریشنل سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران کے ساتھی ایک طرف خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ البتہ ان کی آنکھوں میں مسرت کی چمک تھی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ان کا مشن مکمل طور پر کامیاب ہونے کے قریب ہے۔

"ہیلو ہیلو آر۔ ایس۔ ای۔ ایس۔ وی۔ او۔ ٹو ون کالنگ اوور۔" عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد کال دینا شروع کر دی۔

"ٹرپل تھری۔ ایکس ای ون۔ ایم۔ سی انڈنگ اوور۔" چند لمحوں بعد ایک جالی سے ایک مشینیں آواز سنائی دی اور عمران کے سستے ہوئے چہرے پر یگھٹ اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"بلیک فی تھری ون کوڈ دوہراؤ اوور۔" عمران نے کہا۔

"بلیک فی تھری ون کوڈ۔ لائٹ سٹار ڈارک سکائی اوور۔" وہی مشینیں آواز سنائی دی۔

"بلیک فی ٹو ون کوڈ دوہراؤ اوور۔" عمران نے کہا۔

رہیں گی اور معاوضے کی فکر مت کرو۔ لٹاسی کو دو گنا معاوضہ ملے گا تو تمہیں چار گنا۔ تم بے شک سمجھ کو فون کر کے میری بات کرادینا۔" عمران نے کہا۔

"مجھے سمجھ نے کہہ دیا تھا کہ جو کچھ آپ کہیں اسے پورا کیا جائے گا اور مجھے سمجھ پر مکمل اعتماد ہے۔ اسی لئے میں نے گارنٹی دے دی تھی لیکن کیا واقعی یہ کال اس قدر ضروری تھی جس کے لئے آپ نے اتنا رسک بھی لیا ہے اور اتنا معاوضہ بھی ادا کر رہے ہیں۔" سار جنت نے کہا۔

"ہاں۔" عمران نے مختصر سا جواب دیا۔ اسی لمحے وہ ٹرانسمیٹر آپریشن روم جو خاصا بڑا اور جدید مشینری پر مشتمل تھا میں داخل ہوئے مسخ افراد اندر پہنچ کر سائیڈوں میں اسلحہ لے کر کھڑے ہو گئے۔

"فریکوئنسی بتاؤ میں کال کرادیتا ہوں۔" سار جنت نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں خود کال کروں گا۔ یہ خصوصی قسم کی کال ہے۔ تم میری ہتھکڑی صرفہ جہد منٹ کے لئے کھلوادو۔" عمران نے کہا۔

"کیا تم آپریٹ کر لو گے۔" سار جنت نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اب تم دوبارہ ہتھکڑی لگا سکتے ہو۔ میرا کام ختم ہو گیا ہے۔"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سار جنت کے اشارے پر اسی مسلح
آوی نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر عمران کے بازو عقب میں کر کے
ہتھکڑی لگا دی۔

"یہ کیسی کال تھی۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا۔"..... سار جنت
نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"خفیہ کالیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ بہر حال جہاں اے حد شکریہ
سار جنت تم نے مکمل تعاون کیا ہے۔ سمجھتے سے میں تمہاری تعریف
کروں گا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اگر تم چاہو تو ہیڈ کوارٹر میں میرا ایک آوی موجود ہے۔ میں اسے
یہاں سے کال کر دیتا ہوں وہ وہاں تمہاری حتی الامکان مدد کرے
گا۔"..... سار جنت نے آہستہ سے کہا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ جہاں اے اعلیٰ حکام خود ہی
ہمیں رہا کر دیں گے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو
سار جنت نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر وہ انہیں لے کر ٹرانسمیٹر ہاؤس
سے باہر آگیا۔ مسلح افراد بھی ان کے ساتھ ہی باہر آگئے۔ برآمدے میں
انہیں روک کر سار جنت ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ شاید
نساک کو اطلاع کرنے گیا تھا۔

"کام ہو گیا عمران صاحب۔"..... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں چار گھنٹوں بعد بلیک تھنڈر کی یہ عظیم الشان اور ناقابل

"بلیک ٹی ون ون کوڈ۔ کارٹون ہیری ورلڈ اور۔"..... مشینی آواز
نے جواب دیا۔

"بلیک ٹی ون ون کوڈ وہر اڈ اور۔"..... عمران نے کہا۔

"بلیک ٹی ون ون کوڈ لاسٹ ٹاسک اور۔"..... مشینی آواز سنائی
دی۔

"بلیک ٹی ون ون کوڈ انڈر لائن میموری تھری فیس چینج کر دو اور
نیا کوڈ وہر اڈ اور۔"..... عمران نے کہا۔

"بلیک ٹی ون ون کوڈ۔ انڈر لائن میموری تھری فیس چینج کوڈ۔
لاسٹ ہاؤس اور۔"..... مشینی آواز نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد
جواب دیا۔

"بلیک ٹی ون ون چینج کوڈ لاسٹ ہاؤس ہدایت نوٹ کر دو اور۔"
عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس اور۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب سے چار گھنٹوں بعد فکس ٹائم زبرد لائن فل چارج اور۔"
عمران نے کہا۔

"چار گھنٹوں بعد فکس ٹائم زبرد لائن فل چارج۔ او کے اور۔"
چند لمحوں بعد دوسری طرف سے مشینی آواز سنائی دی۔

"او۔ کے اور اینڈ آل۔"..... عمران نے کہا اور پھر ایک طویل
سانس لیتے ہوئے اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور سٹول سے اٹھ کھڑا

تسخیر لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی۔..... عمران نے بڑے یقین بھرے لہجے میں کہا تو سب ساتھیوں کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ چند لمحوں بعد ہی نسائی سار جنت کے ساتھ ایک کمرے سے نکل کر ان کے قریب پہنچ گیا۔

”تم نے کال کر لی مسٹر ولیم“..... نسائی نے قریب آکر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں اور اس کال کی وجہ سے شکریہ۔ فکر مت کرو تمہارا دو گنا معاوضہ تمہیں مل جائے گا“..... عمران نے جواب دیا۔

”سنو میں اعلیٰ حکام کی وجہ سے مجبور ہوں۔ ورنہ میں تمہیں رہا بھی کر دیتا“..... نسائی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تم اپنا کام کرو مسٹر نسائی۔ باقی کام ہم پر چھوڑ دو“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”او۔۔۔۔۔۔“ نسائی نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اسی کمرے میں چلا گیا جہاں سے وہ برآمد ہوا تھا۔ سار جنت بھی اس کے پیچھے اندر چلا گیا تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ دونوں باہر آگئے۔

”میں نے ہیڈ کو اس کا کال کر دی ہے کہ میں نے تمہیں گرفتار کر لیا ہے اور تمہیں ہیڈ کو اس کا رٹرن بھیجا رہا ہوں“..... نسائی نے عمران سے کہا اور تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا چیک پوسٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان کی ہی جیب

میں بیٹھا دیا گیا۔ البتہ اس بار جیب کی ڈرائیونگ سیٹ پر اسٹیشن کا ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ چند لمحوں بعد جیب ایک جھکے سے آگے بڑھی اور پھر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران ڈرائیور کی بالکل عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ جو لیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی۔ ان سب کی کلائیوں میں کلپ ہتھکڑیاں موجود تھیں۔ جیب چلتے ہی عمران نے کلپ ہتھکڑی کھولنے کی کوشش شروع کر دی۔ وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ یہ ہتھکڑی سنگل لاک ہتھکڑی ہے۔ جس کے درمیانی حصے پر موجود بن سے اسے کھولا اور بند کیا جاسکتا ہے۔ عمران نے ایک ہاتھ کی انگلیوں سے دوسرے ہاتھ کی کلائی پر بندھی ہوئی ہتھکڑی کو ممکن حد تک کھسکا کر بازو کی طرف کیا تو اس کی اس ہاتھ کی ایک انگلی آسانی سے اس بن تک پہنچ گئی اور دوسرے لمحے ہلکی سی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی دونوں کلائیاں ہتھکڑی سے آزاد ہو چکی تھیں۔ جیب اس وقت موڑ مڑ چکی تھی اور اب فرسٹ چیک پوسٹ سے جیب کو چیک نہ کیا جاسکتا تھا۔

”تمہارا کیا نام ہے جناب ڈرائیور صاحب“..... عمران نے اچانک ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جانسن“..... ڈرائیور نے مڑے بغیر جواب دیا۔

”تو مسٹر جانسن ڈرائیور روکنا۔ کیونکہ یہاں ایک خاتون موجود ہے۔ اس لئے میں وضاحت نہیں کر سکتا کہ میں جیب سے اتر کر کیا کرنا چاہتا ہوں اور تم مجھے خاصے کھدار لگ رہے ہو“..... عمران

موجود ریوالور نکال کر اپنی جیب میں ڈال لیا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں واپس مڑا اور فصل سے نکل کر جیب کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے سارے ساتھی آزاد ہو چکے تھے۔

”مجھے یقین ہے کہ بوبی اور اس کے آدمی ہمارے انتظار میں موجود ہوں گے۔ کیونکہ اعلیٰ حکام کو ہمارے متعلق کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی طرف جا رہے ہیں۔ لامحالہ بلیک تھنڈر کو ہماری ادھر جانے کی اطلاع ملی ہوگی لیکن ایک تو وہ سرکاری اسٹیشن ہے۔ دوسرا بلیک تھنڈر کو بہر حال یہ معلوم نہ ہو سکا ہوگا کہ ہمارا وہاں جانے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے۔ اسی لئے انہوں نے ہمیں گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوانے کے احکامات صادر کر دیئے۔ لیکن یقیناً وہ راستے میں ہی ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔“..... عمران نے جیب سنارٹ کر کے اسے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”جہاں سے یہ سڑک مین روڈ سے علیحدہ ہوتی ہے۔ میرا آئیڈیا ہے کہ وہاں پکٹنگ کی گئی ہوگی۔“..... صفدر نے کہا۔

”تمہارا اندازہ درست ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”تو پھر اب کیا کرنا ہے۔“..... جو لیانے کہا۔

”ہم اس پوائنٹ سے پہلے ہی گھوم جائیں گے۔ میں نے آتے ہوئے ایک بانی روڈ دائیں ہاتھ پر جاتی ہوئی دیکھی تھی۔“..... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے جیب اسی بانی روڈ پر موڑ دی۔ بانی روڈ کی تھی۔ جیب تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ کافی آگے جانے کے بعد بانی

نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ اچھا۔ میں روکتا ہوں۔“ جانسن نے یککٹ ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب ایک سائیڈ پر کر کے اسے روک دیا اسی لمحے عمران کا بازو گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود کلپ ہتھکڑی کا ایک حصہ پوری قوت سے ڈرائیور کی کھوپڑی پر پڑا تو جیب ڈرائیور کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھی۔ وہ ضرب لگنے سے چیختا ہوا سنیرنگ پر گر گیا اور پھر ایک جھٹکے سے سیدھا ہوتا ہوا تھا کہ عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور ڈرائیور بے حس و حرکت ہو گیا۔ عمران نے سب سے پہلے ہاتھ بڑھا کر جو لیا کی کلپ ہتھکڑی کھول دی۔ اس کے بعد اس نے مڑ کر ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کی ہتھکڑی کھول دی۔

”بے چارہ ضرورت سے زیادہ ہی سمجھدار تھا۔“ نجانے میری بات کا کیا مطلب سمجھ بیٹھا تھا۔ بہر حال اب میں اس سمجھدار صاحب کو فصل میں آرام کرنے کے لئے لٹاؤں۔ اس دوران تم باقی ساتھیوں کو آزادی کی نعمت سے بہرہ ور کراؤ۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا اور پھر اچھل کر وہ جیب سے نیچے اتر آیا۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈرائیور کو کھینچ کر باہر نکالا اور اسے کاندھے پر لاد کر وہ قریب ہی اکھیتوں میں گھستا چلا گیا۔ اس نے کافی اندر جا کر اسے زمین پر لٹا دیا اور پھر اس کی منہس چٹیک کی۔ منہس سے محسوس ہو رہا تھا کہ اسے دو گھنٹوں سے پہلے کسی صورت بھی ہوش نہیں آسکتا تو عمران نے اس کی تلاشی لی اور اس کی جیب میں

لڑکی نے مڑ کر اس ادھیڑ عمر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جہاں فارم میں۔ اودھ نو سہاں تو ہم دونوں کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔"..... ادھیڑ عمر نے پھانک کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن ہم سرکاری طور پر چینگنگ کرنے پر مجبور ہیں مسٹر..... عمران نے کہا۔

"بیگرڈ۔ میرا نام بیگرڈ ہے اور ان زمینوں کا میں مالک ہوں۔"..... ادھیڑ عمر نے قریب آکر کہا۔

"مسٹر بیگرڈ۔ آپ معزز آدمی ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ ہم سے تعاون کریں۔"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پھانک کھول دو مارگرٹ! انہیں چٹک کرنے دو۔ جب یہاں کوئی ہے ہی نہیں تو پھر ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔"..... بیگرڈ نے کہا تو مارگرٹ نے پھانک کھول دیا۔

"شکر ہے۔"..... عمران نے کہا اور پھانک کر اس کر کے اندر آگیا۔

اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی تھے۔

"آپ بھی ساتھ آئیے۔ تاکہ آپ کی موجودگی میں چینگنگ ہو سکے۔"..... عمران نے کہا اور پھر وہ سب اکٹھے ہی اندر دنی کمرے میں پہنچ گئے۔ عمران کا ہاتھ جیب میں موجود اس ریو الوور کے دستانے پر جما ہوا تھا جو اس نے ڈرائیور کی جیب سے نکالا تھا۔

"اب آپ دونوں ہاتھ اٹھا دیجئے۔"..... عمران نے یلخت جیب سے ریو الوور نکالتے ہوئے کہا۔ مارگرٹ بے اختیار چیخ مار کر اپنے ڈیڈی کے

روڈ درختوں کے درمیان گھر سے ہوئے ایک زرعی فارم تک پہنچ کر ختم ہو گئی۔ زرعی فارم میں ایک لینڈ کروڈ جیب کھڑی نظر آ رہی تھی لیکن آدمی کوئی نہ تھا۔ عمران نے جیب گیٹ کے قریب ردک دی۔

"ہوشیار رہنا نجانے کیسے حالات سے واسطہ پڑ جائے۔"..... عمران نے کہا اور جیب سے نیچے اتر کر پھانک کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ایک

توجوان مقامی لڑکی فارم کے برآمدے میں سے باہر آتی دکھائی دی۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا۔ وہ حیرت بھری نظروں سے عمران اور

اس کے ساتھیوں کو جیب سے اترتے دیکھتی ہوئی پھانک کی طرف آ رہی تھی۔

"آپ کون ہیں۔"..... اس لڑکی نے پھانک کے قریب آکر حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمارا تعلق سکورٹی سے ہے۔ ہم اس فارم کی چینگنگ کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ اس علاقے میں کچھ جرائم پیشہ افراد کو دیکھا گیا ہے۔"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جرائم پیشہ افراد اور یہاں۔ اودھ نہیں جناب یہاں تو صرف میرے ڈیڈی اور میں ہوں۔"..... لڑکی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کون ہے مارگرٹ۔ کس سے باتیں کر رہی ہو۔"..... اسی لمحے برآمدے میں ایک ادھیڑ عمر آدمی نے نمودار ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ڈیڈی یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کا تعلق سکورٹی سے ہے اور یہ فارم چٹک کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہاں جرائم پیشہ افراد کو دیکھا گیا ہے۔"

ایکری میا کی ایک خفیہ مہجنتی سے ہے۔ ہم سرکاری آدمی ہیں۔ ڈاکو نہیں ہیں۔..... عمران نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”سرکاری آدمی مگر۔ مگر۔ یہ۔“..... بیگر ڈنے کچھ نہ سمجھنے کے سے انداز میں کہا۔

”ہم ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر اسٹیشن سے آرہے ہیں۔ ہم کنسٹانا جانا ہے۔ لیکن ہمیں راستے میں ہی خفیہ اطلاع ملی ہے کہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کے افراد نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے راستے میں پکڑنگ کر رکھی ہے۔ اس لئے ہم ادھر آگئے ہیں۔ آپ نے ہم سے صرف استا تعاون کرنا ہے کہ ہمیں اسٹیشن سے مین روڈ کی طرف جانے والی سڑک کے علاوہ کسی اور سڑک سے کنسٹانا پہنچانا ہے اور بس۔“ عمران نے کہا تو بیگر ڈنے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”اوہ ایسا تو ہو جائے گا۔ ویسے بھی سرکاری افراد سے تعاون ہمارا فرض ہے۔“..... بیگر ڈنے اس بار مطمئن لہجے میں کہا۔

”او۔ کے اگر ایسا ہے تو پھر اسلحہ کی ضرورت نہیں ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریو الورد اہیں جیب میں ڈال لیا۔

”آپ فکر نہ کریں میں یہاں کارہننے والا ہوں۔ میں آپ کو ایسے راستے سے کنسٹانا لے جاؤں گا کہ کسی کو علم تک نہ ہو سکے گا۔“ بیگر ڈ نے کہا۔

”سینے سے جا لگی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔“

”کک کک کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ کیا ڈاکو ہو۔ مگر یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے اجناس اور بیجوں کی بوریوں کے علاوہ۔“..... بیگر ڈنے بھی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

”ہم ڈاکو نہیں ہیں اور نہ ہی ہم آپ کو کوئی نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ آپ دونوں اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ آپ نے ہم سے مکمل تعاون کرنا ہے۔ لیکن اگر آپ نے تعاون سے انکار کیا تو پھر آپ دونوں کے جسم گولیوں سے چھلنی بھی کیے جاسکتے ہیں۔“..... عمران کا ہیرہ سرد تھا۔

”کک کک کس قسم کا تعاون۔“..... بیگر ڈنے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو پہلے۔“..... عمران کا ہیرہ لکھت سرد ہو گیا۔

”اچھا اچھا۔ تم ہمیں کچھ نہ کہو تم جو تعاون چاہتے ہو ہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔“..... بیگر ڈنے کہا اور پھر وہ دونوں ہی ساتھ ساتھ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ مارگریٹ کا رنگ خوف کی شدت سے زرد ہو رہا تھا۔ ان کے کرسیوں پر بیٹھتے ہی عمران کے سامھی تیزی سے ان کے عقب میں جا کر کھڑے ہو گئے۔

”گھبراہٹیں نہیں۔ ایسا کرنا ہماری مجبوری تھی۔ کیونکہ ویسے آپ لوگوں نے ہماری بات ماننے سے انکار کر دینا تھا۔ ہمارا تعلق حکومت

موجود بھی ہوں گے تو جیب اور چہروں کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے وہ انہیں مارک نہ کر سکیں گے اس طرح وہ اطمینان سے کنسانا بچ جائیں گے۔

”مائیکل جیب میں موجود ماسک میک اپ باکس لے آؤ۔“ عمران نے کرسیوں کے عقب میں کھڑے خاور سے کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”آپ نے کنسانا کہاں جانا ہے؟“..... بیگرڈ نے پوچھا۔

”مارو کی ہوٹل کے قریب“..... بیگرڈ نے پوچھا۔

”ٹھیک ہے۔ میں پہنچا دوں گا۔ آپ فکر مت کریں“..... بیگرڈ

نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ان سب نے ماسک میک اپ سے اپنے چہرے مکمل طور پر تبدیل کر لئے تو بیگرڈ اور مارگرٹ دونوں کے چہروں پر ایسی حیرت نظر آنے لگی جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر ہی یقین نہ آ رہا ہو۔

”آپ۔ آپ۔ آپ تو جادوگر ہیں“..... مارگرٹ نے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ جادو جان بچانے کے کام آتا ہے مس مارگرٹ۔ اس لئے ہمیں باقاعدہ اس کی تربیت دی جاتی ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب بیگرڈ اور مارگرٹ کی بڑی سی لینڈ کرڈز میں سوار اس فارم سے نکلے اور دائیں طرف کو بڑھتے چلے گئے۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیگرڈ تھا۔ جب کہ اس کی بیٹی مارگرٹ اور جولیا دونوں سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ عقبی سیٹوں پر عمران اپنے

ساتھیوں کے ساتھ تھا اور جیب اہتائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران اب مطمئن تھا کہ اگر راستے میں بوٹی گر دپ کے آدمی

تک اس کی کال نہ آئی تھی۔ اس لئے وہ بے چین اور اضطراب کے ہاتھوں مجبور ہو کر دفتر میں ٹہل رہی تھی کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔

"فون۔ فون کس کا آسکتا ہے"..... بوبی نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس بوبی بول رہی ہوں"..... بوبی کے لہجے میں حیرت موجود تھی۔

"روڈی بول رہی ہوں مس مین آفس سے"..... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری روڈی کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے"..... بوبی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مارڈ کی ہوٹل کے منیجر کی کال آئی ہے مس۔ اس کا کہنا ہے کہ کوئی پرنس آپ سے انتہائی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے مجبوراً میں نے آپ کو ہر ممکن اڈے پر ٹریس کرنے کی کوشش کی اور اب یہاں ڈائل کیا تو آپ سے بات ہو گئی"..... دوسری طرف سے روڈی کی معذرت خواہانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس۔ یہ کون ہے۔ بہر حال بات کراؤ"..... بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مس"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

بوبی اسپیشل پوائنٹ میں اپنے دفتر میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہی تھی۔ اس کے بھرے پر شدید ترین اضطراب کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔ گو اس نے پہلے مارٹن کو کہا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ہونے والے اس ریڈ میں خود بھی شرکت کرے گی لیکن جب مارٹن اسے لینے کے لئے اسپیشل پوائنٹ پر پہنچا تو بوبی نے اچانک ارادہ بدل دیا اور مارٹن کو کہا کہ وہ خود جا کر ان کا خاتمہ کرے اور اسے رپورٹ دے اور وہ خود واپس دفتر میں آگئی اور تب سے وہ مارٹن کی طرف سے آنے والی ٹرانسمیٹر کال کے انتظار میں تھی۔ اس نے اپنا فیصلہ اس لئے بدل دیا تھا کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اپنی آنکھوں سے عمران کو مرتے ہوئے دیکھے۔ نجانے کیا بات تھی کہ اس کا دل باوجود اس کی خواہش کے بھی چاہ رہا تھا کہ عمران بچ کر کنسانا سے نکل جائے۔ مارٹن کو واپس گئے ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہو چکے تھے اور ابھی

جائے۔ میں اس وقت کنسانا سے سینکڑوں میل دور سے بات کر رہا ہوں۔" عمران کی آواز سنائی دی۔

"کنسانا سے سینکڑوں میل دور سے بات کر رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو"..... بوبی نے چٹختے ہوئے کہا۔

"جب سے چارٹرڈ سروس کا رواج ہوا ہے اور جیٹ ہوائی جہاز چارٹرڈ ہونے لگ گئے ہیں۔ اب ہزاروں میل کے فاصلے کی کیا حیثیت رہ گئی ہے مس بوبی۔ بہر حال میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ ایرک فیلڈ والی لیبارٹری جلد ہی مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی۔ اگر تم یا تمہارے سیکشن ہیڈ کو اور ٹرک اچیف جیکسن اس کی تباہی کو روک سکتا ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا"..... عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا یا تمہیں اب دن میں بھی خواب نظر آنے لگ گئے ہیں۔ لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے۔ لیکن تم ٹرانسمیٹر اسٹیشن سے چارٹرڈ ایرپورٹ تک کیسے پہنچ گئے اور تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ اس اکلوتی سڑک کے بغیر اور وہاں واقعی میرے آدمی تمہارے انتظار میں موجود تھے اور اسٹیشن والوں نے اطلاع بھی کر دی تھی کہ تمہیں گرفتار کر لیا گیا ہے اور واپس بھیجا جا رہا ہے۔" بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ان کی اطلاع درست تھی۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ تم لوگ یہاں کے رہنے والے ہو۔ اس کے باوجود تمہیں ایسا بھی معلوم نہیں کہ اس

خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو پرنس بول رہا ہوں مس بوبی"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے بولنے والا مسکرا کر بات کر رہا ہو۔

"کون پرنس"..... بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ یہ آواز ہی نہ پہچانتی تھی۔

"پرنس چارمنگ علی عمران"..... اس بار دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"عمران۔ تم۔ عمران"..... بوبی کے منہ سے حیرت کی شدت سے الفاظ ہی نہ نکل رہے تھے۔

"مجھے معلوم ہے مس بوبی کہ تمہارے آدمی ایر فورس ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی طرف جانے والی سڑک پر میری واپسی کا انتظار کر رہے ہیں اور شاید تم ان کی طرف سے میری موت کی رپورٹ کا انتظار کر رہی ہو گی۔ میں نے سوچا کہ ان ڈائریکٹ رپورٹ کی بجائے میں خود کیوں نہ براہ راست تمہیں رپورٹ دے دوں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم مارو کی ہوٹل سے بول رہے ہو"..... بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اسے مارن پر بے طرح غصہ آ رہا تھا۔

"ارے نہیں میں نے تو صرف مارو کی ہوٹل کے منیجر کے لہجے کی نقل کی تھی تاکہ تمہاری سیکرٹری تم سے میرا رابطہ کرانے پر مجبور ہو

معلوم کر لیا ہے۔ اس کا یہ سیکشن ہیڈ کو ارنر عمر الکابل میں واقع جریرے لاکاش میں واقع ہے۔ میں نے اسے ٹریس کر لیا ہے اور اب اگر بلیک تھنڈر یا اس کا کوئی ایجنٹ ہمارے پیچھے آیا تو پھر یہ سالم جریرہ ہی صفحہ ہستی سے مٹ سکتا ہے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ یو بی چند لمحوں تک بت بنی خاموش بیٹھی رہی۔ پھر اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھا اور ساتھ ہی میز پر موجود فکس فریکوئنسی کے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو ہیلو یو بی کالنگ اور“..... یو بی نے حلق کے بل چیتنے ہوئے کہا۔

”یس مس مارٹن بول رہا ہوں اور“..... دوسری طرف سے مارٹن کی آواز سنائی دی۔

”کیا کر رہے ہو تم وہاں اور“..... یو بی نے غصے سے چیتنے ہوئے کہا۔

”عمران اور اس کے ساتھیوں کا انتظار کر رہا ہوں مس۔ میں نے ٹرانسمیٹر اسٹیشن کے انچارج کو موبائل فون سے کال کی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے انہی کی جینٹ میں واپس بھجوا دیا ہے۔ وہ اب پہنچنے ہی والے ہوں گے اور“..... مارٹن نے جواب دیا۔

”کس وقت کال کی تھی تم نے اور“..... یو بی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

پختہ سڑک کے علاوہ وہاں سے کنسانا پہنچنے کے کئی کچے راستے بھی موجود ہیں۔ اب ہم لسنے بھی نازک نہیں ہیں کہ کچے راستوں کی وجہ سے معمولی سے ہچکولے بھی برداشت نہ کر سکیں“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تو تم اس طرح مارٹن اور اس کے گروپ کے ہاتھوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہو“..... یو بی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ لیکن تم گولڈن ایجنٹ ہو۔ تمہیں اتنی حریت کیوں ہو رہی ہے۔ یہ تو معمولی باتیں ہوتی ہیں ہم لوگوں کے لئے۔ میں چاہتا تو تمہارا یہ سارا گروپ بھی وہیں ختم ہو سکتا تھا۔ لیکن میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ میں تمہارے خلاف فی الحال کوئی کارروائی نہ کروں گا کیونکہ تم صاف اور سچی فطرت کی مالک ہو اور سچ کچھ بے حد پسند ہے“..... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”ٹھیک ہے۔ تم وہاں سے نکل گئے ہو گے لیکن بہر حال لیبارٹری تباہ نہیں ہو سکتی۔ یہ میرا دعویٰ ہے“..... یو بی نے کہا۔

”جب تمہیں لیبارٹری تباہ ہونے کی رپورٹ ملے تو پھر اپنے اس دعویٰ پر غور کر لینا۔ میں نے تو سوچا تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کو لے کر خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا۔ لیکن تمہارے یہ جیکسن صاحب کو شاید اپنے سیکشن پر ضرورت سے زیادہ خوش فہمی ہے اور ہاں یہ بھی بتا دوں کہ اس جیکسن صاحب کو مری طرف سے کہہ دینا کہ میں نے

"ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے تم اپنے ساتھیوں کو دیں رو کو اور خود چند ساتھیوں کے ساتھ اسٹیشن تک اور ارد گرد کے علاقے کی چیکنگ کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو اور اینڈ آل"..... بوبی نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اتنی جلدی عمران ہزاروں میل دور نہیں جاسکتا۔ لامحالہ وہ کوئی گیم کھیل رہا ہے۔ ہو سکتا ہے مارٹن کی بات درست ہو"..... بوبی نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب ایسے تاثرات ابھرائے تھے جیسے وہ ذہنی طور پر شدید شش دہن کا شکار ہو گئی ہو۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آئی شروع ہو گئی تو اس نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو مارٹن کاننگ اور"..... مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"لیس بوبی بول رہی ہوں کیا رپورٹ ہے اور"..... بوبی نے پوچھا۔

"مس عمران اور اس کے ساتھی واقعی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں نے پہلے اسٹیشن تک روڈ کی چیکنگ کی پھر دونوں سائیڈوں پر چیکنگ کی تو ایک سائیڈ پر سڑک سے کافی ہٹ کر ایک زرعی فارم مل گیا۔ وہاں وہ چیپ موجود تھی جس کے نمبروں سے عمران کو ٹریس کیا گیا تھا۔ فارم خالی تھا۔ لیکن وہاں سے ایک اور بڑی چیپ کے ٹائمروں کے نشانات ملے ہیں۔ میں نے ان نشانات کو چیک کیا تو وہ ایک نامعلوم کچے رستے سے ہوتے ہوئے کنسانا شہر میں

"نصف گھنٹہ ہوا ہے مس اور"..... مارٹن نے جواب دیا۔

"اسٹیشن والوں نے کیا بتایا تھا کس وقت بھیجا تھا انہوں نے عمران کو اور"..... بوبی نے ہونٹ جباتے ہوئے پوچھا۔

"یہ تو میں نے نہیں پوچھا۔ بہر حال دس بارہ منٹ ہی ہوئے ہوں گے۔ کیوں مس۔ آپ کیوں یہ بات پوچھ رہی ہیں اور"..... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"احقر آدمی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کسی کچے راستے سے کنسانا پہنچ بھی گیا ہے اور یہاں سے جیٹ جہاز چارٹرڈ کر اگر کنسانا سے بھی باہر جا چکا ہے۔ اس کا ابھی فون آیا تھا اور تم وہاں احمقوں کی طرح کمرے اس کی آمد کا انتظار کر رہے ہو اور"..... بوبی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسا کیسے ممکن ہے مس اور تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ فون کر کے ہمیں یہاں سے ہٹانا چاہتا ہو اور"..... مارٹن نے جواب دیا۔

"جب وہ گرفتار ہے اور جیپ میں واپس آ رہا ہے تو وہ کہاں سے فون کر لے گا۔ ٹرانسمیٹر اسٹیشن تک تو بقول تمہارے اور کوئی عمارت ہی نہیں ہے اور"..... بوبی نے کہا۔

"مس ہو سکتا ہے کوئی زرعی فارم وغیرہ ہو۔ عمران نے ہتھکڑیوں سے آزادی حاصل کر لی ہو اور اب اس نے یہ چکر چلایا ہو اور"..... مارٹن نے کہا۔

نے کوئی جیٹ جہاز چارٹرڈ کر لیا ہے یا نہیں اور اگر کر لیا ہے تو کہاں کے لئے اور کیا وہ جہاز اپنی منزل پر پہنچ چکا ہے یا ابھی رستے میں ہی ہے۔" بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں مس میں ابھی معلوم کر کے فون کرتا ہوں۔" دوسری طرف سے جیمز نے کہا اور بوبی نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بوبی نے رسیور اٹھالیا۔

"میں بوبی اینڈنگ۔" بوبی نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جیمز بول رہا ہوں مس۔ آج کوئی جیٹ جہاز تو کیا عام جہاز بھی چارٹرڈ نہیں ہوا کیونکہ کمپنی کے ملازمین ہڑتال پر ہیں۔" دوسری طرف سے جیمز کی آواز سنائی دی تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ اوہ اس کا مطلب ہے کہ عمران کی کال غلط تھی۔ اس نے مجھے جکر دینے کی کوشش کی ہے۔ وہ لازماً یہاں کنسٹانس میں ہی موجود ہو گا۔ تم فوراً اپنے آدمیوں کو دوبارہ الرٹ کر دو اور تمام ہوٹلوں کو بھی چیک کر اؤ اور باہر جانے والے راستوں کی بھی نگرانی کر اؤ اور ہاں سنو مارن کو کال کر کے اس سے تفصیلات حاصل کر لو کہ عمران ایئر فورس ٹرانسمیٹر اسٹیشن سے واپسی پر کس زرعی فارم سے جیپ لے کر کنسٹانس میں داخل ہوا ہے۔ اس فارم کی تفصیلات حاصل کر کے کام آگے بڑھاؤ۔ وہ جیپ جس کا پھلے تم نے پہچان لیا تھا وہ جیپ اس نے اسی فارم میں چھوڑ دی ہے۔" بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"زرعی فارم اس طرف ایک ہی زرعی فارم ہے مس اور وہ بیگر ڈاکا

داخل ہو گئے۔ سناچہ میں نے اپنے ساتھیوں کو واپس بلالیا ہے اور آپ کو کال کر رہا ہوں اور۔" مارن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ عمران کی کال درست تھی۔ ٹھیک ہے اب میں معلوم کرتی ہوں کہ کیا عمران نے کوئی جیٹ جہاز چارٹرڈ کر لیا ہے اور اگر کر لیا ہے تو کہاں کے لئے اور اینڈ آئل۔" بوبی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون کارسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جیمز بول رہا ہوں۔" جند لکھوں بعد جیمز کی آواز سنائی دی۔

"جیمز تمہارے آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کر رہے تھے۔ کیا وہ چارٹرڈ ایئر بورٹ پر بھی تعینات تھے۔" بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں مس۔ لیکن جب وہ ٹریس ہو گئے کہ وہ ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی طرف جا رہے ہیں اور آپ نے سیکشن گروپ کو ان کی ہلاکت پر تعینات کر دیا تو پھر اس چیکنگ کی ضرورت نہ تھی اس لئے میں نے سب کو واپس بلالیا تھا۔" جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ مارن اور اس کے ساتھیوں کو ڈانچ دے کر نکل گیا ہے۔ اس نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ وہ جیٹ جہاز چارٹرڈ کر اکر کنسٹانس میں ہزاروں میل دور پہنچ چکا ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا یقین نہیں آ رہا۔ تم ایسا کرو فوری طور پر چارٹرڈ کمپنی سے معلومات حاصل کر کے مجھے سپیشل پوائنٹ پر فون کرو کہ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں

نے جواب دیا۔

”گھیرے سے نکل گئے ہیں کیا مطلب۔ کیسے۔ تفصیل سے بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اور..... جیکسن نے تیرے لیے میں کہا۔“
”تم نے۔ یہی اطلاع دی تھی ناں کہ ایئر فورس ٹرانسمیٹر والے انہیں گرفتار کر کے کنسانا میں ایئر فورس کے ہیڈ کوارٹر بھجوائیں گے اور..... بوبی نے کہا۔“

”ہاں میں نے ولنٹن میں ایئر فورس کے اعلیٰ حکام کے ذریعے یہ سیٹ اپ کرایا تھا جو کہ وہ سب ایئر فورس سے متعلقہ آدمی ہیں اس لئے وہ انہیں گرفتار تو کر سکتے تھے۔ ہلاک نہ کر سکتے تھے۔ کیوں کیا ہوا ہے کوئی خاص بات اور..... جیکسن نے کہا اور جواب میں بوبی نے اپنے ایکشن گروپ کی سڑک پر ناکہ بندی۔ پھر عمران کی فون کال آنے اور اس کے بعد مارٹن کی چیکنگ سے لے کر جیمز کو ہدایات دیتے تک کی ساری تفصیل بتادی۔“

”عمران نے کیا حتیٰ طور پر کہا تھا کہ لیبارٹری تباہ ہو جائے گی اور..... جیکسن کے لہجے میں شدید اضطراب نمایاں تھے۔“

”ہاں کہا تو اس نے ایسا ہی تھا۔ لیکن ایسا ہو نہیں سکتا اور ہاں اس نے یہ بھی کہا تھا کہ تمہیں بتا دوں کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھی اس نے نہیں کر لیا ہے۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر بحر الکابل میں واقع ایک جزیرے لاکاش میں ہے اور اس نے یہ دھمکی بھی دی ہے کہ اب اگر بلیک تھنڈر کا کوئی ایجنٹ اس کے پیچھے آیا تو وہ اس جزیرے کو بھی صفحہ ہستی

ہے۔ اسی بیگرڈ کا جس کا کنسانا میں بار ہے۔ بیگرڈ بار اس کے علاوہ ادھر اور کسی کا ذریعہ فارم نہیں ہے۔ اس بیگرڈ کے پاس ایک بڑی لینڈ کرورز جیپ بھی ہے..... جیمز نے جواب دیا۔
”تم فوراً اس بیگرڈ کو کور کر دو۔ اس سے تمہیں معلومات مل جائیں گی۔“ بوبی نے کہا۔

”یس مس..... دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبی نے رسیور رکھ دیا۔“

”تم اتنی آسانی سے بچ کر نہ جا سکو گے عمران..... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے کمرے میں تیز سینی کی آواز گونج اٹھی تو وہ بری طرح چونک پڑی۔ وہ جلدی سے کرسی سے اٹھی اور اس نے عقبی دیوار میں نصب ایک الماری کھولی اور اس میں موجود بڑا سا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ سینی کی آواز اس ٹرانسمیٹر سے ہی آرہی تھی۔ یہ ٹرانسمیٹر سیکشن ہیڈ کوارٹر کی کال کے لئے مخصوص تھا اس لئے بوبی سمجھ رہی تھی کہ کال جیکسن کی طرف سے ہی ہو رہی ہے۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا اور پھر کو ڈور ڈور دوہرانے کے بعد جیکسن کی آواز سنائی دی۔
”جیکسن بول رہا ہوں اور..... جیکسن کے لہجے میں اشتیاق تھا۔“
”یس بوبی انڈنگ یو اور..... بوبی نے جواب دیا۔“

”تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی اور..... جیکسن نے کہا۔“
”وہ گھیرے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور..... بوبی

تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”تو پھر اس کا کیا مقصد ہو گا۔ تمہارے ذہن میں کیا آتا ہے اور۔“

یوپی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”تمہاری پہلی رپورٹ کے مطابق وہ لیبارٹری کے اندر گیا تھا اور

اس نے وہاں ٹی ایس سر نصب کرنے کی بات کی تھی۔ گو بعد میں اس

کہ یہ مات جوئی کی چیمکنگ سے غلط ثابت ہوئی تھی لیکن بہر حال اس

نے دہاں کوئی ایسا کھیل ضرور کھیلا ہے جس کی بناء پر وہ بار بار یہ

دعویٰ کر رہا ہے سہر حال میں جو نی کو کال کر کے معلوم کرتا ہوں۔ تم

اس عمر میں اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ختم کرنے کی ہر ممکن

کوشش کرو۔ پہلے بھی تمہاری نرمی کی وجہ سے وہ یہ سارا کھیل کھیلنے

مہر کا مہاب ہوا ہے اور اینڈ آل، دوسری طرف سے جیکسن نے

تخت لہو پر، کہا اور اس کے ساتھ رابطہ آف ہو گیا۔ یونی نے ہاتھ بڑھا کر

ڈانسیہ آکر دے دے اور لمحے فواریں کر گھنٹی بج گئی تو اس نے رسیں اٹھا

١٢

"یس یو بی سپیکنگ"..... یو بی نے تیز لہجے میں کہا۔

”جیمز بول رہا ہوں مس“..... دوسری طرف سے جیمز کی جوشی

بھری آواز سنائی دی۔

”کیا رورٹ ہے“..... بونی نے چونک کر پوچھا۔

”مس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا میں نے سراغ لگایا ہے۔“

وہ اب مارو کی ہوٹل کے مینجر رائف کی ذاتی رہائش گاہ میں موجود

سے منادے گا۔ کیا واقعی تمہارا ہیڈ کوارٹر اسی جہیز میں ہے

اور..... بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں ہوگی۔ سیکشن ہیڈ کو ارثر نے کسی جرمے

میں ہے اور نہ عمران اسے ٹریس کر سکتا ہے اگر سیکشن ہیڈ کو اور ٹراس

طرح ٹریس ہو سکتے تو پھر اب تک سارے ہی سیکشن ہیڈ کو ادھر ختم کر

دیئے جاتے۔ لیکن لیبارٹری والی بات اللہ میرے ذہن میں کھٹک رہی

ہے۔ آخر وہ بار بار اس بات پر کیوں زور دے رہا ہے اور۔۔۔ جیکسن

نے کہا۔

”خالی دھمکی ہے اور کیا۔ ورنہ اب تم تو خود سمجھ سکتے ہو کہ

لسارٹری کیسے تیار ہو سکتی ہے۔ کما عمر ان کوئی جادو گر ہے کہ دور بیٹھے

جادو کے زور سے لہسا رٹری تباہ کر دے گا اور..... یونی نے منہ

مناتے ہوئے کہا۔

”یہ بات نہیں ہے بونی۔ میں سوچ رہا ہوں کہ وہ ایئر فورس کے

ایئر ٹیکسٹ، اور، کی طرف کیوں، گیا تھا۔ اس کا کیا مقصد تھا اور۔

جیکس نے کہا۔

مقصود کیا ہو گا۔ کسی دور دراز علاقے میں اس نے کال کرنی ہو

گوارہ کا مقصد ہو سکتا ہے اور یہ بولنے والے نے جواب دیتے ہوئے کہا

”نہیں۔ صرف کلا کہ فر کر لے دو وارا نہیں چا سکتا۔ کلا، تو دو

کنائش - کہ نائنہ : بخشناں سمیٹنے کے لئے بھیج کر کے آتا تھا۔ اے بکری بھیا

مکسنا سہرے کوئی لاکھ روپے کر کے پیر کرید کرانی کر سکتا ہے۔ یہ سب کچھ

"میں مس وہ اس کو ٹھی کی نگرانی کر رہے ہیں"..... جیمز نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ کوٹھی۔ پوری تفصیل بتاؤ"..... بوبی نے پوچھا۔
 "راجہ کالونی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک"..... جیمز نے جواب دیا۔
 "اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ نگرانی کرتے رہیں میں مارٹن اور اس کے گروپ کو لے کر وہاں پہنچ رہی ہوں"..... بوبی نے تیز لہجے میں کہا
 اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ مار کر کریڈل دیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔
 "بلیک ایگل کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مارٹن سے بات کر اؤ بوبی بول رہی ہوں"..... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں مس"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
 "میں مارٹن بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی دی تو بوبی نے جیمز کی کال کی تفصیلات بتا دیں۔
 "اوہ پھر تو اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑایا جاسکتا ہے"..... مارٹن نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"نہیں اب اندھا دھند اقدام نہیں کرنا۔ ہم نے وہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیسپول فائر کرنے ہیں اور پھر اندر جا کر انہیں گولیوں سے اڑانا ہے۔ تم اپنے آدمی اور ضروری سامان اور اسلحہ

ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیسے معلوم ہوا جلدی بتاؤ"..... بوبی نے چٹختے ہوئے کہا۔

"مس میں نے بیگرڈ کی بیٹی مارگریٹ سے رابطہ قائم کیا وہ میری دوست ہے۔ اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ زرعی فارم میں موجود تھی کہ یہ لوگ جیپ میں وہاں پہنچے۔ انہوں نے وہاں اپنے آپ کو ایکریمیا کی سرکاری خفیہ ایجنسی کے آدمی ظاہر کیا اور پھر انہوں نے وہاں ماسک میک اپ کیا اور بیگرڈ اور اس کی بیٹی کے ساتھ ان کی جیپ میں سوار ہو کر کچے راستے سے کنسانا شہر پہنچے۔ یہاں یہ لوگ مارو کی ہوٹل کے قریب اتر گئے۔ اس اطلاع کے بعد میں نے مارو کی ہوٹل اور اس کے ارد گرد علاقے سے معلومات حاصل کیں تو مجھے اطلاع ملی کہ ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ایک گروپ مارو کی ہوٹل کے منیجر رالف سے ملا تھا اور رالف ان کے ساتھ ہوٹل سے اپنی رہائش گاہ پر گیا ہے اور پھر اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ میں نے اس کی رہائش گاہ پر آدمی بھیجے اور سپر ایکس ڈکٹا فون اندر پہنچا کر معلوم کیا تو وہاں یہ لوگ موجود ہیں اور ان کے حلیے بالکل وہی ہیں جو میں نے بیگرڈ کی بیٹی مارگریٹ سے معلوم کیے تھے۔ رالف بھی وہیں ہے لیکن وہ ایک کمرے میں اپنے ملازموں کے ساتھ بے ہوش پڑا دکھائی دیا ہے"..... جیمز نے کہا۔

"اوہ اوہ تو یہ بات ہے۔ تمہارے آدمی وہاں موجود ہیں"۔ بوبی نے

چخ کر پوچھا۔

لے کر وہاں پہنچو۔ میں بھی سپیشل پوائنٹ سے وہاں پہنچ رہی ہوں۔“
بوبي نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس مس“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبي نے رسیور
کریڈل پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف
بڑھ گئی۔

”اب میں دیکھتی ہوں عمران کہ تمہیں میرے ہاتھوں سے کون
بچاتا ہے“..... بوبي نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر دفتر نما کمرے سے
نکل کر وہ تیز قدم اٹھاتی پورچ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران بار بار کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھ رہا تھا جب کہ
اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

”تم نے خواہ خواہ چار گھنٹوں کا وقت ماسٹر کمپیوٹر کو دے دیا۔ کیا
کم وقت نہ دیا جاسکتا تھا“..... ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

”اسا وقت دینا سائنسی مجبوری تھی تنویر۔ میں بنے جان بوجھ کر
اسا وقت نہیں دیا۔ میرا بس چلتا تو میں کال کے دوران ہی لیبارٹری
تباہ کر ادیتا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ تو کیا چار گھنٹوں سے پہلے کام نہیں ہو سکتا تھا“..... تنویر
نے چونک کر کہا۔

”ہاں ماسٹر کمپیوٹر کو جو ہدایات میں نے دی ہیں۔ ان پر عمل
کرنے کے لئے اس ساخت کے کمپیوٹر کو چار گھنٹے لگ جاتے ہیں۔“
عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم پیر پیر رکھ کر بیٹھ جاؤ۔ شیرینی کی طرح"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کمرہ زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جب کہ تنویر کے چہرے پر بھی کھسیانی سی مسکراہٹ ابھرائی تھی۔

"تم نے سیشن ہیڈ کو انٹرکام محل وقوع اس بوبی کو بتایا ہے۔ یہ تم نے کہاں سے معلوم کیا ہے"..... اچانک خاموش بیٹھی ہوئی جو لیانے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں کافی در سے اسی سوال کی توقع کر رہا تھا۔ میرا خیال تھا کہ صفدر یہ سوال پوچھے گا۔ لیکن شاید صفدر کا ذہن بوبی میں الجھا ہوا تھا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس دیا۔

"ایسی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ میں نے اس لئے اس بارے میں کوئی بات نہ کی تھی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے صرف ڈانج دیا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے۔ آپ کو الہام تو نہیں ہو جاتا"..... صفدر نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"تمہارا مطلب ہے جو لیانہ حق ہے جو تمہاری طرح اتنی معمولی سی بات نہیں سمجھ سکتی"..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ بات نہیں۔ میں بھلا مس جو لیانہ کے بارے میں ایسی بات کیسے سوچ سکتا تھا"..... صفدر نے گھبرا کر کہا۔

"تم خود ہی تو کہتے رہتے ہو کہ تم جب تک کنفرم نہ ہو جاؤ کسی سے ایسی بات نہیں کیا کرتے۔ اگر تم نے ڈانج دینے کے لئے ایسا کیا ہے تو یہ کس قسم کا ڈانج ہے۔ اس سے کیا فائدہ ہو گا تمہیں یا بلیک تھنڈر

"لیکن پھر بوبی کو کال کرنے کی کیا ضرورت تھی"..... تنویر نے کہا۔

"یہ بھی ضروری تھا تنویر۔ بوبی اور اس کے آدمی ظاہر ہے لستے گھنٹوں تک وہاں ہمارے انتظار میں تو نہ کھڑے رہے ہوں گے انہیں لامحالہ علم ہو گیا ہو گا کہ ہم انہیں ڈانج دے کر نکل گئے ہیں اور ایسی صورت میں انہوں نے ہمیں کنسانا میں تلاش کرنا تھا۔ کنسانا چھوٹا سا شہر ہے وہ جلد ہی ہمارا پتہ چلا لیتے۔ لیکن عمران صاحب کی اس کال کے بعد وہ ایسا نہیں کریں گے کیونکہ کال کے مطابق تو ہم کنسانا میں موجود ہی نہیں ہیں تو وہ تلاش کیوں کریں گے"..... اس بار صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ایسی ہی بات تھی تو پھر ہمیں یہاں رکنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم یہاں سے نکل بھی تو سکتے تھے"..... تنویر نے کہا۔

"یہاں رکتا بھی ضروری تھا کیونکہ لیبارٹری کی تباہی کو کنفرم کرنا ضروری ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کتنا وقت رہ گیا ہے چار گھنٹے گزرنے میں"..... تنویر نے کہا۔

"نصف گھنٹہ باقی ہے۔ لیکن تمہیں آخر اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں فارغ بیٹھے بیٹھے بور ہو گیا ہوں۔ مجھ سے اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھے الوؤں کی طرح نہیں بیٹھا جاسکتا"..... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے

"چلو میرا سکوپ تو بن گیا۔ اب رہ گئے تم۔ تو اگر کہو تو بوبی سے تمہیں بھی سرٹیفکیٹ دلوا دوں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"..... تنویر نے چونک کر کہا۔

"جو لیا تے مجھے احمق ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیا ہے اور یہ سرٹیفکیٹ لازمی ہوتا ہے۔ تب ہی بات چھوہاروں تک پہنچتی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ لیکن ابھی قہقہوں کی گونج ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر یکھٹ اتہائی پریشانی کے تاثرات ابھرائے تھے۔

"کیا ہوا"..... سب نے عمران کو اس طرح اچانک چونک کر اٹھتے دیکھ کر کہا۔

"مجھے ایسی آوازیں سنائی دی ہیں جیسے بے ہوش کر دینے والے کیسپول فائر ہونے پر آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ سانس روک لو"۔ عمران نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ خود بھی لڑکھڑا گیا۔ جب کہ باقی ساتھیوں کے جسم بھی اس طرح ہلے جیسے زلزلہ آگیا ہو۔ عمران نے فوری طور پر سانس روک لیا تھا لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومتا چلا جا رہا ہو چنانچہ اس نے اپنے ذہن پر قابو پانے کے لئے اسے فوری طور پر بلیٹنگ کر لیا اور ایسا کرتے ہی وہ بے اختیار لڑکھڑا کر نیچے گر اسے چند لمحوں تک ذہن کو بلیٹنگ کرنے کے

"اور کیا کرنا چاہتے ہو۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ میں نے تمہیں کب روکا ہے"..... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ عمران کی بات سمجھ ہی نہ سکا تھا۔

"تو پھر اجازت ہے میں حفظ ماتقدم کے طور پر کسی نکاح خواں کو بلوا لوں۔ وہاں پاکیشیا میں تو میں نے یہی دیکھا ہے کہ جب کسی طرف سے رشتے میں جھگڑا پڑنے کا خدشہ ہو تو حفظ ماتقدم کے طور پر نکاح کرا دیا جاتا ہے۔ رخصتی بعد میں ہوتی رہتی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنی بات کی کھل کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"رخصتی اس دنیا سے ہوگی یہ سوچ لینا"..... تنویر نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"شٹ اپ۔ جو منہ میں آتا ہے کہہ ڈالتے ہو"..... جو لیا نے یکھٹ تنویر کو ڈنٹتے ہوئے کہا۔

"یہ بات آپ عمران سے کہیں مجھے کیوں کہہ رہی ہیں"..... تنویر نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ تو احمق ہے۔ کم از کم تم تو ایسی بدشگونی والی بات منہ سے نہ نکالا کرو"..... جو لیا نے کہا تو عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیے۔ وہ اب سمجھے تھے کہ چونکہ تنویر نے عمران کی دنیا سے رخصتی کی بات کی تھی۔ اس لئے جو لیا اسے بدشگونی کہہ رہی تھی اور ظاہر ہے وہ سب عمران کے بارے میں جو لیا کے جذبات سے اچھی طرح واقف تھے۔

بوی کی آواز ہے۔ اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ بوی کو فون کرنے کا سارا پلان ناکام رہا تھا۔ البتہ بوی نے انہیں ٹریس کر لیا تھا۔ اگر عمران کے کانوں میں وہ کیسپول فائرنگ کی مخصوص آواز نہ پڑتی تو یقیناً اب عمران بھی اس کے سامنے بے بس پڑا ہوا ہوتا۔ دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں کمرے سے باہر جاتی سنائی دیں اور پھر جیسے ہی وہ دور گئیں عمران نے صوفے کے پیچھے سے سر اٹھا کر دیکھا۔ بوی کمرے کے دروازے میں ہی کھڑی ہوئی تھی۔ البتہ اس کی پشت کمرے کی طرف تھی۔ وہ باہر کی طرف دیکھ رہی تھی۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ صورت حال اس کے خیال کے مطابق خاصی خطرناک ہو چکی تھی۔ اس کے پاس سائینس رنگا ہتھیار نہ تھا۔ اس لئے اگر اب وہ بوی پر فائر کھول دیتا تو اس کے ساتھ ہی لامحالہ اس کمرے کے باہر مورچے لگا لیتے۔ دوسری طرف اسے یہ خطرہ تھا کہ کہیں بوی اچانک اس کے ساتھیوں پر فائر نہ کھول دے اور وہ ان کا تحفظ بھی نہ کر سکے۔ سہتاخچہ عمران صوفے کے پیچھے دیکے دیکے مگر انتہائی محتاط انداز میں کمرے کی اس دیوار کی طرف کھینچنے لگا جس دیوار میں دروازہ تھا۔

”یہ عمران کہاں غائب ہو گیا ہے؟“..... بوی کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ لیکن اس نے حرکت بند کر دی۔ کیونکہ بوی کی آواز سے ہی اس نے اندازہ لگا لیا کہ بوی کا رخ کمرے کے اندر دینی طرف ہو گیا ہے اور اب اگر وہ حرکت کرتا تو لامحالہ بوی آواز سن لیتی۔ اس لئے وہ سانس روکے خاموش بیٹھا رہا۔ البتہ اس کے کان

بعد جیسے ہی اس نے اسے دوبارہ نقطہ ارتکاز سے ہٹایا اس کے کانوں میں باہر سے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔ اس کا سانس اسی طرح رکا ہوا تھا لیکن اب اس کے ذہن کی گردش رک گئی تھی۔ وہ اب پوری طرح حواس میں تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھی کرسیوں سمیت نیچے گرے ہوئے تھے۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے وہ آخری کونے میں پڑے ہوئے صوفے کی پشت کے پیچھے ہو گیا۔

”ادھر چلو۔ ادھر“..... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ بولنے والا کوئی مرد تھا۔ عمران کا ہاتھ جیب سے باہر نکل آیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پستل موجود تھا۔ آواز دروازے کے باہر سے سنائی دی تھی لیکن بولنے والا جس انداز میں بول رہا تھا اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ بولنے والے کے چہرے پر گیس ماسک موجود نہیں ہے ورنہ اس کی آواز اس طرح واضح سنائی نہ دیتی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ گیس جس قدر تیزی سے اثر کرتی ہے۔ اتنی ہی تیزی سے اس کے اثرات فضا سے غائب بھی ہو جاتے ہیں ورنہ اتنی جلدی یہ آدمی اس طرح اندر نہ گھس آتے۔ دوسرے لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اس کمرے کی طرف آتی سنائی دیں۔ عمران صوفے کے پیچھے موجود تھا۔ تاکہ فوری طور پر اس پر کسی کی نظر نہ پڑے۔

”اوہ یہ تو چار مرد اور ایک عورت ہیں۔ وہ عمران یہاں نہیں ہے۔ دھونڈو اسے ساری کونٹھی میں پھیل جاؤ جلدی کرو“..... ایک عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران آواز سن کر ہی پہچان گیا کہ یہ

سکو..... بوبی نے مسکراتے ہوئے اپنی بات کا لطف لینے کے سے انداز میں کہا۔

”میں نے آج تک تو سنا تھا کہ عورتوں کے کان بلیوں سے بھی زیادہ تیز ہوتے ہیں۔ آج تجربہ بھی ہو گیا۔ میں نے بھی تم پر اس وقت حملہ اسی لئے نہ کیا تھا کہ تم اکیلی ہو اور ہمارے مشرق میں اکیلی عورت کو دیکھ کر اس پر حملہ نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا تحفظ کیا جاتا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ میں موجود مشین پشیل سلٹنے صوفے کے گدے پر پھینک دیا۔

”مجھے افسوس ہے علی عمران۔ گو میں نہیں چاہتی تھی کہ تمہیں ہلاک کر دوں لیکن اب ریجنل ہیڈ کوارٹر کے حکم کی وجہ سے مجبور ہوں مجھے امید ہے جہادی روح میری اس مجبوری پر مجھے معاف کر دے گی۔“..... بوبی نے جو ابھی تک دروازے کے سامنے کھڑی تھی بڑے مطمئن سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ضرور معاف کر دے گی۔ ہم مردوں کی یہی تو مجبوری ہے کہ زندگی میں تو کیا مرنے کے بعد بھی ہماری روص عورتوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ تم اپنے ریجنل ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے مجبور ہو لیکن میں مرد ہونے کی وجہ سے مجبور ہوں۔“..... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

”فائر..... یکھت بوبی نے چختے ہوئے کہا اور اسی لمحے عمران کے

آوازوں پر لگے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں دوبارہ اس کمرے کی طرف آتی سنائی دیں۔

”مس پوری کو بھی میں رائف اور اس کے دو ملازموں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔“..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”تو پھر یہ عمران کہاں غائب ہو گیا حیرت ہے۔ ٹیلی ویوڈ کٹافون پر تو یہ اس کمرے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا اور ہم بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے کے بعد فوری طور پر اندر بھی آ گئے ہیں۔“..... بوبی کی حیرت سے پر آواز سنائی دی۔

”خبردار اگر حرکت کی۔“..... اچانک عمران کو عین اپنے پہلو پر آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک مشین گن کی نال اس کی پسلیوں سے لگ گئی۔

”ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ عمران۔ ورنہ میرے آدمی تمہیں واقعی دوسرا سانس نہیں لینے دیں گے۔“..... بوبی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اب دوسری طرف بھی دو مسلح آدمی کھڑے نظر آ رہے تھے۔

”مجھے پہلے ہی جہادی یہاں موجودگی کا احساس ہو گیا تھا عمران لیکن اس وقت میں یہاں اکیلی تھی۔ اس لئے میں نے تم پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ میں نے صوفے کے پیچھے جہادے کھسکنے کی آواز سن لی ہے۔ تم شاید دروازے کی طرف آ رہے تھے تاکہ اچانک مجھ پر حملہ کر

کمرے میں موجود بوبی کے ایک اور ساتھی کو چاٹ گئی اور وہ جیٹھا ہوا نیچے گرا تھا۔

”اس کے ساتھیوں کو ازا دو۔“ عمران کے قدم جیسے ہی کمرے سے باہر راہداری کے فرش سے لگے اس کے کانوں میں بوبی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران کا جسم ایک بار پھر پھر کی طرح گھوما اور دوسرے لمحے بوبی کا ایک ساتھی اڑتا ہوا اپنے دوسرے ساتھیوں پر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مشین گنوں کی رٹ رٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کے ہجرے پر یکھت انتہائی وحشت کے تاثرات ابھرائے تھے۔ وہ آدمی جو عمران کے ہاتھ لگا تھا۔ عمران کو اچانک کمرے سے باہر چھلانگ لگاتے دیکھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا اور عمران نے نہ صرف اسے اچھال دیا تھا بلکہ اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن بھی جھپٹ لی تھی اور پھر کمرہ پلک بھینکنے میں مذبح خانے میں تبدیل ہو گیا تھا۔ بوبی الٹا اچھل کر صوفے کے پیچھے ہو گئی تھی۔ عمران نے فائر کھولا ہی تھا کہ اچانک صوفے کی کرسی فضا میں اٹھتی ہوئی عمران کی طرف آئی۔ لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور صوفے کی کرسی ایک دھماکے سے کمرے کے دوسرے کونے میں جا گری۔

”اب اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ۔“ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کی مشین گن کا رخ سامنے موجود بوبی کی طرف تھا۔ جو صوفے کی کرسی اچھال کر تیزی سے دوسرے صوفے کے عقب میں جا چھپی تھی اور

دونوں اطراف میں کھڑے دونوں مشین گن برادروں نے ایک لمحہ فاصلے کیے بغیر مشین گنوں کے زنگیر دبا دیئے۔ لیکن عمران اس چوہنیش کے لئے پہلے ہی ذہنی طور پر تیار تھا۔ بوبی کے منہ سے جیسے ہی فائر کا لفظ نکلا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلا بازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ ٹھیک بوبی کے پہلو میں کھڑا نظر آیا اور صوفے کے گدے پر موجود مشین پستل بھی اب اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔ الٹی قلا بازی کھاتے ہوئے اس نے بڑی آسانی سے مشین پستل جھپٹ لیا تھا۔ عمران کے اچانک درمیان سے ہٹ جانے کی وجہ سے اس کے دونوں اطراف میں موجود مشین گن برادر ایک دوسرے کی گولیوں کا شکار ہو گئے اور کمرہ مشین گن کی فائرنگ کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں سے بھی گونج اٹھا۔ لیکن جیسے ہی عمران کے قدم زمین پر لگے اچانک اس کے ہاتھ پر ضرب لگی اور مشین پستل اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گرا۔ لیکن اسی لمحے عمران یکھت فضا میں اچھلا اور دوسرے لمحے بوبی چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر کمرے کے ایک کونے میں جا گری اور اس کے ہاتھ میں موجود دیو والور کی گولی عمران کے پیٹ سے رگڑ کھا کر نکل گئی۔ عمران نے ایک بار پھر قلا بازی کھاتے ہوئے بوبی کی ٹھوڑی کے نیچے دونوں پیروں کی ضرب لگائی تھی جس کی وجہ سے بوبی اچھل کر کونے میں جا گری تھی۔ لیکن عمران قلا بازی کھا کر بجائے واپس دیں آنے کے گھوم کر کمرے کے کھلے دروازے سے باہر جا کر اور اس طرح گولیوں کی وہ بو چھانچا جو دو اطراف سے اس پر ہوئی تھی

اور عمران نے یککٹ چمپ لگایا اور دوسرے لمحے بوبی جیتتی ہوئی اس کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔ عمران کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد جما ہوا تھا۔

”خبردار اگر کسی نے فائر کیا تو میں بوبی کی گردن توڑ دوں گا۔ ہتھیار پھینک کر اندر آجاؤ۔ آجاؤ ورنہ.....“ عمران نے چہچہاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے بازو کو زور سے جھٹکا دیا اور بوبی کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

”مت مارو اسے ہم آ رہے ہیں..... دروازے کے باہر سے جیتتی ہوئی آواز سنائی دی اور دو آدمی ہاتھ اٹھائے اندر داخل ہوئے

”دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ.....“ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور وہ دونوں گھومتے گھومتے یککٹ بجلی کی سی تیزی سے پلٹے۔ لیکن اسی لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چہچہاتے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور تپنے لگے جب کہ ان کی طرف سے چلائی جانے والی گولیاں عمران کے سر کے اوپر سے ہوتی ہوئیں عقبی دیوار سے جا ٹکرائی تھیں۔ ان دونوں نے اچانک پلٹ کر ہتھیاروں میں چھپے ہوئے چھوٹے مشین پستل سے عمران پر فائر کھول دیا تھا۔ عمران ان کے اچانک پلٹنے سے ان کا منصوبہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ اس کا قد بوبی سے لمبا تھا اس لئے وہ اس کے سر پر فائر کرنا چاہتے ہیں اس لئے عمران بجلی کی سی تیزی سے بوبی سمیت نیچے کو جھکا اور ساتھ ہی اس نے مشین گن کا فائر بھی کھول دیا تھا۔ البتہ اب جب عمران اوپر کو اٹھا تو بوبی کا

دوسرے لمحے بوبی ایک جھٹکے سے کھڑی ہو گئی۔

”ٹھیک ہے میں ہاری تم جیت گئے۔“ بوبی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کمرے میں قتل و غارت کی بجائے کوئی دلچسپ کھیل کھیلا جا رہا ہو۔ ”تم نے میرے ساتھیوں پر فائر کھولنے کے لئے کیوں کہا تھا۔ جب کہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں.....“ عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

”دشمن دشمن ہی ہوتے ہیں چاہے ہوش میں ہوں یا بے ہوش۔“ بوبی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ کسی بے ہوش اور بے بس آدمی پر اس طرح فائر کھولنا بزدلی ہے جو مجھے قطعی پسند نہیں ہے.....“ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”یہ تمہارا اپنا نقطہ نظر ہے۔ درست ہو گا۔ لیکن میں اس کی قائل نہیں ہوں.....“ بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دیوار کی طرف منہ کر لو ورنہ میں اپنا نقطہ نظر بدل بھی سکتا ہوں.....“ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”بدل لو۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں ہار گئی ہوں اور تم جیت گئے ہو تو پھر جو چاہو کر سکتے ہو۔ مجھے اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے.....“ بوبی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا اور گھوم کر اس نے اپنا رخ دیوار کی طرف کر دیا۔ عمران بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگا ہی تھا کہ اس نے باہر سے کسی کے قدموں کی ہلکی سی آواز سنی

سانس بحال ہو گیا اور عمران تیزی سے دھنکتا ہوا پورچ میں کھڑی کار کی سائیڈ میں ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس نے دو آدمیوں کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنی۔

”تم اندر مس بونی کو سنبھالو۔ میں اسے دیکھتا ہوں“..... ایک آدمی کی آواز سنائی دی تو عمران نے تیزی سے کروٹ بدلی اور دوسرے لمحے وہ کار کے نیچے رول ہوتا ہوا دوسری طرف پہنچ گیا۔ دوڑ کر آنے والے آدمی اب کار کی دوسری طرف پہنچ گئے تھے۔ جب کہ ان میں سے ایک اندر کی طرف گیا تھا۔

”ارے یہ کیا۔ یہ آدمی کہاں گیا اور کار کے نیچے خون کی لکیر“۔ کار کے دوسری طرف سے اس آدمی کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے وہ آدمی جو احمقوں کی طرح تھک کر کار کے نیچے دیکھ رہا تھا۔ جھنجھٹا ہوا کار کی باڈی سے نکل آیا۔ عمران نے پوری قوت سے اس جھکے ہوئے آدمی کی پشت پر لات جمادی تھی۔ کار کی باڈی سے نکل کر الٹ کر پشت کے بس نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کسی عقاب کی طرح اس پر تھپنا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں وہ مشین گن موجود تھی۔ جو اس آدمی کے اس طرح کار سے اچانک نکلنے کی وجہ سے نیچے فرش پر گر گئی تھی۔

”کیا ہوا۔ کیا ہوا“..... راہداری کی طرف سے جھنجھٹی ہوئی آواز سنائی دی ہی تھی کہ عمران کا جسم تیزی سے گھوما اور مشین گن کی ریت ریت کے ساتھ ہی راہداری میں انسانی چیخ گونجی اور دوڑ کر آنے والا

جسم اس کے بازو میں لٹک چکا تھا۔ اچانک زور دار جھٹکا لگنے سے اس کا گلا دب گیا تھا اور وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے اسے ایک طرف دھکیلا اور پھر دوڑ کر وہ مشین گن سمیت کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اب اسے خیال آیا تھا کہ بونی کیوں اس طرح اطمینان بھرے انداز میں باتیں کر رہی تھی۔ اس نے ٹیلی دیو ڈکٹافون کی بات کی تھی اس کا مطلب تھا کہ باہر اس کے آدمی موجود ہیں۔ جو یہ سارا منظر ٹیلی دیو ڈکٹافون پر باہر دیکھ رہے ہوں گے اور ان کے درمیان ہونے والی باتیں بھی سن رہے ہوں گے اس لئے وہ ان کی آمد کی منتظر تھی اور وہ آئے بھی ہسی۔ یہ اور بات ہے کہ عمران کے کانوں میں ان کے انتہائی محتاط قدموں کی آوازیں پھر بھی پہنچ گئیں۔ گواہوں نے اپنے طور پر پھر بھی عمران پر فائر کر دیا تھا لیکن ان کا منصوبہ کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھتا ہوا برآمدے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک ایک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی گرم سلاخ اس کے پہلو میں اترتی چلی گئی ہو۔ وہ بے اختیار اچھل کر نیچے گرا مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری تھی اور وہ لڑھکتا ہوا برآمدے کی دو سیڑھیوں سے نیچے پورچ میں گر گیا۔

”وہ مارا“..... اس کے کانوں میں کسی کی جھنجھٹی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران کا ڈوبتا ہوا ذہن یکتا ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ ایک لمحے پہلے اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سانس سینے میں رک رہا ہو۔ لیکن اس آواز کو سن کر اس کے جسم نے جو جھٹکا کھایا تھا اس سے اس کا

گیس کا توڑا نہیں نہ سٹگھایا جائے گا ان میں سے کوئی بھی ہوش میں نہ آ سکے گا۔ اس لئے وہ اپنے زخم کی ابتدائی پینڈنج خود کرنا چاہتا تھا تاکہ کم از کم خون بہنا تو فوری طور پر بند ہو جائے۔ اس نے پانی کی بوتل باکس سے نکالی اور پھر اس کا ڈھکن کھول کر اس نے سالم بوتل ہی زخم پر انڈیل دی۔ پانی پڑنے سے اس کے جسم میں ایک لمحے کے لئے عجیب سی تسکین کی ہر سی دوزخی چلی گئی اور خون بہنا بھی تقریباً بند ہو گیا تھا۔ اس نے باکس میں سے کپاس نکال کر اسے ایک دوامیں ترکیا۔ کپاس کو زخم پر رکھا اور پھر پینڈنج کرنی شروع کر دی۔ جسم میں دڑنے والی تیز درد کی ہر س اب کافی حد تک کم ہو گئی تھیں لیکن اس کے باوجود اس کے ذہن پر اندھیرے اسی طرح چھٹ رہے تھے بلکہ ان میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ عمران اس کی وجہ بھی سمجھ رہا تھا کہ گولی ابھی تک اس کے جسم کے اندر تھی اور ظاہر ہے گولی کا زہر اب خون میں شامل ہونے لگ گیا تھا۔ اسے فوری طور پر آپریشن کی ضرورت تھی لیکن ان حالات میں ظاہر ہے آپریشن کا تو سوچا بھی نہ جاسکتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ پینڈنج کر کے وہ واپس اسی کمرے میں جائے اور بوبی کے ساتھیوں کی تلاشی لے کر ان میں سے جس کے پاس بھی گیس کا توڑ موجود ہو۔ اس سے اپنے کسی ساتھی کو ہوش میں لے آئے اس کے بعد ہی کچھ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ وہ پینڈنج میں مصروف رہا۔ پینڈنج مکمل کرنے کے بعد وہ اٹھا مگر جیسے ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی کبیرے کے شرکی طرح یکھٹ بند ہو

آدی چیخا ہوا ایک دھماکے سے نیچے گر اور ترپنے لگا۔ عمران کا ہاتھ اسی رفتار سے گھوما اور باڈی سے نکل کر نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا وہ آدی بھی گولیوں کی زد میں آ گیا۔ گولیوں نے اس کے سینے کو پلک جھپکنے میں شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل کر دیا تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کار کے بوٹ سے سہارا لے کر لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ اس کے پہلو سے خون تیزی سے اور مسلسل بہہ رہا تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے خون کے ساتھ ساتھ اس کے جسم سے روح بھی نکلتی چلی جا رہی ہو۔ دو تین لمبے لمبے سانس لینے کے بعد عمران نے اپنی قمیض کا ایک بڑا سا ٹکڑا کھینچ کر پھاڑا اور اس کا گولہ بنا کر اس نے اسے زخم پر رکھ کر دبا دیا اور واپس راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ جسم میں تیز درد کی ہر س سی دوز رہی تھیں۔ ذہن پر بار بار اندھیرے چھٹ رہے تھے لیکن وہ جانتا تھا کہ اگر وہ بے ہوش ہو گیا تو بوبی جو بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ ہوش میں آنے کے بعد اسے قبر میں اتار دے گی۔ اس گھہ کی تلاشی لیتے ہوئے اس نے ایک کمرے میں فرسٹ ایڈ باکس رکھا ہوا دیکھا تھا۔ اس لئے اس کے قدم اس کمرے کی طرف ہی بڑھے چلے جا رہے تھے۔ فرسٹ ایڈ باکس کے قریب پہنچ کر وہ فرش پر بیٹھ گیا۔ اس نے مشین گن ایک طرف رکھی اور فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اس نے اس کے اندر رکھا ہوا سامان باہر نکالنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی گیس کی وجہ سے بے ہوش تھے اور اسے معلوم تھا کہ جب تک اس

کیونکہ کمرے میں داخل ہونے والی بوبی تھی۔

”تمہیں ہوش آگیا عمران۔ مبارک ہو۔ میں تو سخت پریشان ہو رہی تھی۔ کیونکہ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ تمہارے خون میں کافی زہر شامل ہو چکا ہے۔ اس لئے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔“ بوبی نے قریب آ کر بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم ہوش کی بات کر رہی ہو۔ میرا خیال ہے کہ میں حیرت کی شدت سے ایک بار نہیں دس بار بے ہوش ہو چکا ہوں۔“ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بوبی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

”میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں ہاری تم جیتے اور دیکھو تم واقعی جیت چکے ہو۔“ بوبی نے کرسی گھسیٹ کر ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔

”میرے ساتھیوں کا کیا ہوا۔ کیسے ہوا۔“ عمران کے منہ سے بے اختیار نکلنے لگا۔

”نرس جا کر عمران صاحب کے ساتھیوں کو اطلاع دے دو کہ عمران صاحب ہوش میں آچکے ہیں۔ وہ واقعی ان کے لئے مجھ سے زیادہ پریشان تھے۔“ بوبی نے ساتھ کھڑی ہوئی نرس سے کہا اور نرس سر ہلاتی ہوئی تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

”آخر اس کا پالٹ کی کوئی وجہ تو ہوگی۔ تم تو دشمن کو دشمن ہی سمجھتی تھی۔“ عمران نے ساتھیوں کی طرف سے مطمئن ہوتے ہی مسکرا کر کہا۔

”ہاں لیکن تمہاری ایک بات نے مجھے اپنا نقطہ نظر بدلنے پر مجبور کر

گیا ہو اس نے بار بار اپنے سر کو جھٹکے دے کر اس تاریکی کو ہٹانے کی کوشش کی اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی ہٹتی چلی گئی۔ لیکن دوسرے لمحے جب اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھری وہ بے اختیار چونک کر اٹھنے لگا لیکن اس کے جسم نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حقیقی حیرت کی شدت سے پھٹ کر دونوں کانوں تک جا پہنچیں۔ اس کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے۔ کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ کونھی کے اس کمرے کے فرش پر جہاں وہ بے ہوش ہونے لگا تھا موجود ہونے کی بجائے کسی ہسپتال کے کمرے میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سرخ کسبل تھا۔ اللہ اس کے دونوں ہاتھ اور جسم کو بیڈ سے کھپ کر دیا گیا تھا۔ ایک طرف گلو کوڑکی بوتل بھی لگی ہوئی تھی۔

”یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ کیا ہوا۔ کیسے ہوا۔“ عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نرس اندر داخل ہوئی۔

”ارے آپ کو ہوش آگیا۔ دیری گز۔“ اس نرس نے اہتائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس سے کوئی سوال کرتا وہ بھلی کی سی تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

”یا اللہ یہ کیا اسرار ہے۔“ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا لیکن چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے چہرے پر موجود حیرت کے تاثرات میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

ہسپتال پہنچایا۔ یہاں ڈاکٹروں نے جب ہمیں چیک کیا تب بتے چلا کہ تمہارے جسم میں بھی گولی موجود تھی وہ سپیشل سلور گولی تھی۔ زہریلی گولی۔ میں سمجھ گئی کہ تمہیں جہیز نے گولی ماری ہے کیونکہ یہ اسی کی بانی ہے وہ خاص طور پر ایسی گولیاں تیار کرتا ہے تاکہ اس کا دشمن کسی صورت بھی نہ بچ سکے۔ وہ خبری کا دھندہ کرنے کے ساتھ ساتھ پیشہ در قاتل بھی ہے اور انہی زہریلی گولیوں کی وجہ سے وہ زہریلے قاتل کے نام سے زیر زمین دنیا میں مشہور ہے۔ بہر حال ڈاکٹروں نے تمہارا آپریشن کیا۔ تمہارے خون میں زہر کی کافی مقدار شامل ہو گئی تھی اس لئے آپریشن کے باوجود انہوں نے اس بات کا خدشہ ظاہر کیا تھا کہ شاید تمہیں ہوش نہ آئے اور آج تمہیں چوتھے روز ہوش آیا ہے۔..... بونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”چوتھے روز۔ اودہ اودہ اس قدر لمبا عرصہ میں تو ایسے محسوس کر رہا تھا جیسے چند لمحوں بعد ہی مجھے ہوش آ گیا ہو۔..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر چند لمحوں بعد تمہیں ہوش آ جاتا تو شاید اب تک تم قبر میں بھی اتر چکے ہوتے۔ لیکن تمہاری اس طویل بے ہوشی نے تمہیں بچا لیا ہے کیونکہ اس دوران سارے حالات ہی بدل گئے۔..... بونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”حالات بدل گئے کیا مطلب۔..... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

”ہاں تمہارے کہنے کے عین مطابق ایرک فیلڈ والی لیبارٹری واقعی

دیا۔ تم نے کہا تھا ناں کہ دشمن اگر بے بس اور بے ہوش ہو تو اسے مارنا بزدلی ہے۔ اس وقت تو میں نے تمہاری بات کی نفی کی تھی۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ تمہاری اس بات نے مجھے واقعی شرمندہ کر دیا تھا۔ بہر حال تم نے جھٹکا دے کر مجھے بے ہوش کر دیا تھا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں اس کمرے میں پڑی ہوئی تھی جس میں تمہارے ساتھی بے ہوش اور میرے ساتھی ہلاک ہوئے موجود تھے۔ وہاں مشین گنیں بھی تھیں اور مشین پشیل بھی۔ میں نے ایک مشین گن اٹھائی اور باہر آ گئی۔ راہداری میں میرا آدمی جہیز ہلاک ہوا تھا باہر پورج میں کار کے ساتھ اس کے ایک ساتھی کی لاش پڑی تھی۔ لیکن تم غائب تھے لیکن خون کی لکڑیوں اور دھبوں نے میری اس کمرے تک رہنمائی کر دی جس میں تم گئے تھے جب میں اس کمرے میں پہنچی تو تم فرش پر بے ہوش اور بے بس پڑے ہوئے تھے۔ میں نے مشین گن سیدھی کی لیکن اسی لمحے میرے ذہن میں تمہارا وہی بزدلی والا فقرہ گونج گیا اور میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو فوری طور پر ہلاک کرنے کا فیصلہ بدل دیا۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہوش میں لا کر اور پورا موقع دے کر ہلاک کرنا چاہتی تھی سچا نچہ میں نے وہاں موجود فون کی مدد سے اپنے آدمی بلوائے۔ تمہارے ساتھیوں کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ہتھکڑیاں لگا کر اپنے ایک خاص اڈے میں بھجوا دیا اور تمہیں ہوش میں لے آنے کی کوشش کرنے لگی لیکن تمہاری حالت لمحہ بہ لمحہ بگڑتی چلی جا رہی تھی سچا نچہ میں نے تمہیں وہاں سے یہاں اپنے خاص

ریجنل ہیڈ کوارٹر نے جب یہ ساری تفصیلات مین ہیڈ کوارٹر پہنچائیں تو انہوں نے فوری طور پر سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اس جزیرے سمیت تباہ کر دیا۔ کیونکہ تمہاری بات درست تھی اور مین ہیڈ کوارٹر کا اصول یہی ہے کہ جو سیکشن ہیڈ کوارٹر نہیں ہو جائے اسے فوری طور پر ختم کر دیا جاتا ہے۔ ریجنل ہیڈ کوارٹر کو بھی اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم نہ تھا۔ اسے بھی مین ہیڈ کوارٹر سے پتہ چلا کہ تم نے صحیح محل وقوع بتایا تھا۔ بہر حال جیکسن کو نااہل قرار دے کر ہلاک کر دیا گیا۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ تمہیں دوبارہ سیف لسٹ میں شامل کر دیا گیا۔ تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے یا نہ کرنے کا اختیار مجھے دے دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی مین ہیڈ کوارٹر نے حکم دے دیا کہ مین ہیڈ کوارٹر کی اجازت کے بغیر آئندہ ریجنل ہیڈ کوارٹر بھی بلیک تھنڈر کا کوئی مشن پاکیشیا میں نہ بھیجے گا اور نہ ہی کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اس کا اختیار ہوگا۔ لیبارٹری کی تباہی کا ذمہ دار بھی جیکسن کو قرار دیا گیا۔ کیونکہ اس پاکیشیائی سائنس دان کا اغوا اور تمہارے ملک سے فارمولے کی کاپی کا حصول ان سب کی پلاننگ جیکسن نے ہی بنائی تھی۔ ریجنل ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع ضرور تھی لیکن مین ہیڈ کوارٹر کو اس بارے میں اطلاع نہ دی گئی تھی۔ مین ہیڈ کوارٹر کا خیال ہے کہ اگر جیکسن پاکیشیائی سائنس دان کو اغوا نہ کرتا یا وہاں سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے مشن نہ بھیجتا تو تمہارے ہاتھوں اس قدر قیمتی لیبارٹری تباہ نہ ہوتی۔ تمہیں چونکہ سیف لسٹ

خوفناک دھماکوں سے خود بخود تباہ ہو گئی۔ جب اس کی تباہی کی اطلاع مجھے ملی تو مجھے یقین نہ آیا میں خود ایرک فیلڈ گئی اور پھر میں نے جب اپنی آنکھوں سے دیکھا تب مجھے یقین آ گیا۔ میں نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف جیکسن کو کال کر کے جب یہ خبر سنائی تو وہ بھی سکتے میں آ گیا۔ میں نے اسے بتا دیا کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت میرے قبضے میں ہو تو اس نے فوری طور پر تمہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیا لیکن میں نے اسے صاف بتا دیا کہ جب تک تم ہوش میں نہیں آؤ گے تمہیں ہلاک نہیں کروں گی کیونکہ یہ بزدلی ہے۔ لیکن اس نے اصرار جاری رکھا۔ تو میں نے اس سے وعدہ کر لیا کہ جیسے ہی تمہیں ہوش آنے لگا میں تمہیں ہلاک کر دوں گی لیکن پھر ریجنل ہیڈ کوارٹر کی کال آ گئی۔ وہ مجھ سے براہ راست حالات پوچھنا چاہتے تھے۔ میں نے انہیں شروع سے آخر تک تمام حالات بتا دیے۔ تو انہوں نے کہا کہ ابھی تمہیں ہلاک نہ کیا جائے۔ وہ مین ہیڈ کوارٹر سے بات کر کے دوبارہ کال کریں گے اور پھر جس گھنٹوں بعد ان کی دوبارہ کال آگئی اور تم اور تمہارے ساتھی ہلاک ہونے سے بچ گئے۔..... بوبی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کیا مطلب..... عمران نے حیران ہو کر کہا۔
”تم نے مجھے کال کرتے ہوئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع بتایا تھا۔ گو جیکسن نے اسے غلط قرار دیا تھا۔ لیکن دراصل وہ درست تھا۔ میں نے ریجنل ہیڈ کوارٹر کو یہ بات اپنی فطرت کے مطابق بتا دی تھی

”تمہارا کیا خیال ہے۔ تمہارے مین ہیڈ کو اٹرنے مجھے کیوں سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”اس لئے کہ جنب ہیڈ کو اٹرن پوری دنیا پر قبضہ کر لے گا تو پھر وہ تمہیں اپنے لئے استعمال کرے گا۔“..... بونی نے جواب دیا۔
 ”یہ خواب تو آج تک نجانے کتنی تنظیمیں دیکھتی چلی آئی ہیں۔ ایسے خوابوں کی تعبیر کبھی نہیں ملتی۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ انہیں معلوم ہے کہ اگر انہیں نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تو پھر مین ہیڈ کو اٹرن کو بھی ٹریس کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ یہ مین ہیڈ کو اٹرن خلا میں تو بہر حال موجود نہ ہوگا۔ اسی کرہ ارض پر ہی ہوگا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بونی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

”اوہ۔ اوہ واقعی۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ مین ہیڈ کو اٹرن تم سے خوفزدہ ہے۔“..... بونی نے کہا۔
 ”مجھ سے نہیں۔ میری صلاحیتوں سے۔ مجھ سے تو تم آج تک خوفزدہ نہیں ہو سکیں۔ ہیڈ کو اٹرن کیسے خوفزدہ ہوگا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بونی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جولیا اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے۔ جولیا کے چہرے پر یکھٹ شدید غصے پر یہ تاثرات ابھرائے تھے۔ شاید بونی کا قہقہہ سن کر اس کے چہرے پر یہ تاثرات ابھرے تھے۔
 ”مبارک ہو س جولیا عمران کو ہوش آگیا ہے۔“..... بونی نے

میں شامل کر دیا گیا تھا۔ اس لئے اب میں خواہش کے باوجود بھی تمہیں ہلاک نہ کر سکتی تھی۔ باقی رہے تمہارے ساتھی تو جب تمہیں میں ہلاک نہیں کر سکتی تو تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر کے مجھے کیا حاصل ہونا تھا۔ چنانچہ میں نے نہ صرف انہیں کچھ نہ کہا بلکہ ان سے دوستی کر لی۔“..... بونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”مجھے افسوس ہے بونی کہ تمہاری خواہش پوری نہ ہو سکی۔ تم اپنے ہیڈ کو اٹرن کی وجہ سے اگر مجبور ہو کر اپنی خواہش پوری نہیں کر پا رہی ہو تو میری ہیڈ کو اٹرن سے بات کراؤ میں انہیں درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں تمہاری خواہش پوری کرنے کا موقعہ دے دیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم واقعی بے حد گہرے آدمی ہو۔ تمہارا خیال ہے کہ میں واقعی تمہاری بات مین ہیڈ کو اٹرن سے کراؤں گی اس طرح تمہیں ہیڈ کو اٹرن کا تپہ چل جانے گا۔ لیکن اصل بات یہی ہے کہ مجھے مین ہیڈ کو اٹرن تو ایک طرف سیکشن ہیڈ کو اٹرن کے محل وقوع کا بھی علم نہیں ہے۔ حالانکہ جیکسن میرا دوست ہے۔ وہ جب بھی کنسانا آتا تھا کئی روز سیرے پاس رہتا تھا۔ میں یہی سمجھتی رہی کہ یہ ہیڈ کو اٹرن ونگٹن یا ناراک میں ہوگا۔ لیکن اب تم نے بتایا ہے کہ یہ بحر الکاہل کے کسی جزیرے میں ہے۔ ویسے ایک بات ہے آخر تم نے کیسے لیبارٹری کو تباہ کر دیا اور کیسے سیکشن ہیڈ کو اٹرن کا محل وقوع ٹریس کر لیا تھا۔“ بونی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس دیا۔

جب کہ مس جو لیا تو مشرقی نہیں ہیں..... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا
 "یہ مغربی ہوتیں تو کم از کم دوسرے سکوپ کا تو چانس بن جاتا اور
 چانس بھی گولڈن..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی ایک
 بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑی کیونکہ وہ عمران کے لفظ گولڈن چانس کا
 مطلب سمجھ گئی تھی۔

"اب بنا لو گولڈن چانس۔ میں نے تمہیں منع تو نہیں کیا۔ جو لیا
 نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات
 ایک بار پھر بدل گئے تھے۔

"کیسے بنا سکتا ہوں۔ جس طرح بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر نے
 مجھے سیف لسٹ میں رکھ کر مس بوبی کی خواہش نہیں پوری ہونے دی
 کہ یہ مجھے ہلاک کر سکتیں۔ اس طرح جہاری سیف لسٹ میں نام
 شامل ہو جانے کی وجہ سے دوسرے سکوپ کا راستہ بند ہو گیا ہے۔"
 عمران نے کہا تو جو لیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں تو رجینل ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے مجبور تھی ورنہ حقیقت یہی
 ہے کہ تمہیں ہلاک کرنا میری خواہش نہ تھی..... بوبی نے فوراً
 وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم غنیمت سمجھو کہ عمران کو جہاری سپائی اور صاف دلی پسند آگئی
 تھی ورنہ تم نجانے اب تک کتنی بار قبر میں اتر چکی ہوتیں..... جو لیا
 نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے احساس ہے۔ عمران صاحب واقعی میری توقع سے کہیں

اٹھ کر جو لیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔
 "اسے زندگی بھر ہوش نہیں آسکتا..... جو لیا نے پھنکارتے ہوئے
 لہجے میں کہا

"ارے ارے کیا ہوا۔ کیا مطلب۔ پہلے تو تم اس کی بے ہوشی کی
 وجہ سے اس قدر پریشان تھیں کہ جہاری حالت دیکھی نہ جا رہی تھی
 اور اب جب اسے ہوش آگیا ہے تو تم الٹی بات کر رہی ہو..... بوبی
 نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مس جو لیا انسان کی فطرت تبدیل نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ کا
 غصہ بے کار ہے..... اچانک تنویر نے موقع دیکھ کر بات کرتے
 ہوئے کہا۔

"میں کیوں غصہ کروں گی۔ میری بلا سے یہ چاہے جس کے ساتھ
 جی چاہے قہقہے لگاتا رہے..... جو لیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ یہ سب کچھ میری وجہ سے کہہ رہی
 ہیں۔" بوبی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مس بوبی۔ مس جو لیا کو اس لئے غصہ آ رہا
 ہے کہ ہوش میں آنے کے باوجود میں نے ان کے آنے تک آنکھیں
 کیوں نہیں بند رکھیں تاکہ ہوش میں آنے کے بعد ان کا ہی چہرہ
 دیکھتا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی ایک بار پھر قہقہہ
 مار کر ہنس پڑی۔

"اوه تو یہ بات ہے۔ اس قدر گہرا لگاؤ تو واقعی مشرق کی روایت ہے

عمران میرز میں ایک دلچسپ اور جید جہد سے بھرپور ناول

مکمل ناول

نیوگی ٹاسک

مظہر کلیم ایم اے

ایک ایسی تنظیم جو ملک بچان کو توڑ کر ٹکڑوں میں تبدیل کرنا چاہتی تھی۔ جس کا سلسلے کے حصول کے لئے پاکستان کے ایک گروپ سے خفیہ رابطہ تھا اور پھر یہ رابطہ ظاہر ہو گیا۔

جب عمران نے اسلحہ سپلائی کرنے والے پاکستانی گروپ اور خفیہ رابطے کو بے نقاب کر دیا۔ پھر کیا ہوا؟

جب عمران کو مجبوراً نیوگی ٹاسک کے خلاف حرکت میں آنا پڑا۔ کیوں؟ عمران کا دوست اور بچان کا انتہائی فعال ایجنٹ جو کسی طرح بھی عمران سے صلاحیتوں میں کم نہ تھا۔ لیکن درپردہ وہ نیوگی ٹاسک کا ایجنٹ تھا۔

جب بانوش نیوگی ٹاسک کے تحفظ کے لئے عمران اور پاکستانی سیکرٹ سروس کے مقابل آگیا اور پھر عمران اور پاکستانی سیکرٹ سروس کے لئے ایک ایک لمحہ بھاری ثابت ہوا۔

جب کیپٹن شکیل اور بانوش کے درمیان جہلنی فائنٹ ہوئی۔ ایسی فائنٹ کہ جس کا تصور شاید عمران بھی نہ کر سکتا تھا۔ پھر کیا ہوا؟ کامیابی کس کے حصے میں آئی۔

ایک دلچسپ اور جید جہد سے بھرپور ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

زیادہ بڑھ کر باصلاحیت ہیں..... یونی نے ایک بار پھر اسی طرح صاف دلی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے اگر تم دونوں نے مل کر میری تعریف شروع کر دی تو بیچارے تنویر کا کیا ہو گا۔ کم از کم ایک خاتون تو ایسی بھی ہونی چاہئے جو تنویر کی بھی تعریف کرے۔ کیوں تنویر..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے کسی تعریف کی ضرورت نہیں ہے۔ تعریف اس کی کی جاتی ہے جس میں صلاحیتیں نہیں ہوتیں۔ بڑے تم بستر ہو اور خوش ہو رہے ہو اپنی تعریفیں سن سن کر۔ ہونہہ..... تنویر نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا اور کمرہ بے اختیار ہتھکوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد



مظہر مظہر

یکے از مطبوعات

یوسف پبلشرز، بک سیلرز برادرز

بک گیسٹ ہاؤس